

RP

1271

یا لیتنی کنت معہم فافوز فورا عظیمًا

1271

بنال میں اگر ہست سرایت کہ ما دو عاشق زاریم و کار باز است

دیوان سکین سنی بیروندہ رضوان

محبان
اہل بیت کرام اور عزا داران امام
حسین سید شہداء علی صلبہ و علیہ السلام
ملاحظہ کی خاطر تجاویز و اصلاحات
روشن تدبیر

نواب حسین خان الخاٹک بہر جہت و کرم و افضال

شہر اسطیع عظیم آباد میں غلام حسین نقشبندی کاتب کتبی و قلمی میں قالیطع میں آیا

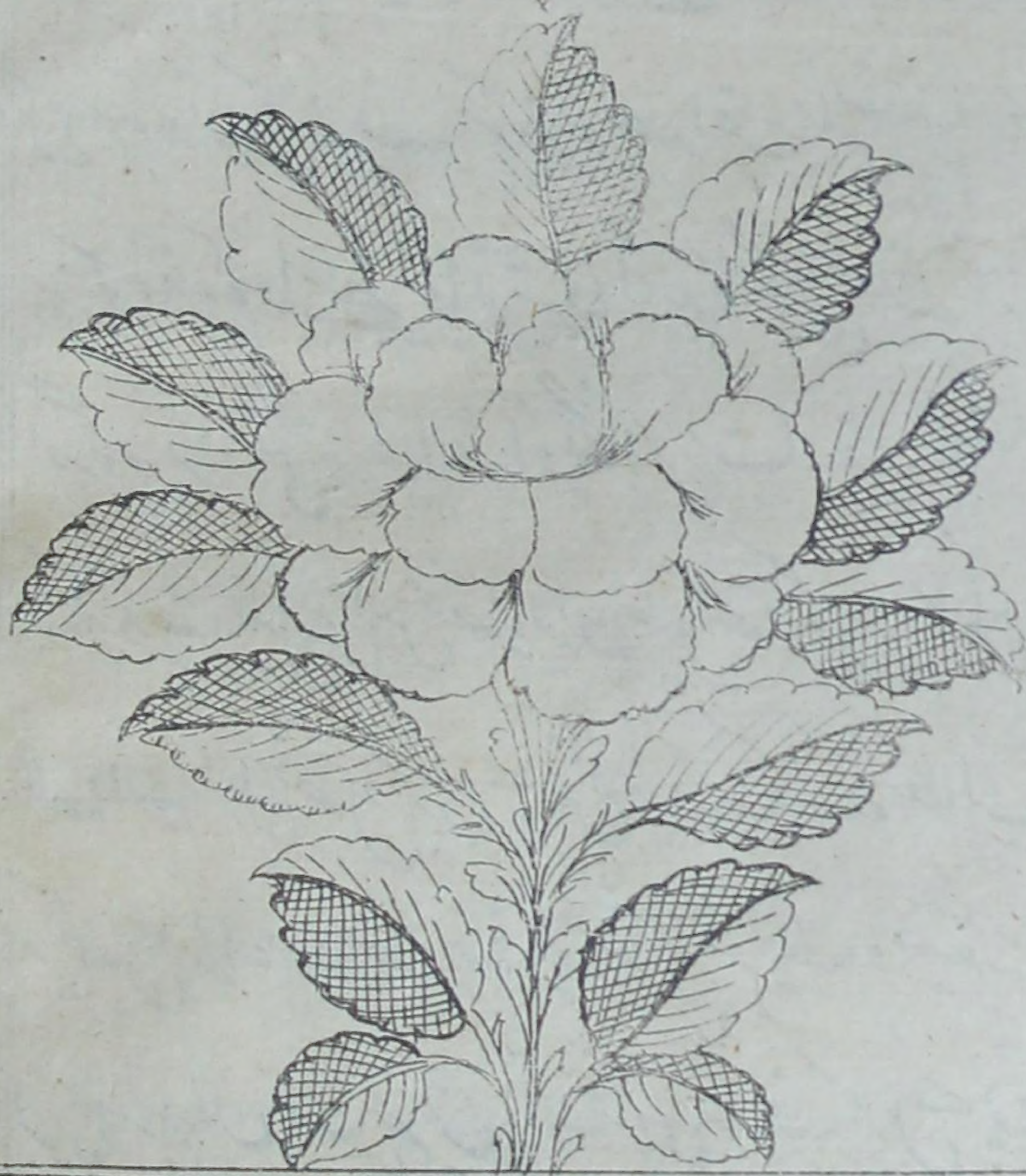
ای شمع بیتا من و تو زار گریتم کا حال دل سوختہ را سوختہ دانند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روضہ رضوان کا عندلیب ہزارستان روح الامین ہی جس کا ترغم اور زفر
 مدح و ثنائے سرور دین ہی یہ ایسا سرور عالی مرتبہ ہی جسکے کہو اسے کو جبریل علیہ السلام
 طفلی میں بلایا اور روز میلاد شریف تہنیت کی خاطر آگے شہادت کی خبر بھی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا اور لال مٹی مشہد مقدس سے لاکے سید عالم کو
 بتلایا تو اعجاز امام کو دیکھئے کہ قبل از قتل امام کے وہ مٹی رنگین ہو گئی تھی اور فضل و ان
 ہی خدا کا جس نے حسینؑ کو مرتبہ امامت و رجبہ شہادت بخشا اور جو امان
 بہشت کی سرداری اس عالی جناب کو دیا صلاۃ و سلام نازل ہوا اس رسول آخر
 زماں علیہ السلام پر جسکے نواسے کی شہادت سے فتح باب شفاعت ہوا اور خون
 امام کی بدولت گلزار امید عاصیوں کا شاداب ہوا آب سخوران نازک خیال اور
 فاضلان صاحب کمال کی خدمت میں گذارش یہ ہے کہ یہ بندہ ضعیف مداح ال

عرض صاف فرزند ان بول متخلص مسکین باشندہ مدراس کا جو چند سال سے
 بلند فرزند بنیاد حیدر آباد میں مقیم ہے چاہتا ہے کہ اسی خطہ اسلام کی خاک
 ہو اور ایک شکوہ فرین دماغی میں مبتلا ہو کہ خدا کا زندانی بنانا اسکے
 دل کی یہ ہے کہ جلد اس خاکدان ظلمانی سے نکلے اور حضوری اس بادشاہ
 کونین کی حاصل کرے اگرچہ بہت سی تالیفیں اسکے آفاق میں شہور ہوئیں لیکن
 اسکے دل میں اب یہ خواہش ہوئی کہ ایک اقوی ذریعہ اور وسیلہ قوی تر
 اپنی مغفرت کے واسطے دھونڈھے تب اسکو مائف غیب کے الہام ہوا کہ
 جناب امام تمام الشہداء سرور کونین اور خداوند بہشت ہنیں دل و جان
 اپنے آستان کی طرف متوجہ ہو بصداقت تمام تسلیم اور مجرا عرض کر اور جو
 سخن کو تار کے واسطے لیا تو تیری امید کا گلشن ہمیشہ تازہ و خرم رہے گا۔
 اور گوہر مراد بھی میرے ہاتھ آویگا اس شہادت کے شان و شکاں
 ہو کے مدت قلیل میں اس مختصر دیوان جلیل القدر کو جس کا نام روضہ رضوان
 لکھا اب اہل فضل و کمال سے توقع یہ ہے کہ اسکے مطالب کو اسعان نظر سے
 دیکھیں اور آیات و احادیث اور مسائل شریعت و حقیقت و معرفت کا بحر
 کریں اور جہاں بات فہم میں نہ آوے کسی عارف کامل سے پوچھیں کہ فوق کلام

ذی علم علیہم خدائی فرمایا ہی اور اگر بہ تقاضائے بشری یہ کلام
کہیں سہو و خطا نظر آوے تو اصلاح بخشیں کہ المؤمن من مِرَاة
المؤمن حدیث شریف ہیں واقع ہی واللہ الموفق
والمعین ماہ رمضان المبارک ۱۲۷۱ھ
میں اس تالیف کا اتفاق ہوا





بسم الله الرحمن الرحيم

دشتِ بلا میں نقشہ ہی اک لالہ زار کا	دایہ سیاہ جس کا ہی کردہ بہار کا
کہوں گر گل پیادہ نہ ہو دو رکابدار	اب معرکے میں جلوہ ہی اک شہسوار کا
سننے تھے چہ طرف سے صد امارت کی	قدرت تبار ماتھا جو دم فدا الفقار کا
شیرِ خدا کے ذرے تھے روپوش سما	تھا بزدلی سے اُنکا ارادہ فرار کا
مکرب بنا کے کر دیا البلیس انکو رام	پیتے ہیں خون سیدِ عالی تبار کا
اک شاخِ گل کے رنگ گلگوں ہی رو دشت	درکارِ عندلیب ہیاں چشم زار کا
ہو ویگا اسکے جسم زخموں کا تب پیاں	پیدا ہو زخم اپنے جو جانِ مکار کا
صیدِ حرم کے زخم سے دل چور چوری	صحرا حشر ہو گیا رننا سکار کا
زخم اسکے جسم پر جو لگے بے حساب تھے	نزدیک و ماں ملہو رتھار و زشتار کا
نیرے کا مبتلا سے الم بند بند ہی	ہی سوچا اسکو اس سر و الافتخار کا

کرتا ہی سوز غم کا طہاشیر سے علاج	خواباں ہوا ہی خاک پر اب انکسار کا
آخر کمال درد کئے ہوکت گیا	نالوں میں اسکے سوز ہی کی شرار کا
مزار ہو کے سینے کو سوراخ کر دیا	نوحہ سنار ہا ہی شر کا مگار کا
اس نوحے کے اثر کا کروں کس طرح کیا	خار کے دل میں زور ہی اس خار کا
پتھر بھی غم سے روئے ہیں انساں کو کہا ہوا	مستی سے اسکے دل پہ ہی پردہ خمار کا
دل کو جلا کے خاک سے غم کی آگ میں	آنکھوں میں دیوے سرمہ اگر اعتبار کا

جوں رشتہ نگاہ نیر سے دل کو پیچ و تاب
مسکین کس امام کے ہی انتطار کا

یار و جگر خراش ہی شتر مال کا	ناخن ہی یہ جراثیم درد و مال کا
بنیاب دل ہی روز قیامت سوچ میں	ہرگز نہیں ہی فکر مجھے ماہ و سال کا
سبیل نبی کے قتل کا دن روزِ حشری	دائم مجھے خیال ہی وقت زوال کا
وہلتا ہی آفتاب تو کتنا ہی شہ کا سر	تختہ زمیں کا لیتا ہی دماں زنگ آں کا
کہا پاک ذات ہی الف اسم ذات ہی	مرا کسی نے دیکھا ہی ایسے جلال کا
سید پرہ میں خاک پہ گلگون پہر	ہی سر و قد سے الف افعال کا
رو زمین آج قیامت نمود ہی	نیر سے پہ سر چہرہ میں زہر کے لال کا

<p>شرمندہ مہتاب تھا اسکے جمال کا کہوں کر ہو صاف مجھ سے بیاں استان پانی بغیر اشک کے دیکھا کیا نہ وہاں تھا شنگی سے سوز جگر خوب جلوہ گر پانی کے بے دیتے تھے شہ کو جوابِ صاف شیشیوں میں بھری پانی تاتے تھے ظالم بہ حال میں تیار کرے اپنا جان و مال دولت کے جوہر مست نیت بے تمیز ہیں دنیا کے واسطے دے دین کو خراب مرشد بنائے اسکو جو کھتا تھا مال و زر دنیا سے منہ پھرا ہیں مردانِ راہ حق</p>	<p>دیکھا کہ ہیں شہر بھی ایسے کمال کا دل میں مری جا رہی آپ زلال کا پڑ مردہ کہوں نہوں بد اس نو نہال کا سنبھال سے بھرا تھا و ماں لب سوال کا افسوس یہ جواب تھا اس سوال کا ہرگز انھیں خیال تھا ابتداء ال کا وہ شخص جسکو فکر ہو حال و مال کا انت بہت خراب ہی دیا کے مال کا کسکو ہی عشق ملک بے زوال کا رہی ملا تھا انکو زمانے کی چال کا دامِ فریب دیکھے ہیں اس پر زوال کا</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مسکین تو اپنے نقص سخن کا غر

نقصان بھی علاج ہی عین الکمال کا

<p>ہو کے مرقدِ مجرئی سبطِ شہِ لولاک کا کر بلا کا دشتِ غربت باغِ جنت ہو گیا</p>	<p>خاک کا شکر اہوا بیشک گرہ افلاک کا معجزہ ظاہر ہوا جب شہِ جسم پاک کا</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------

ہیں چراغاں شہ کے مرقد پر نجوم اسماں
 بجلیاں تلوار کی چمکیں لہو جاری ہو
 رنگِ خویش سے قبا سے برناوران
 جب سے اک خوشید کا وہ مطلع انوار
 بادۂ دولت کے مسان تک رہے ہیں شاہ کو
 ای سید و یاد رکھو غزۂ ہل من مزید
 خونِ دل پتے ہیں اور خونِ جگر کھائیں ہم
 مارے حبیبِ صرم کو اتھیلیاں سنگدل
 وصالِ خدا ترسی تھی اور بھی تھا خوفِ رسول
 دشت میں پھرتا ہوں اور شورِ محشر میں
 جیب و دامن ہو گیا تھا دستِ غم سے چاک چاک
 خاتمِ سرور سے اکبر کی ہوی کم تشنگی

نفیس بچیاں درکاری کچھ شعلہ اور اک
 سنہ گلابی ہی گمراس ابرِ آتشاک
 خازنِ جنت تھا شہیدانہ کے پوشاک
 چرخِ چارم سے کہیں بالا ہی خطہ خاک
 دروہ کا فری اک قاتلِ اثر اس تاک
 دلِ جلا ہو جو یوں جانِ شہ لولاک
 جب خیال آتا ہی صحرا میں کسی شفاک
 نیزہِ خطی ہوا ہمسرو مانِ قراک
 کہا کہیں احوالِ ہم اس ظالم بیباک
 چشمِ خورشیدی مطلعِ مرادراک
 صبحِ شری گم تارِ شعاع اس چاک
 ناقیاست نام ہی دنیا میں اب حاک

کہ جلے ہاگ میں اور کہ ہے ہی خون ہون
 کچھ عجب احوال ہی کہیں دلِ غمناک کا

روئے زمیں پہ سجدہ ہی کس کے نیاز کا
 منظر ہی فرشِ خاک بھی گردوں کے نیاز کا

سجد میں سر قلم ہو سعادت رقم ہوا
 نیزے کا مار کہوں نہ واس سر کا یار غار
 جو دیکھتا تھا اسکو ہوا عشق خدا
 نزدیک صاحبانِ حقیقت کے لاکلام
 سجد میں ہو بدن جدا سر بلند ہی
 سجد میں تھے حسین و عالم سے بے خبر
 مولا میں اور حسین میں کہوں ہو تفرقہ
 عارف کے پاس صورت معنی کا بھید ہی
 دنیا کو چھوڑ دولتِ عقیبی کیا قبول
 بیعت کا اہل شام سے پیغام سن کہا
 نانا کو میر دیکھو یہ اللہ سے فیض ہی
 دنیا کا کر کچھ نہ چلے اہل بیت پر
 ایشیاں یہ کروانہ غسل
 یہ جانشین حسین کا اک آفتاب ہی

کوتاہی ہی سلسلہ عمر دراز کا
 واقع میں تھا وہ نخرن و گنجینہ راز کا
 سرمایہ تھا وہ عشق کے سوز و کداز کا
 آئینہ ہو گیا تھا وہ عشق مجاز کا
 احوال اس کے کہا کہ ہوا زونیاں کا
 سیکھے تھے اپنے باپ طہرائس کا
 یہاں صدی کسکو کھلا امتیاز کا
 سبط نبی تھا آئینہ مولا کے راز کا
 مردار پر ہو و یگا دل شاہ باز کا
 میں جانشین ہوں سرور گردنِ داز کا
 میں دل سے ہوں مرید اسی بندہ نواز کا
 فضلِ خدائے پردہ ہی چھایا حراز کا
 چھوڑو خیال عابد گیسو دراز کا
 معمور کس فیض سے کشور حجاز کا

مسکین تو بھی شہ کی جہاں میں ہو شرک

عابد کے ہر دم میں یہ تہیہ نماز کا

سوزِ غم بھیاں سب گرمی بازار ہوا	بحری رتبہ تیرا خلق میں بسیار ہوا
پردہ چشم مرا ابر کھسرا ہوا	کوئی نہ مہر جہاں تاب کی یہ اعجاز
لال دامن مرا اب دامن کھسرا ہوا	لحنت دل سے ہی پھلتا تختہ لالہ کا ظہور
مژہ چشم سے خار سردیوار ہوا	عشق کے باغ میں اطراف جو دیوار بنی
حسن کا شعلہ و ماں گرمی رفتار ہوا	ہی مربع میں ایک سرِ خراماں دلجو
لعل لب آئینہ خوبی گفتار ہوا	کلبہ دین غنچہ دہن رشکِ وہ سرو دہن
کھف کے یاروں کی آیات کا اظہار ہوا	سرِ جداتن سے جو تھا ہونٹھہ دہانے
اس سے اسلام کا بھی رونق بازار ہوا	راہِ مولیٰ میں دیا سر تو ہوا وہ سرور
خون سے کاسہ سرِ ساغرِ شارب ہوا	کبوں نہ ہو جلوہ نما مستی عشقِ مولیٰ
عشق میں شاہ کے مرنا مجھے درکار ہوا	چاہتا ہوں کہ کروں اپنا سر اس پر بار
ایسے جینے سے پشتِ دل مرا تیز ہوا	مجلس اس شاہ کی کرایا دہو بے چینِ مدام
شکرِ شام شقاوت سے سیر کا ہوا	سرِ خروانی تھی شہادتِ نصیب شہدا
پردہ خواب و ماں پردہ پندار ہوا	اشتیاقِ غرق ہو خواب میں غفلت کے تمام
باغِ رضوان کا مالک ہوا غمت ہوا	اب بزرگی کس کو اس سر کی کہ ہونے جب

عبدالزار عبادت میں سدا جتے ہیں یہ وہ سرے کہ خدا جس کا خریدار ہوا

بحر عصیان میں قہر با تھا نہیں مسکین حاضر

شاہ کے صدقے سے پیر اکابر پار ہوا

سلامی دیدہ جیساں بنیکا تو دامن بھی گہر افشاں بنیکا

کہو جب تم صرف بن کیوں ہو موتی جواب کہیں ہم ماں بنیکا

موترا اس قدر ہی شہ کا ماتم کہ پتھر دیدہ گریاں بنیکا

مجھے جس کیمیا کی اب طلب ہی شفا کی خاک سے ساماں بنیکا

غلط تھا وہ جو سمجھا تھیوں نے کہ رنگ آل نافرماں بنیکا

یہ سرے سالک راہ خدا کا جد اتن سے جو ہو سلطان بنیکا

اثر سے خون سبب مصطفیٰ کے شفق گردوں پہ خوں افشاں بنیکا

جہاں بھولا ہو گزرا شہادت و ماں تبسن دل نالاں بنیکا

نہو کیوں عوزِ محشر اس کے پیدا یہ طفل اشک اک طوفاں بنیکا

ہی غم پروردہ شبیر و شیر خواہر اسٹک کا الو اں بنیکا

کدھی ہو گا زمرہ اور کدھی لعل گنیں خاتم کا تب شایاں بنیکا

سعدِ غم کا لہریں مارتا ہی جگر بھی غبہ مر جاں بنیکا

اگینگاشہ کے مرقد سے جو سبزہ	نبی کے باغ کا ریحاں نینگا
اسیر قید ہیں ہمیں سارے عابد	کہاں تدفین کا سماں نینگا
بدن جو خاک پر غلطاں ہوا	مٹھ رہوں در غلطاں نینگا
جسے اس درد کی توفیق ہو گی	تو دردِ دل و دماغ درماں نینگا

طفیل سید ابرار سکین

یہ دیواں روضہ رضواں نینگا

سلامی پہ مصیبت کون دیکھا	خدا جا قیامت کون دیکھا
حسین ابن علی کے بعد یارو	شجاعت اور سخاوت کون دیکھا
ولی اللہ کی دلہند کی سسی	ولایت اور کرامت کون دیکھا
ہی سر نرے پورا پڑھتے ہیں قرآن	کہو ایسی تلاوت کون دیکھا
مکلا کشتہ ای اور سجد میں سر	بجلا ایسی عبادت کون دیکھا
شہادت کی سی اہل صدق	قیامت کی علامت کون دیکھا
خدا کی راہ میں کئی سال کاں	محنت اور ریا کون دیکھا
رعیت پروری تھی ختم ان پر	مہرِ رحمت اور شفقت کون دیکھا
تو مسکے بانگ حسن خانہ کو	شفقت اور سعادت کون دیکھا

<p> سلا می دل را ہی غم شہ چین بر بہاری کا مجھے سہری باغ عزائم طور پر دم عوض کو کو کے جاری ہو زبان پر کے نت پلو ہیں شیر شاخ گل دل قرباں سارے نازاں ہی سکن زبان پر ذکر خیر اس شاہ کا جاری سدا میں رو پایا درد اسکے گل صدر گ گل خوش اور شہر نہیں یک آن میں غافل نقشہ کے بدن پر لباس ماتی ظاہر ایمان لالہ خود رو لب خون دل ہی مجھے ریحان احمد کی محبت دل میں آ رہی کسی زلف کا سودا سنا یا مرے سر میں </p>	<p> تہیہ کر غم سرور میں تو اب استکباری کا میرے آنکھوں سے براؤ لگا عہدہ آسی کا جو دیکھے حسن قمری میرے سر و جو بہاری کا گل عباس کھتا ہی ارادہ جانثاری کا ہی گرس کی نظر میں جلوہ اسکی سواری کا کمال عشق سے کھٹو ہی دفتر سو کواری کا ہی مقصد انکے دل میں ذکر لیلی و نہاری کا ہوا ہی وہ غزا داری میں مظهر خاکساری کا بنا ہی محرم روری و عوی راز داری کا مراد لگیا سبزہ زمین خاکساری کا تو سب کی طرح سامان ہی یہاں بقراری کا </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میں دیکھا ہوں چین میں جب مسکائیں بلب کو
میر دل میں ہوا ہی شہ تراب شوق زاری کا

<p> سلا می چاہتا ہوں میں طواف اس قصر عالی کا شہزاد اسکی ہی اک دولت سدا کا شہر </p>	<p> کتاب طاق کا جسکے ہی اک دیوان ہلالی کا بجا ہی اسکو کہئے چشمہ فیض لایزالی کا </p>
-----------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------

شجاعت اور سخاوت میں جسکی ذات بے ہمتا
 وہ وارث اپنے نانا کا ہوا علم فصاحت میں
 خفا ہوتا تھا امت پر کرم تا تھا رحمت سے
 زلالی اور خیالی تھے نیازی اسکی مجلس کے
 جو باتیں اسے تھے تھیں سچ موتی تھیں لڑیاں
 وہ تھا ابن ابی امدا امام شرق و مغرب
 نکلنا یوں وطن سے اور سبناشت غربت میں
 لہو سے لال ہیں کپڑے چلے ہیں باغ رضوان کو
 بدن تھا شاہ دین کا نو بہاں باغ محبوبی
 قد اس کا شاخ گل تھا اور چہرہ جو گل خدا
 جو دیکھا اسکی گردن عشق مولا ہوا بخود
 جو طوفان تیزی کا ہوا اس دشت میں ظاہر

ہوا تھا نیر اعظم کمال بے مثالی کا
 زباں کی تیغ سے مالک ملک خوش معالی کا
 عجب مظہر ہوا اسم جلالی اور جمالی کا
 خیال اسکو رہا کرتا تھا تنہا زک خیالی کا
 دہان پاک گو یاد راج تھا سلک لالی کا
 اٹھا یاد دل جو دنیا سے اثر تھا طبع عالی کا
 حقیقت کی نظر میں ہی نشان فرخندہ فالی کا
 ہی متنع چہرہ تاباں پہ اک بالوں کی جالی کا
 کہاں پروا ہی ایسے جسم کو فرش بہالی کا
 بھلا رضوان سے پوچھے بتا پھر فیض الی کا
 عجب کچھ فیض تھا صحرایں اس میں بنا خالی کا
 سنو یار و تمیج تھا شرات نکالی کا

مرد دل میں ہی جب شوق ریحان محمد کا

مرادیدہ مسکین پر دہا بربر شکالی کا

کعبہ شہ کے ماتم سے سید پوشن ہوا
 بحر غم عرش الہی کا بھی پر جوش ہوا

جب ہی نالہ بلبس میں غم سبط سول	باغ میں عشق سے گل بھی ہمتن گوش ہوا
مے وہ تن جو تھا پروردہ آغوش بول	خاک مرقد کے لئے زینت آغوش ہوا
جب اس سر عالی پند اچتر سحاب	آسمان اس تن پر نور کا سر پوش ہوا
ہو گیا سرور میں مظہر اس غما	ظلم ظالم کا سپا پھر بھی خطا پوش ہوا
خون بٹا اس کو کیا شایق خون سرور	حاکم شام اسی واسطے ہی نوش ہوا
دو شرچہ کو لئے پھر تھے سالارم	جا کے زد و رس میں رخاؤں ہم غم غور ہوا

وہ بجا ہیں میرا نکھوں میں آنسو مسکیں

غم کی دریا کو مرے آج بہت جوش ہوا

جو ہوا صحرا میں گھراک دین سلطان کا

آئینہ منظر ہی اپنے دین حیران کا

جلوہ گری کفر کی ظلمت میں نور ایمان کا

پایہ سجد ہوا ہی سنگ کفرستان کا

کبوں نہو پایہ بلند اب قصر خاقان کا

کارخانہ ہی شہادت کا عجیب سامان کا

دیئے آنکھوں میں دل کے ستر اعرفان کا

خدا پائین باغ ہی اس قصر عالی شان کا

سایہ شرکان اسکا نقش جو بہر بن گیا

یا الہی کے رخ اور زلف کی تاثیر

ہی ہوا دشر اسلام کی گرد راہ

خرمن دولت سے اسکے روم جس میں خورشید

سرحد اسے ہوا تن بے سرو سامان ہی

بھید اسکا چشم ظاہر بن کو کب دے نظر

عشقِ مولیٰ ہی جہاں میں حافِظِ انبی جان کا	جو شہیدِ راہِ حق ہیں زندہ جاوید ہیں
الفتِ عقیقی ہی شیوہ صائبِ برمان کا	اہل دنیا کو ہی اس ارفانِ دوستی
رشتہ رکھتا ہی بقائے رشتہ اپنی جان کا	گنجِ مخفی سے جو اہو ہر مذہب اس کا عشق
حازنِ حبت ہی شیدا ایسے نقدِ جان کا	ملکِ عقیقی میں رائج سرِ نقدِ رواں
اب گلِ اقبال دیکھو یارِ اسستان کا	آبِ خمر سے شہادت کا چمن بہرِ سحر
ہی حنائی رنگ اسکے بچے مرجان کا	خون کا دریا جو لہراتا ہی اس میدان میں
فی الحقیقت ہی سمندرِ قدرتِ رحمان کا	کہوں نہ ہو و بچے مرجان میں اسکے دستِ غیب
طی خرد آری سے کیجے مرحلہ عرفان کا	بھیدِ اک نازک ہی یارِ وعاءِ شوقِ معشوق
جانِ جاں مطلوب تھا پرواہو کیوں کر جان کا	عشقِ مولیٰ میں لٹایا اپنا سرِ سبطِ نئے
عالمِ بالا پہ اب شہرِ ہمسماں کا	صفِ بصف سارے ملائک منتظر ہیں ہر حال

کہوں نہ یہ دیوانِ مسکینِ روضہ رضوان ہو

عرشِ اعظم پایہِ رفعتِ سرِ سلطان کا

منقلبِ قلب مرا سر و چراغاں میں ہوا	جلوہِ کس ماہ کا اس کلبہِ اخراں میں ہوا
اپنا دل محو جو یوں سنبلِ ریحاں میں ہوا	کس کے زلف اور خطِ سبز کا سودا ہی
ایسا اعجاز کسی سر و خراماں میں ہوا	آبِ خمر سے ہی شاہِ داب وہ سردِ آزاد

شور اس بات کا ملک خشتا ہوا

کنج مخفی کا اثر گنج شہیدان میں ہوا
سبزہ جنگل میں ہوا لالہ گلستان میں ہوا

جلوہ ماہ جو یوں شام غریباں میں ہوا

اس طرح لولو سے تردیدہ گریاں میں ہوا

اپنا دل قید کسی زلفِ پشال میں ہوا

جلوہ مہتاب کا کس کے لب و دناں میں ہوا

آخرش اس کا گدجاہ زرخذاں میں ہوا

زور و شور اس کا بہت کشتور کشتاں میں ہوا

حرفِ رگین سے لبِ لعل جو د زہر سے

عرقِ عادت کے مشہور جہاں موتے ہیں

کسے ریحان کے غم میں ہی جگر خون میرا

یار و سبج کراست کا ہی یہاں مہر

ابریاں میں جس طرح موتی کا ظہور

شام کے قافلے میں دھونڈھئے اس کو یار

آیتِ نور سے ہی سورہِ یس پیدا

عشق کے بحر میں تھا دل کا سفینہ جاری

بحرِ پُشوری اس رخ کے حیات کا بیان

سلسلہ بات کا ہی زلفِ مسلسل مسکین

جلوہ سرور کا اس روضہِ ضواں میں ہوا

سبزہ جو میری خاک سے یوں جلوہ گر ہوا

اشکِ رواں جیب و گریبان تر ہوا

پانی پیا جو میں نے تو خونِ جگر ہوا

اپنا امام صاحب فتح و ظفر ہوا

یارِ یہ خط سبز کا کس کے اثر ہوا

ترد امنی کا خوف نہیں اپنے دل میں اب

از لبسِ بحرِ غم ہی مر دل میں جوشِ زن

ای اہلِ مفتح تمھاری شکست ہی

تھر گیا تھا گاؤں میں اسکے ہول کے
 زخمی ہو گئے ہیں شہید و دریائی مچھلیاں
 سرور ہمارا تارک دنیا ہی لاکلام
 دو کام اک کرشمے سے اسکے ادا ہو
 قاتل ہیں اہل ملت کے مرد و دو جہاں
 نخل بلند باغ شہادت ہے حب اگ
 واقع میں آفتابِ امت ہی اسکا سر
 کہا بولوں مارو تے ہیں دیکھ اسکو مصطفیٰ
 روئے زمین پہ جب قیامت نمودی

رن میں جو ابن شیر خدا کا گذر ہوا
 غم کی چھری کا اسکے کہا تک اثر ہوا
 اقبال سردی کا وہ صاب نظر ہوا
 جب سردیا تو سرور جن و بشر ہوا
 دنیا سے آخرت کا ضرر بستر ہوا
 نیرہ تھا شاخِ فرقِ مبارک ثمر ہوا
 زہرا کے دل میں سوز سے پیدا شر ہوا
 شیر خدا کا درد پر خون جگر ہوا
 افلاک کا گرہ جو تھا زیر و زبر ہوا

مسکین مجھ کو شہ کی زیارت کا شوق ہی
 دانے سے اشک کے یہاں رک سفر ہوا

مجرئی باپ کے ہی عابد بیمارِ خدا
 فرقتِ شام سے سجاد ہیں مثلِ محنوں
 نیش زہر ہوا اسکے بد پر بن مو
 پردہ خواب میں جلوہ گر اک ماہِ منیر

کوہ پر غم کے ہی زنجیر کا پٹا بارِ خدا
 پیرِ مہن تن سے جدا سر سے ہوتا خدا
 بن گیا شانِ غسل بھر دل پر خارِ خدا
 خواب سے کہوں نہ ہے دیدہ بیدارِ خدا

نشرِ غم کا اثر ملے بیاں کہو مکر ہو	جان محسوس جدا اور دل فگار جدا
نالہ و گریہ سے برپا کئے شورِ محشر	چشمِ بیمار جدا عابدِ بیمار جدا
آتشِ غم سے جلے دامنِ کہسار میں	گلِ جدا لالہ جدا داغِ جدا خار جدا
سوزِ دل کیوں فروں ہو کہ ہیں غارتگرِ صبر	مہرِ سار جدا گرمی رفتار جدا
حجرِ حضرتِ سجاد کا کبا تھا کہوں	اسکا ہر گوشہ ہی اک مطلعِ انوار جدا
شمعِ عرفان کا فانوسِ دل حیران	سینہ صاف ہوا مخزنِ اسرار جدا
کہوں نہ عاشقِ دل و جادو کی کسی جان کوں	یہ وہ سودا ہی نہیں جس سے خریدار جدا
مشتری آپ اک شے کی بہا ہوتا ہی	یار و اسبابِ محبت کا ہی بازار جدا
کہوں نہ معشوق سے زخمی ہو دل عاشقِ زار	مرہ خجری جدا ابروی تلوار جدا
اپنے من سے نہو کہوں ات کو یہ من موہن	بن گیا ماریہ زلف کا ہر تار جدا
زخمی تیرنگہ جب ہوا میدان میں سگا	اسکا فراق بنا طرہ طرار جدا

شوق رکھتا ہی حضوری کا یہ سبکِ مدام

اس سے ہرگز نہ ہو یا شہِ ابرار جدا

ہی قطرہ شبنم کا نہرِ بیاں کہیں دریا کو نہ بکھا
قسم یہ تجھ کو کہہ ہی بخداں کہیں دریا کو نہ بکھا

ہی اپنا بڑا طوفان کہیں دریا کو نہ بکھا
سرخ میں اپنے نگاہ کیجے کہ بحرِ غم کا جوش کبیر

درخف کا مجھے شغف ہی اُسی اپنے چل مشکل مثال گو ہر دہن شہ کا کلام نگیں بھی موج نہ چمکے دندان جو تیاں ہیں یہ نظم قرآن کے خارج ہی ہم احمد بن خدائی اسی گھوٹ میں نور حق ہی گنج مخفی میں کئی جواہر ہر جواہر میں بحر سے	یہ دہی واقع میں بحر عرفاں گہر میں دریا کو یہ طرفہ اعجازی نمایاں گہر میں دریا کو کس نے دکھا انھیں سے پدا ہی سوزِ الحاح گہر میں دریا کو کس نے دکھا لطیف نکتہ ہی بغیرزاں گہر میں دریا کو کس نے دکھا خدا کے اسماء تھے اُس میں نہاں گہر میں دریا کو کس نے دکھا
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہ وہانہ سمن کا میر مسک خزانہ سائیں کی یاد کا ہی
جوشہ اسکا ہی ہر گ جاں گہر میں دریا کو کس نے دکھا

خوشبید فیض یا اب جس شہ کے نور کا روضہ ہی اسکا روضہ رضاں مرلے موسر امام پرپاں تھے دشت میں دریا غم کو ربط ہی طوفانِ نوح سے یار و ہلال غم جو افق پر نمودی حقیقتِ امام جو ستور رہ گئی بشکلِ کلیم خاک پہ بخود گرے حسین سبطِ نبی کے سر سے ہو سرخروِ خلل	خلوت میں شغلی مجھے اسکے حضور کا کب دل میں میر شوق ہی جو روضہ کا اس شہر میں نشان ہی یوم النشور کا دل اپنا بن گیا ہی سفینہ عبور کا باعثِ فلک ہوا ہی یہ طہور کا بیشک و ماں تصور تھا فہم و شعور کا دامن ہوا ہی دشت ملا کوہ طور کا دیکھو کتاب میں یہ مضمون دور کا
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لکھتا ہوں جتنا میں کسی گلزار کے | ہی زیرِ مشق صفحہ ہنسار عور کا

مقدور کہا مرا جو لکھو مدحِ شاہِ دین
مسکینِ معترف ہوں اپنے قصور کا

جو ہر ہر ثنا جسکی مرآتِ تیجِ زباں کا	ہی دل میں میرے عشق اسی جا بجا کا
جسے چمن آلِ نبی ہو گیا تاراج	ستے ہیں زباں میں فقط نامِ خزاں کا
ہی گنجِ شہیداں میں نظر گنجِ خفی کی	ہی تر شہادت میں اثرِ رازِ مہاں کا
کرتا ہوں فدا اسکے قدم پر دلِ جان کو	آتا ہی مجھے دھپانِ خواکِ سرورِ ادا کا
تھی پاؤں میں اس سروِ اک آہنی زنجیر	سیدنا بھی جاری تھا وہاں ارکان کا
بھٹاں خار ہی غم کا گلِ راحت جو آم	ہی بادِ بہاری میں اثرِ بادِ خزاں کا
ہیں اہلِ ستم دشمنِ جاں پہرِ جوان کے	بازارِ بہت گرم ہی آبِ تیر و کماں کا

مسکینِ مجھے پری میں ہوی مدح کی خواہش
بے شک ہی یہ فیضانِ مریختِ جوان کا

روضہ رضوان نگارِ ستاں ہی شیر کا	برگِ گل کے ہر ورقِ نقش ہی تصویر کا
سنگدل ایسا کوئی ہو گا نہ اصغر کو آب	کوہنِ بانی ہوا جنگل میں جو شیر کا
گلہ نایسا کہ تھی جسکی غذا بانو کا شیر	ہے اسکو پھل کھلا ہیں شکر تیر کا

جام جسکے عمر کا بھڑائی با آب بقا	اسکو کب پرواہی یار و شیر یا ہمشیر کا
کہوں نہ عابد کی سپر ہو و سر سیم سے	کھیت ہی تلوار کا سیلاب زنجیر کا
خاک کو کرتے ہیں گل سجاد آب تنک سے	شوق ہی دل میں جد کے مگر تعمیر کا
شامیں تم کھنکھو لکر کہد و کسی بے پیر سے	آسمان پر ہی لووار الحمد میر پیر کا
کہوں نہ رکھے خاک پر اپنا سین بوتر	سب لگن ہی وصل کی پت و ہی کتیر کا
ایک سجد پر قناعت تھی دمان یا روضہ	شوق تھا شبیر کو اس گنج کی توفیر کا

سید شہد کے لب میں عیسوی اعجازی
کہوں عاشق ہو و دل میں انشائیر کا

امت پہ ہیں رسول کے آسمان ہزار	بدلے میں اسکے کرتے ہیں عصیاں ہزار
اپنی نظریٰ آمو و امور کی طرف	قاتل حسین کے ہیں مسلمان ہزار
یارب یہ کہ کے زلف و خطبہ کا فیض	پیدا ہو جو سنبل و ریحاں ہزار
لعل لب امام کا گچھ اور ہی ہی نگ	دیکھا ہی ہے لعل بدشاں ہزار
اس سید شہید کا احوال ہی عجیب	روئے زمین پر تھے شہیداں ہزار
کہوں نہ آگے نہ خاک سے تختہ کلاب کا	زیر زمین ہیں چہرہ خندان ہزار
بحر غم امام کا اعجاز کہا کہوں	آباد اس سے ہیں دل ویران ہزار

کہتا ہی عنذلیب کو گل بوستان میں	شبہم میں دیکھ دین گریاں ہزار
اکبر علی تھے یوسف مصر کمال حسن	چاہِ ذقن میں جانِ عزیزاں ہزار
ای اہل شام دیکھو لیل و نہار تم	دورِ قمر میں گردشِ دوراں ہزار
آلِ نبی کا قیدِ نہایت شدید تھا	دیکھے ہیں ہم زمانے میں زنداں ہزار
باندھے کمرِ خروج پہ باغی ہو مرید	مرشد کے سامنے تھے مرید ہزار
مشہد میں اب امام کے پھول لگی گلستان	کہوں کر نہ ہو کُتبِ نالاں ہزار
دامن کو شاہِ دیں کے پکرتے تھے عشق	دشتِ بلا میں خارِ سفیلاں ہزار
مجلسِ غزالی شکیبائی عیسیٰ میں وضو خواں	دیکھو فلک پہ یارِ چراغاں ہزار
اک استغاثہ کا کرشمہ میں کہا کہو	نالاں ہزار جس سے ہیں گریاں ہزار

ت صدیقی عالمِ کثرت کا آئینہ	مسکین نہیں جوابِ دیوان کا تیرے	زلفِ سنہری پہنچ چاچا ہزار
سوجو دہیں جہان میں دیواں ہزار		

دلِ حب سے ہوا سیدِ ابراہیم کا شیدا	بہل کی طرح بہتا ہی گلزار کا شیدا
گو یا میرا ایمان کی یہ حصنِ حصین	ہوں گنبدِ شبیری کی دیوار کا شیدا
کرتا ہوں یہاں قدروا خوردہ گل میں	جب سے ہوں میں گوشہٴ دستار کا شیدا
ہی شہ کے بنا گوش کو گیسو سے محبت	یہ گنج رہا کرتا ہی نت مار کا شیدا

<p>دل خلوت و جلوت میں ہی اذکار کا شیدا جب کے میں ہوں اس طرہ طرار کا شیدا بیمار ہوا زکس بیمار کا شیدا حظ کبوں نہوشہ کے خیر کا شیدا بازار خدا میں ہی خریدار کا شیدا دیوانہ سپر کا ہوا تلو ار کا شیدا صحرا ریاضت میں ہو میں خار کا شیدا محراب ہوا عابد میں کا شیدا</p>	<p>میں رشتہ تبسج رگ جاں کے بنایا سکا میری سخن کا کسی من کے بنا ہی اس چشم کاشاق ہی یہ بل رنجور دل بستگی مہتاب سے ہی خرمین کو وہ گوہر شہوار جسے کہتے ہیں ایمان وہ مرد جو چھایا شہادت کی فضیلت بہن کو مبارک سے نیت گل کی محبت تجیر سے اسکے ہی عیاں عشق الہی</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مسکین کی تسکین اس بات سے مرم
 ہی فضل خداوند گنگار کا شیدا

<p>انکھ کا پردہ جو تھا پردہ ہوا پندار کا شامیوں کے ماتھے میں اب کھیت ہی تلوار کا شوق ہی دل میں نہایت دو بیدار کا رشتہ تبسج اب رشتہ ہوا زمار کا جب کے ہی سودا مجھے شہ کی سیہ در کا</p>	<p>ہی غبارِ دل محیط اک مطلع انوار کا کبوں نہ ریحان محسد کو ہوس دوستی خواب گاہ ابن حیدر کبوں فرش خاک ہو کفر ہوتا ہی نہاں اب شوکت اسلام میں ابر حمت کے نامیہ مراد دھویا گیا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر سخن اس شاہ کا اک گوہر شہوار ہی
 لالہ گوں جبے بنا ہی شہدِ آلِ رسول
 تیرا باراں گے ہوا سبز یہ خاصہ چمن
 وہ تن بے سرنس کے فیض کے ممنون
 وسعتِ دریا قدرت کے شہِ دین تھے
 عارفوں کے پاس یوں شہادت کے کھلا

لعل لب ہی آئینہ رنگینی گفت کا
 اور کچھ ہی رنگ ہی اب دامن کب کا
 حوصلہ کو تہ نہو کیوں ابر دریا بار کا
 کب اٹھا و بارینت سایہ دیوار کا
 قفل ہوتا تھا تحیر و حصالِ لبِ اظہار کا
 مرتبہ حق کو تھا منظورِ احمدِ تار کا

نامزد جاگیر اسکی کیوں نہ ہو فردوس میں
 ہو گیا سکینِ فدوی سیدِ ابرار کا

جو مجہیں سوا تھا دوشِ رسول کا
 بارِ امانت آنے لیا اپنے دوش پر
 روپوش تھا امامِ زمانے یسیرِ شام
 دشتِ بلا امام کا تھا موعِد وصال
 صحرا حشر سا مٹھنے ہوتا ہی جلوہ گر
 دل میں ہی اخلافِ خدا و رسول
 دیکھا ہی میں نے سنے ذبحِ عظیم کو

سرورِ رواں تھا باغِ اُمیدِ تول کا
 زیبا لقب ہی اس کو طلوع و جمول کا
 زہرہ تھا آبِ خوف کے اس بوالفضل کا
 سا لک کو شوق کیوں نہ ہو دمِ صول کا
 مجلس میں ذکرِ دردی کس دلِ ملول کا
 ثمرہ یہی تھا مالِ جہان کے حصول کا
 مضمون بہت عجیب شانِ دل کا

حاصلِ طفیل سید ابرار کیوں نہ ہو
مسکین کے کلام کو درجہ قبول کا

کر بلا میں جب آباد اک والی کا گھر ہوا
عقل ظاہر میں کو یہاں حیرت نہ ہو کیوں دیں
دیکھئے اہل عزاک کی کامیابی عارفو
اس سیادت پر شہادت دلیل استوار
بجھیں شکر الہی کیوں نہ ہو واجب یہاں
بغض سے آلِ نبی کے وہ کر لگا دل کو پاک
شہید کی یار و سرخروئی کہا ہو
لا تھا مصطفیٰ منبر پر جب نبین کو
کرتے ہیں رو باہ بازی شیریں سے شقیاء
اس شہیم زلف سے جنگل ہوا صحرا پیچیں
کس سوزِ غم سے دل میں یوں دہکتی آگ
کہا عجب تر دامن سے چھو جاؤں بعد ازیں
کہا شرف ابن علی کے واسطے یہیں نہیں
گلشنِ فردوس کا اس دشت میں منظر ہوا
تشنہ لب یہاں سے گیا وہاں قی کو تر ہوا
اسک کا قطرہ جو نکلا آنکھ سے گونہ ہوا
راہِ مولیٰ میں دیا خلق کا سرور ہوا
آبِ خمر سے گلاب شاہ دیں کا تر ہوا
آیتِ تطہیر کا جسکو سبق لے کر ہوا
خون کا غارہ بہارِ چہرہ انور ہوا
پایہ عرش میں اس شاہ کا منبر ہوا
جان پر اب کیوں نہ کھیلن چرخ بازیگر ہوا
نافہ مشکِ خن اعجاز سے عبور ہوا
اشک کا قطرہ جو پکا آنکھ سے اکر ہوا
اشکِ غم سے دوستو دامن جو میر تر ہوا
آسمان چادر ہوا اور خاک کا بستہ ہوا

حق دیا ہی اسکو منصب ہی کو نین کا
ابر کا گرا بنا تھا چتر اس کا دشت میں
آفتاب دین کی یہاں سر بسر تاید
چشم کم سے جو اے دیکھے نیت نادان
جان شیریں کا مزہ پاتے ہیں ہم اس نظم میں

سر چڑھانیرے پہ جب شہ کا بلند اختر ہوا
موجہ اس شاہ دین کا شمس اظہر ہوا
روضہ رضوان کو جو دیکھا سخن پرور ہوا
یہ چین فیض امام پاک کا مظہر ہوا
رشتہ جاں گرا وراق کا سطر ہوا

شوکت ممدوح مداح کی برہمتی ہی قدر

مربہ مسکین کا اہل سخن برتر ہوا

سمجھے تھے مسلمان جو قرآن کا معنی
شاہد مری تقریر پہی سورہ ط
اسلام کے ارکان کو ان ہو ی تاید
شیر کے روضے پہ فدا کیجئے دل کو
یار و سرور کو اگر غور سے دیکھو
دریا شہاد میں مراد لای شہاد
اک تخت مرصع میں جو فردوس آیا
گو پا خط تقدیر مرا ہی خط رجاں

افسوس اُنھیں ظاہر تھا بحان کا معنی
یس میں ہی صاف فرقان کا معنی
ہی پنجتن پاک میں ایمان کا معنی
سمجھے ہو اگر روضہ رضوان کا معنی
ہوتا ہی عیاں قدرت سبحان کا معنی
ہی اک تن غلطان در غلطان کا معنی
ہی جلوہ نما تخت سلیمان کا معنی
جو نقش ہی دل پر کسی رجاں کا معنی

دل بپا جو گردا بے لکھے تو عیاں ہو
 دریا بھی ہوتے ہیں علم شاہ کے پیدا
 اس سر کو فدا کہوں مکر و نشت کے قدم پر
 زنجیر کو عابد جو دامن میں چھپایا
 مقصود ہی اس صبح بھیا صبح قیامت
 اب کہت غبر سے بنا دشت ہی دریا
 یارب ہی یہ کس ماہ شب افروز کی منزل

عرفاب میں ہی چاہ زرخندان کا معنی
 ہی پنجہ مرجان کی یہہ جان کا معنی
 ہی سر میں سرگردش دوران کا معنی
 اس شرم کی ہی شاخ میں ایمان کا معنی
 ہی صبح مرچاک گریبان کا معنی
 کہوں کر نہ کھلے زلف پریشان کا معنی
 ابواں سے نمودار ہی کیوان کا معنی

مسکین کی رگیں سخی شہ کی ثنائیں

تبتلاتی ہی اب لعل پشان کا معنی

میں صوت شبیر میں قرآن کو دکھا
 بحر غم شبیر کا اک جوش ہی ان میں
 آنکھوں میں مر نقشِ مدائن سما یا
 تاریک مری رات شبِ قدر ہی
 یاد آیا مجھے سجدہ سردارِ دو عالم
 تھا خاک کے بسترِ تن سیدِ ابرار

رجان میں سب روضہ رضوان کو دکھا
 اسماں نظر سے میں دل جان کو دکھا
 میں بحر میں حبیب مرجان کو دکھا
 میں خواب میں کس زلف پریشان کو دکھا
 قرآن میں جب سورہ رحمان کو دکھا
 اس فرش میں میں تختِ سلیمان کو دکھا

سُنبُل میں کسی زلف کے پچھن ہو اول
 سر سبز ہو ی میری بصیرت کے بصارت
 دھان شعلہ ادر اک ہو اسرو چرخاں
 خون دل عشاق سے ای اہل عزامیں
 مولیٰ کا جو ہو جاؤں میں بندہ تو بجا ہی
 ہی نور کے پردے میں سر پر کی صورت
 پردے میں تھی آنکھ اسکی نظر فیض جاری

جب اک گل خسار میں ستیان کو دیکھا
 جب سبزہ خط میں خطِ ریحان کو دیکھا
 اک شمع میں میں مجلس حیران کو دیکھا
 لبریز کسی چاہِ زرخندان کو دیکھا
 اس نام میں میں صورتِ رحمان کو دیکھا
 میں دور کے اک گوشہ دامن کو دیکھا
 میزان نہ دیکھا مگر اوزان کو دیکھا

کس مُرشد کو نین کا یہ فیض ہی یارو
 مسکین کے دیوان میں عرفان کو دیکھا

ہی قبلہ دیں سید ابرار ہمارا
 گریا و مصیبت کو جو ہم کھا دیں غم اسکا
 صادق جو ہو عاشق نہ رکھے غیر سے لفت
 بخشائش اُمت کے لئے رنج اٹھایا
 قربان کریں جان و دل اپنا تو بجای
 اب چاہئے دل زاری کس کو تباہ

خاوند ہی ہمارا وہی سدا ہمارا
 ہو و لگا قیامت میں وہ غمخوار ہمارا
 محبوب محمد کا ہی دلدار ہمارا
 منظور اسے کب ہو و لگا آزار ہمارا
 سرکارِ ہسکی ہی سروکار ہمارا
 روحہ اسی شاہ کا گھڑا ہمارا

مختار ہوا ملک کا سالار ہمارا	سولی کی عنایت پر نظر کیجئے یار فر
سینہ نہو کہوں محسن سدا ہمارا	مربوط ہی بھیاں ناد علی یاد علی
آنکھ جاو جو یہ پردہ ہزار ہمارا	پر دین ال وجاہ کے دلدار کو دیکھیں
یہ راہ نما احمد تخت ہمارا	لازم ہی کہ الفت رکھیں محبوب کے ایکے

رضوان کو جنت میں پہنچا دیو نیلے سرور
مسکین مداح پرستار ہمارا

جس نے غم سالار کو شکر بھجھا
وہ ان ہی جاوہر سے مغفور نہ سمجھا
ہر یہ گہرا شک کا بین شاہ کو بھجھا
سالار نے اس طفل کو کچھ دور نہ سمجھا
حلا د جو پانی نہ دیا شہ کو دم ذبح
افسوس زمانے کا بھی دستور نہ سمجھا
مجموع جو اکبر کو کیا تیر و سناں
تصویر محمد کی تھی منظور نہ سمجھا
اُس فرق سطر کو رکھا طشت میں
وہ آیتِ ظہیر کو مستہور نہ سمجھا
ہنستا ہی مسرت وہ ویلی جگہ میں
جو ماتم سالار کا مذکور نہ سمجھا
اُن پردہ سینوں کو جو زندان میں
عصمت کے انھیں پرد میں دستور نہ سمجھا
پانی نہ دیا شہ کے عورتوں کو جو نہواں
اس نعمتِ پامال کو موفور نہ سمجھا
سولی کا جسے دھیان ہی ہر آن مشغول
وہ جان کو ولد ارے پہنوز سمجھا

مَدَّاحِی سے سرور کو وہ مقبولِ خدا ہی

ہی کون جسکے کہ مغفور نہ سمجھا

۲

جس شاہ نے یہ روضہ ضوان بایا

یا رب تیری درگاہ کے مدعو ہیں عزیزا

تھا طولِ اہل کا سبب اس زلفِ سیا میں

صندوق میں سینے کے ہیں ہی پارہ قرآن

خطِ شاہ کا اور مہرِ دہن غور سے دیکھا

اسلام ارکان کو یوں نور کے فسوں

وارث ہی محمد کا برا صاحبِ اعجاز

اپنے تنِ گلہام سے اک کنجِ لحد کو

مسکین تو کر خانہٴ عقیقی کتیں آباد

دنیا کے عمارات کو نادان بایا

ہی جان میری شمعِ شبتانِ تولّا

جو صاحبِ ایمان ہیں تیرا سے ہدی

کرتا ہی یہی چہرہٴ سبیلِ سرِ دل کا

ارکانِ طبیعت سے ہی بنیانِ تولّا

ہی حُبِ علی اہلِ صفا جانِ تولّا

ہاں گلشنِ بے خار ہی شبتانِ تولّا

یہ شعد اور اک خدا اس لئے بخش
آرا سگی اسکی ہی آئینہ دل سے

ریحانِ سعد کا بڑا فیض ہی اس میں
جو شرع کا تارک ہی محب اسکو نہ کہنے

مولیٰ کا جو بندہ ہی خدا کا وہی بندہ

تا اس سے بنے سرو چرخانِ تو لا
دنیا میں بنا جب سے ہی ایوانِ تو لا

آباد ہوا جب سے گلستانِ تو لا

اسلام کے ارکان ہیں ارکانِ تو لا

کہا شانِ الہی سے ہی یہ شانِ تو لا

محکوم ہوں مولیٰ کا دل جانِ محسوس
دل اپنا ہوا تاجِ فرمانِ تو لا

غمِ شہید کا گلستاں میں سمایا

بچا طفلِ شریک اپنا ہوا صاحبِ اقبال

تفصیل سے مولا کی کجالات کا معنے

دور یا غمِ شاہ کا پانی بھی لہو ہی

وہ گوہرِ سلطان جو دوبا تھا لہو میں

افسوس کہ فرزندِ سلیمانِ مینہ

مولیٰ ہی میرا نالہ پر سوز کا شائق

چشمہ نہو کیوں آپ لقا کا یہ مری جا

جنگل سے جو نکلا گلِ ریاں میں سمایا

شوخی سے نکل شاہ کے داماں میں سمایا

قرآن ہوا اور خطِ ریاں میں سمایا

جو نامِ خدا پنجہ مرجاں میں سمایا

دریا سے جو نکلا تو بیا باں میں سمایا

غربت میں ہوا شہرِ خموشاں میں سمایا

یہ شیر مرے دل کے نیستاں میں سمایا

دل آب ہوا چاہِ زرخداں میں سمایا

کھینچے رہتی ہی سینوں کو محبت
وہ یار خموشی کا گہر جسکو ہی مطلوب
ہوگا خطِ تقدیر مرا خطِ شفاعی
یاد میں اثر کیا کہوں عاشق کے لہو کا
عشق اسکا مردل میں ہوا دایہ
دل فیض سے کس کے یہ بتاتا ہی شہ

دیکھا جو مجھے ویدہ حیراں میں سہایا
حیراں ہوں کہوں کر دلِ نالاں میں سہایا
خورشیدِ مرچاک گریباں میں سہایا
گلگونہ ہوا چہرہ خنداں میں سہایا
رشتے سے محبت کے رگِ جا میں سہایا
سینے سے نکل زلفِ پریشاں میں سہایا

کس عشق کا جذبہ ہی یہ حیراں ہوں مسکد
کے صحرایوں خارِ مغیلاں میں سہایا

جو باغِ نبی کے گلِ ریحان کو توڑا
دنیا دورِ روزہ کی پہ شہرت پہ چھوڑا
معنی کو اولی الامر کے ہرگز وہ نہ سمجھا
میں دنگِ تغافل میں ہوا اب پیرِ فلک کے
فرمانِ نبی شرم ہی ایمان کی ذالی
ظالم جو کیا خونِ حسین ابنِ علی کا
افسوس ہی جنگل میں پیا کوئی آب

افسوس محمد کی رکِ جان کو توڑا
کافر ہوا اسلام کے ارکان کو توڑا
جو سیدِ ابراہیم کے پیمان کو توڑا
کافر کو جو چھوڑا تو مسلمان کو توڑا
جو شرم کو چھوڑا تو وہ ایمان کو توڑا
شداد ہوا روضہ رضوان کو توڑا
کیسا ہی شقی خاطرِ ہسان کو توڑا

برسات تیرون کی سیستان اگا	کس شیر اس شاخ سیستان کو توڑا
سروار میرا گر پڑا اب خانہ زین سے	کا فربہ جو اس خانہ ایمان کو توڑا

مولا کی اطاعت میں ہی مسکین سعادت

نادان خداوند کے فرمان کو توڑا

جو عشق سے امام کے دیوانہ ہو گیا	وہ مقتدا سے مردم سرزادہ ہو گیا
دایم میری زبان پہ مولا کا نام	زلف سخن کا اپنے ہی شانہ ہو گیا
یس میر صفحہ دل پر نقش ہی	کو بجی کا باب عشق کی دندانہ ہو گیا
کہوں کرتا وین شر کے دن منہ امام کو	غفلت سے دل کا عکدہ میخانہ ہو گیا
پروا نہیں ہی جان کا جلتا آگ میں	کس شمع رو پہ دل میرا پروانہ ہو گیا
دردانہ میرا شک کا ہی صائب	تبیح ذکر شاہ کا ایک دانہ ہو گیا
ریحان مصطفیٰ جو مولا اس زمین پر	آباد کر بلا بھی ویرانہ ہو گیا
دریا غم کو ناپے دل بھر کے روئے	اس چشم تر کا جام بھی پیمانہ ہو گیا
کس چشم نیم مست کے غم کا یہ فضی	گریہ جو میرا گریہ مسلمانہ ہو گیا

مولا علی کا بندہ ہی بندہ علی کا ہی

مسکین کا کلام بھی زندانہ ہو گیا

کہا غم تجھے غم کا یاور ہی ترا مولا	ست سر کو جبکا غم سے سروری ترا مولا
خوشید قیامت کا اندیشہ نہ رکھ دل میں	ہاں سایہ رحمت افسری ترا مولا
حلقہ تو کیا دل کو مخلوق کے در کا حیف	شاہوں کے زمانے کے بہتری ترا مولا
پہچان سخن میرا بار یک یہ نہ کہتے ہی	بندہ ہی تو مولا کا چاکری ترا مولا
یہ گوہر نورانی کو بن میں لا ثانی	دریا عنایت کا گوہری ترا مولا
ست بھول حفاظت کو اسکی کہی غفلت	جوشی ترا مولا بکتری ترا مولا
مولا کی نوازش کے خمیے میں تو رہتا ہی	چادر ہی تیرا مولا بستی ترا مولا

مسکین محبت کے دریا کا شناورہ

ساقی ہی تیرا مولا کوثری ترا مولا

عابد کی یاد سے میں زلف سخن کو کھولا	زنجیر اک بتایا بیت الحزن کو کھولا
جنت کا شیریں پودل کی مراد پاو	پھل تیرا جو کھایا اصفردہن کو کھولا
شامی سے اسکے دل میں شام و سحر ہی کہنے	چاک جگر سے جسے صبح و طن کو کھولا
کیساں ہیں مرتبے میں آلِ عبا کی فردیں	جو ایک تن کو پایا وہ پنج تن کو کھولا
وحدت کے بوستان کا کثاف ہی محمدؐ	سیرین و ترن اور سرو و سن کو کھولا
زنجیر جو لگا لا عابد دست و پا سے	اولاد و مرتضیٰ سے اک صفہ سخن کو کھولا

کوفے کے ساکنوں کی برشتگی نہاں تھی	نقشِ قدم سے قاصدا کے چلن کو کھولا
پچیدگی خط میں ستور آفتیں تھیں	نامہ جوشہ نے کھولا باب الفتن کو کھولا

منظوم تھے جواہر سلکِ بیاں میں اسکے
مسکینِ حویری سادرج سخن کو کھولا

اپنا خاوندی احمد کے شنائل والا	دیکھو تو ہی کوئی پھر ایسے فضائل والا
شامیاں جا ادب ہی نہ جلاؤ قرآن	مُصحفِ فاطمہ کا بھیاں ہی حمائِل والا
بے دلیل اس سے کرو بات تو ہو جاؤ لیل	دیکھو آیا ہی یہ فرقان کے دلائل والا
یہ ہی وہ ذاتِ مقدس نہیں جس کا نظیر	ماہِ شرب تھا مگر اسکے خصائل والا
ماتے سجاو کو جب دے دیکھا ظالم	بولا پوچھو تو یہ ہی کون سا سائل والا
اہل درجات کے احوال کو کب درک کرے	وہ شقی جو ہی جہنم کے منازل والا
جائزہ ہی کہ قاصد کا طرح جاتا ہی	رہنما اپنا شریعت کے رسائل والا

دیکھ مسکین تو سجاد میں ہی ترخسین
ہی خلافت میں طرفتِ مسائل والا

چمنِ عشق ہوا دوستو مسکن شہ کا	گلخنِ کرب و بلا کیوں نہ ہو گلشن شہ کا
کیوں نہ بیہوش ہو گھوڑے گشتِ کلیم	دامنِ دشت ہوا وادیِ ایمن شہ کا

شہ کی تائید سے کہوں گے شہیدانہ
خون کے اسکے بیابان بخشاں ہوگا
دل میں خورشید قیامت کا مجھو کہا فکر
دشت میں آتش فتنہ ہی امام اپنا خلیل

ہی اُسی دولت بیدار میں مخزن شہ کا
معجزے سے ہول لعل کے معدن شہ کا
چتر مقصود ہی بھاسا یہ دامن شہ کا
گردش دہر بتا ہی فلاحن شہ کا

نور احمد کا ہی کینچن ہیں اس کے

کب جلے آتش نمرود کے دامن شہ کا

سرد راہل حناں اپنا عجب نام کیا
ایسے جنگل میں جہاں کھر کا یوں زور ہوا
خوں بہا اپنا کیا نامہ اعمال سپید
گل زر گس نہو کہوں اسکی محبت میں اسے
اسکو ہم اوج عبادت کا کہیں شمس و قمر
نام لیوا ہوا اس کے ہندو مسلم
خاص و عام اس کے نظر میں ہو یا رو
بو تراب آج نہوں خلد میں کہوں دلشاد

سردیا ہر خدا دشت میں آرام کیا
اپنی بستی کو بسا خانہ اسلام کیا
دنک ہیں اہل نظر یار و عجب کام کیا
اتکھ بادام کیا زلف کتیں دام کیا
رات کو صبح کیا صبح کتیں شام کیا
کہا خداوند ہی سب خلق کتیں رام کیا
لطف کو اپنے خداوند میرا عام کیا
بتر خاک کو زیب تن گلغام کیا

خاتمہ میر عمل کا ہوا مسکین محمود

شکر حق کہ میرا خیر سے انجام کیا

نشرِ شہرگ ہوئی جب آہِ خجری کی صدا	شہ سے تب تھی گوشِ زوانند اکبر کی صدا
کس ولی کے واقعے سے ہی قیا جلوہ گر	گنبدِ گردوں سے آتی ہی پیمبر کی صدا
فی الحقیقت وہ چھری اک عشق کی تر و کار	شہ پیر میں تھی جبریل کے پر کی صدا
تشنہ لبِ سرور کو بخشا مصطفیٰ جامِ آب	تھی لبِ ساغر سے پیدا آبِ کوثر کی صدا
ہی گلِ بہاری تارا اپنے شہک کا	مردمان سننے میں میرے دیدہ ترکی صدا
ہم سمجھتے ہیں کہ اس میں ہوا خون ہی	تیرا باراں میں یاسنی جاتی تھی جو پر کی صدا
نبد پانی جب ہوا اس شست میں اطفال پر	سننے تھے آلِ نبی ساقی کوثر کی صدا
میں بجانوں کس طرح کا گل سنگتہ ہو گیا	لے چلی سرور کون میں اکبر کی صدا
دیکھ ہم شکلِ پیمبر کو زمیں پر رودیا	عز سے دیکھا تو آتی تھی پیمبر کی صدا
خانہ زیں اب ہوا تابوت اس شہزاد کا	کبوں نہواں حرم میں شورِ شہر کی صدا

ہاں سنی جاتی ہی مسکدیں صاحبانِ ذوق کو

سحرِ غم کے جوش میں شبیر و شہر کی صدا

جب میر دل میں غم سیدِ بارِ منتھا	دینِ اسلام کچھ جھکو سرو کار منتھا
ہاے غفلت میں کتنی عمر عزیز اپنی تمام	الفِ ت آلِ نبی سے میں خبردار منتھا

قدح کہا کام کرے سر نہ عرفان کے خوش
 خواب غفلت سے اچانک جھوٹا میں بیدار
 تیرے عاشق کے قدم کے تلے جو سر نہ رکھا
 مجھے اس وز سے ہی اک گل خود رو کا چلا
 گنج مخفی کے تقاضے سے یہاں میں آیا
 میں ہوں وہ دریتیم اہل نظر مجھے ساکوی
 ساتھ اپنے جو یہاں گرد غریبی لایا

آنکھ پر میرے بجز پردہ پندار تھا
 دیکھتا کہا ہوں کہ مجھ سا کوئی مشا تھا
 دامنِ دشت میں ایسا تو کوئی خار تھا
 پاسے سیار تھا دامنِ گلزار تھا
 ورنہ یہہ نقد رواں کچھ مجھے درکار تھا
 بحر میں عشق کے اک گوہر شہوار تھا
 راز سے میرے ہر اک شخص خبر دار تھا

کل جو بازار محبت میں ہوا اسکا گذر
 دیکھا مسکے کے سوا کوئی خریدار تھا

ہی صورت شبیر میں قرآن ہمارا
 مشہد شہ ابرار کا ای اہل حقیقت
 ہم روضہ شہدا کی کریں سیر شورو
 کس شاہ کے چہرے سے ہی اس دل کا تعلق
 خاک قدم پاک میری آنکھ کا سہ
 ریحان محمد کے اگر نور سے بھر جا

معنا تو لا میں ہی ایمان ہمارا
 گلزار ہمارا ہی گلستان ہمارا
 واقع میں ہی یہہ روضہ رضوان ہمارا
 آئینہ ہوا دیدہ حیران ہمارا
 دل کیوں نہوا اس شاہ پہ قربان ہمارا
 ہو دیگا چمن یہہ دل ویران ہمارا

عشرہ ہی محرم کا بھی رمضان ہمارا	اے شہر کے آخری شب قدر شہادت
موجود ہی جہاں سایہ دامان ہمارا	مختبر میں عزا داروں کو فرما دینگے سرور
امت پہ محمد کی ہی احسان ہمارا	احسان ہوا کرتا ہی احسان کا بدلہ
دولت کے لئے توڑے ہیں پیمان ہمارا	بیعت سے میرے چہرے کو فتنے کے مسلمان
مولا ہی نصیبت میں گنہگار ہمارا	نامال کا پروا مجھے نا جان کا خطرہ
سرکار سے یا شاہ ہوا مان ہمارا	منزل ہی بہت دور نہیں زاد سفر پاس

خازن سے کہیں شاہ کہہ داسکا و طغیہ
مسکین پریشان ہی دربار ہمارا

اس سر پر شور کو اس در پہ کرتے ہیں فدا	جان و دل ہم صدق سے سرو پہ کرتے ہیں فدا
نقد ایمان اپنا ہم منبر پر کرتے ہیں فدا	کنج ہو دیکھا مضاعف جہاں میرا قصد کا
جان اپنی مصطفیٰ سرو پہ کرتے ہیں فدا	قصہ منبر سے یوں ہوتا ہی یار و جلوہ گر
عاشقاں آنکھ اپنی اس محضر پر کرتے ہیں فدا	صفحہ دل کو کیا میں محضر خونِ امام
دین کو اپنے ہم اس چادر پہ کرتے ہیں فدا	آیتِ تطہیر سے آلِ عباس مقتدا
جان و مال اپنا ہم اس فخر پر کرتے ہیں فدا	تاجِ درویشی جو تھا سر پر شاہِ ابرار کے
آبرو اپنی وہ کب اصغر پر کرتے ہیں فدا	نامسلماناں جو اکبر کو کئے رن میں شہید

مراد از ان حکایت کہ در حین سبکدوشی
و آنحضرت علیہ السلام فرمودند
قطع سخن از حدیث را برادر من است
مگر خطبہ میخواندند

یوں خر عیسیٰ کے سُم کی بات سے ہم پر کھلا	عیسوی جاں اپنی پیغمبر پر کرتے ہیں فدا
جب ہدایت کا دیساں کی شمع راہ ہو	اجنبی بھی اپنا دل سرور پر کرتے ہیں فدا
سُجڑہ خون دلی کا دیکھ اپنا سر ہو	سرخ قرخ فال کے اک پر پر کرتے ہیں فدا

مرتبہ آنسو کا اپنے دیکھ مسکین غور سے

مردماں جاں اپنی اس گوہر پر کرتے ہیں فدا

میں شہک سے اس گوشہ دامن کو پایا	بلبل جو کیا دل کو گلستان کو پایا
دریا غم شاہ سے مطلق ہوا حاصل	لہاں نام خدا پنجہ مرجان کو پایا
ہی گیر و اب تیرا خاک شعلے سے	درویش ہوا درگاہ سلطان کو پایا
کب رزق کا ہوشگر زبان میری تھر	دنداں کو جو پایا تو لب نان کو پایا
حیران ہی اب تھل مسکین کی ثنا میں	جب بے سرو ساماں ہوا سامان کو پایا
نوسیدی مقصود میں امید نہاں تھی	اس عجز میں میں قدرت سبحان کو پایا
بہنچکے نظر و امیری جان سخن کو	جاناں کو میں پہچانا جو اس جان کو پایا
دل میں میر کچھ آرزو باقی نہی	درگاہ کا واصل ہوا ارمان کو پایا

المنہ قد کہ مسکین بصد سے

مولا کے ملا دولت عرفان کو پایا

میری آنکھوں سے شک حوں روا ہوتا تو کیا ہوتا

ہوا تھا مبتلا وشت بلا میں سید ابرار

جو سید تیرا کے لگا سینے میں اکبر کے

رفیقوں میں میرے نہ نہیں کوئی اکبر کا

وہ چہرہ ہے پتھار پر وہ فقط نور الہی کا

لب شیر لیتا ہی جو بوشہ کی گردن کا

وہ سکر خاک کا جس تین بے سر ہوا غلط

عزیز و دانہ زنجیر عابد سے بدروش

چمن میں عشرت اعدا کے بھی قہر الہی سے

وہ محبوب الہی جسکی صورت قرآن ہی

موسے خویش و برادر کوئی نہیں تھا سرور

یہ پروہ دل کا ابرخوش ہوتا تو کیا ہوتا

دینے میں جو ایسا امتحان ہوتا تو کیا ہوتا

ندامت وہ خم مثل کہاں ہوتا تو کیا ہوتا

نبی کی شکل کا اور اک جو ان ہوتا تو کیا ہوتا

لگا ہوشم کا دوسے نہاں ہوتا تو کیا ہوتا

شامیں شاہ و دیں تر زبان ہوتا تو کیا ہوتا

غبارِ درد و غم سے آسمان ہوتا تو کیا ہوتا

ہماں اک نخل نام عم بھی عیان ہوتا تو کیا ہوتا

ارم کے باغ سا بادِ خزاں ہوتا تو کیا ہوتا

گنہگاروں کے دل کا حزرِ جان ہوتا تو کیا ہوتا

کوئی غمخوارشہ کا مہر پاں ہوتا تو کیا ہوتا

زبان قاصدِ مسکین اب شامیں کی سو سجا

دہن کو یا میرا با صد زبان ہوتا تو کیا ہوتا

خون سے شاہ کے جب دشتِ بلا لال ہوا

عشق سے اس لبِ مسکوں کی اس کا ط

گلشنِ فیض کا وہ سرگل اقبال ہوا

دورِ پیمانہ یہاں گردشیں احوال ہوا

اسکے چہرے کا ہی گلگونہ میرا خون جگر	جو سویدا تھا میرے دل کا وہاں خال ہوا
شبنم زلف میں حیا سا لکڑہ جاناں کی	زلف اور ابرو کے تقداد و سرو سال ہوا
سایہ لطف سے ہی اسکے میرا طول امل	تا اس زلف کا یہاں رشتہ آماں ہوا
میں نے خلوت میں کیا جب بے خبر کا خیال	کٹ گئی میری زباں اور دہن لال ہوا
جب مدینے میں شہادت کی خبر لائی رسول	حشر قائم ہوا عالم کا عجب حال ہوا

سر پہ پیر فلک ہو گئی اسکی کف خاک

جب مسکدین تیری راہ میں پامال ہوا

شہ ابرار کا سر قبلہ نما ہو گیا	لعل لب آئینہ ذکر خدا ہو گیا
حق شناس ایسا کہ تھے جس پر خدا دل رسول	کہوں نہ وہ اُمت احمدیہ خدا ہو گیا
وہ خداوند جو ہیشت بلا میں قیدی	حشر میں خلق کا سب عقدہ گشا ہو گیا
اس عنایت کا جو سرور ہوئی عالم پر	سجدہ شکر بھلا کس سے ادا ہو گیا
غرقِ عادات میں ممتاز ہی کجاں رسول	اس سے گلزار جہاں وشت بلا ہو گیا
عقدہ شہادت کو وہ کھولے بے شک	سرجوشہ کے تن گلگون سے جدا ہو گیا
جانشینِ احمد تختِ کار کا برو زمین	مر تضحیٰ ہو گیا اور شیر خدا ہو گیا

جس کو اللہ نے فیروز کیا ہی مسکدین

اُس کا دل بہرہ و حب و ولہ ہو گیا

سرور کے علم میں میں یاد شد کو پایا	تابع جو ہوا اس کا میرے شاہ کو پایا
توحید میری شرک و بت سے بری	سرخاک شفا پر جو رکھا راہ کو پایا
ہی حسنِ ارادت میں مرا قبضہ مقصود	کعبے میں میرے پیر کی درگاہ کو پایا
حرمتِ شہِ ابرار کی ہی ماہِ محرم	ابرو میں مر شاہ کے میں ماہ کو پایا
صورتِ شہِ ابرار کی روشِ سگر دل ہی	تائیر میں خوش سید اس ماہ کو پایا
ہندوہ بوہن میں میرے شاہ کے رام	اسن لو العجی میں میں بڑی جاہ کو پایا
دیکھو تو کرشمے کا ہی بھیاں کچھ بھی	ابنِ راہ میں میں سیکڑوں گمراہ کو پایا

ہی آبِ بقا عشق میں سالار کے مسکیر

حشرِ پند عمر ابد اس چاہ کو پایا

دل میں میرے جو غم حیدر و اولاد آیا	جو ترانہ تھا سرت کا وہ ناشاد آیا
موج میں بحرِ الم کی تھی صدا زنجیر	جب مدینے کی طرف حضرت سجاد آیا
نام لے احمد مختار کا کرتا ہوا تھاں	کہا کروں اکبرِ مظلوم مجھے یا د آیا
جامِ آبِ اصغر معصوم کے کھتا ہی	کون ظالم ہی جو یوں برسرِ پدا آیا
دیکھو ہم شکلِ پیر کو کہے اہلِ عناد	دیکھو ہی کون دلاور بہہ پری زوا آیا

دیکھئے اس کے صحیفے کو بصدق و صفا عابدِ راہِ نما صاحب اوراد آیا

میں مسکین قیامت میں وہ غم سے آزاد
مجلس شاہ میں جو شوق سے دلشاد آیا

عکدہ شہید اکا جو سکن ہو گا شعلہ آہ پہ آنسو میرا روغن ہو گا

مجلس شاہ میں جاتا ہوں بیابان میں گریہ و باد اپنے لئے یار و فلاخن ہو گا

سر میر شاہ کا ہی مظہر اعجاز عجیب قبل آرزو و شینج و برہمن ہو گا

طفل اشک اپنا جو کرتا ہی مجھے خوف نہیں مامن اسکا بیقیں شاہ کا مامن ہو گا

گلستان میں نظر آتا ہی جو سنبھل پارو فی الحقیقت وہ کوئی طرہ پر فن ہو گا

شہ ابرار کی الفت سے بھر اہل دل کو دل ویران میرا گنج کا مخزن ہو گا

ما تحہ و صوحان سے ہو جاؤں عبادا راہ میں شاہ کی جب اپنا نشیمن ہو گا

صفتِ لعل شاہ ہی اس میں مسکین

اپنا دیوان بدخشان سا روشن ہو گا

ہی نورِ نظر سید ابرار بنی کا محبوب بنی کا وہی دلدار بنی کا

ریحان تیرا نام ہی یا سید شہد آباد تیری ذات سے گلزار بنی کا

کاندھے پہ اگر تجھ کو تھکاؤ تو عجب کیا سینہ ہی تیرا مخزن اسرار بنی کا

اسلام کی دیوار کو پستی ہوئی تھی	سر کو تیرے ہم سمجھے ہیں معمار نبی کا
تقلین کو چھوڑا ہوں میں دیکھو انھیں لوگو	افراد سے امت کے تھا اظہار نبی کا
دریا ولایت میں خدا اسکو بنایا	ہی ابن علی گوہر شہوار نبی کا
تائید شفاعت کی جو ہی ابن علی	گرم اسکے لہو سے ہوا بازار نبی کا
صورت ہی تیری آئینہ نور الہی	رخسار تیرا مطلع انوار نبی کا

کہوں پارہوش میں مسکین کا بڑا
ہی سید مظلوم مددگار نبی کا

دردِ اہلِ دل کو جو معمور کر دیا	ستانِ عشق سا مجھے مخمور کر دیا
لے لے پاؤ اُس سے کدھی پیراؤ	دامن سے تیرے جس نے مجھے دور کر دیا
اس غم کی شاخ جاوگی ہفت آسمان پر	مٹولی و مصطفیٰ کو بھی رنجور کر دیا
کس ماہ و لغوز کا جلوہ تھارات کو	کا شاد مجھ فقیر کا پر نور کر دیا
سرور نے ایک سجدہ قانع تھابا	اس گنج لا زوال کو موفور کر دیا
شامی کو امتیاز نہیں نار و نور میں	کبا حُت جاہ دیکھئے مغرور کر دیا
جب تک ہی زندگی مجھے قصہ ہی	اُس قبلہ مراد سے مہجور کر دیا

مسکین واکرین میں داخل ہوا ہی اب

دل میں جو اسکے بات تھی مذکور کر دیا

<p>سرمایہ نجات ہی ماتم حسین کا زندہ ہوں اسکے فیض بندوں کے جسم کہوں کر نہ ہو و علم لدنی سے بہرہ نیرے پسر چہرہ شہادت شقیہ روویگا اس قدر کہ لہو چشم سج ہے ہی مصدر کمال نبی جس طرح بیچ نورِ نظر نبی کا ہی محبوب کبریا</p>	<p>ہی باعث نشا ابد غم حسین کا ہو گا دم سسج یہاں دم حسین کا ستارہ پاک ذات ہی ہمد حسین کا بھکا ملک پیر اعظم حسین کا یاد آوے جسکو دین پر غم حسین کا مظہر ہوا ہی ماہِ محترم حسین کا یادِ خدا سے کم نہیں کچھ غم حسین کا</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مسکین اس عزامیں بخشايش گناہ
 لوح و سلم بھی کرتے ہیں ماتم حسین کا

<p>تھا غم میں مصطفیٰ کے جو رونا بتول کا ہوتا ہی رنگِ آل سے ثابت کہ فرضی زنجیر جو طلا کی تھی حقرا کو بخش دین نعمت خدا کے فضل کی اس پر تمام رافقا کو سمجھ تھی وہ پکھنے کا کھین</p>	<p>فرشِ زمیں ہوا تھا بچھونا بتول کا گلشن میں کائنات کے ہونا بتول کا فضیلت بھی ذلیل تھا سونا بتول کا شیریں حسن حسین سلوانا بتول کا دنیا کے بے ثبات کھلوانا بتول کا</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دامان پر گہرے حقیقت میں کم نہ تھا

آنسو سے آستین بھگوننا بتول کا

سولا کے پاس سلک جو اہر ہو شبیہ

تارِ نظر میں اشک پر ونا بتول کا

حُبِ نبی کے تخم سے نکلی عمل کی شاخ

مسکینِ نہال فیضِ نبوی بونا بتول کا

روضہ شاہ کا کدا ہو جا

بنو ائی سے بانوا ہو جا

سرفدا کر تو راہِ مولیٰ میں

تابعِ سبطِ مصطفیٰ ہو جا

تو محبتِ علی سے پیدا کر

طالبِ صادقِ خدا ہو جا

سیکھ شہنم سے گریہ زاری

بدلی گلشنِ عسرا ہو جا

چھوڑ دے تو طریقِ کبریا

خاکِ درگاہِ کبریا ہو جا

خاکساری میں سرفرازی

نبدہ حاصرِ مرتضیٰ ہو جا

ہو فنا راہِ عشقِ مولیٰ میں

گہرِ معدنِ لبتا ہو جا

فدوی بو تراب ہو مسکین

پوریا چھوڑے ریا ہو جا

محبوبِ حق ہی شاہِ شہیدانِ کربلا

رشتکِ چمن ہی اس سے بیابانِ کربلا

جنتِ بتول کے لئے زندانِ کہوں نہو

آلِ نبی میں مائے سیرانِ کربلا

نیزے کو تم خیال کرو اُس کا پائے تخت	جاتا ہی آسماں پہ سلیمان کر بلا
گردش سے ہیں ملک کی محتاج آویاں	واقع میں ہیں امیر فقیران کر بلا
۲۰ اسی شامیاں لحاظ کرو انکی جاہ کو	شرب سے آئے ہیں غریبان کر بلا
۲۱ رشک آسماں کو کہوں نہو خاک پاک کا	روضہ ہوا امام کا بستان کر بلا
۲۲ پانی نہ دیا اُسکو نشانی ہے کفر کی	ولید مصطفیٰ کا ہی مہمان کر بلا
۲۳ صیدِ حرم شہید ہوا جب سے اُس حکم	حرین سے شہری میدان کر بلا

مسکینوں کی جوش کے عزادار روویکے

طوفانِ نوح ہو گیا طوفان کر بلا

ولید مرتضیٰ ہی سلطان کر بلا کا	۱ صاحبِ ولایت مہمان کر بلا کا
جبریل کی زباں سے ظاہر ہوا نبی کو	۲ میدانِ شر ہو گا میدان کر بلا کا
آلِ نبی کے تن پر برسے گی تیراں	۳ خونِ رواں ہو گا بستان کر بلا کا
آنسو سے عاشقوں کے دامن اسکا تر ہے	۴ انسانِ عین ہو گا انسان کر بلا کا
۵ علمائے قول سے ہی ثابت سفینہ نوح	۶ کچھ جانتا ہی یارو طوفان کر بلا کا
۷ ریحانِ مصطفیٰ کے اعجاز کو نظر کر	۸ ہوتا ہی باغِ رضوان زندان کر بلا کا
۹ ہر قدم عزیز و درکار ہی نہیں بوس	۱۰ اسٹکِ نبی سے تر ہی دامن کر بلا کا

مسکین ہیں جہاں جو صابر بصیرت
خاک شفا سے پاویں اس کا کر بلا کا

جس کا گہوارہ جبریل ملایا تھا

یوب اگر دیکھے یعقوب سار و دیو

اس غربت و کربت کا احوال بھی نادر

سجد میں کٹا سر کو اب بوجھ فارغ

خوشید قیامت سے خوف تھا وہ ظالم

دیوار شریعت کی رفعت تھی اسی سے

واقع میں محمد الطاف کا سایہ ہی

گل باغ شفاعت کا اس کا سر انور ہی

آغوشِ زمیں میں آہ تن اس کا سایا تھا

سرور کی سمائی میں محشر کا سایا تھا

تھے آشنا بیگانے اور دلیرانہ

جو بار امانت کو گردن پہا تھا یا تھا

جو فرقِ مطہر کو نیزے پہ چھایا تھا

مشی پُتن پر خوں اسلام کا پایا تھا

اس سر پہ بیاباں میں جا بکاسایا تھا

دریا شہادت میں جو خون بہایا تھا

مانندِ درِ غلطاں ہی خاکِ وہ غلطاں

مسکین جسے احمد کا ندھے پہ بچھایا تھا

جس شاہ نے سلام کے ارکان بنایا

آنست تیری درکار ہی اولاد علی

ریحانِ محمد کے لئے خالق عالم

وہ اپنے محبوبوں کو مسلمان بنایا

اس واسطے مولا تجھے ان بنایا

خود دوس برس میں رخصتِ جوان بنایا

یانی کا بتا جا کیا سطح زمیں کو	قدرت سے وہی چہ مرجان بنایا
کہا پرورش طفل یتیم اسکو ہی منظور	آنسو کے لئے گوشہ و امان بنایا
تو لینگے تیرے اشک کے گوہر بھی یقیناً	محشر میں جو حق پلہ منیران بنایا
غم سید ابرار کا کہا فیض ساقی	قطرے کو میرا شک کے طوفان بنایا

کہا مرتبہ پس نہیں کو نین میں مسکلیں
 مولا تجھے شہ کا ثنا خوان بنایا

سرور عالم سے ہی اس درد و ماتم کی بنا	بہتنی ہوگی اُسی پر حضرت آدم کی بنا
حق تعالیٰ جب بین و آسمان چاکیا	چار عنصر کی طبیعت میں رکھا غم کی بنا
بولتا ہی یوں زبان حال لختِ حکر	ریزہ الماس سے دنیا میں سہم کی بنا
زخمِ دل لب کھول کر کہتا ہی اہل درد	سنگِ لگوگوں سے عالم میں مرہم کی بنا
سمجھنے لگے میرے سخن کو جو ہیں جہِ قدم	یادِ مولا ہوئی ہی بہتنی دم کی بنا
زخمی تیغِ ستم جب ہوا صیدِ مر	آہوؤں کی طبع میں پیدا ہوئی رم کی بنا

ہو وگی زاری تیری صبح سعادت کا سبب

چشمِ رحمت سے مسکد شہم کی بنا

شب جو میں اُس خواب کو لکھیا
 چشمِ آفتاب کو دیکھیا

زلف تھی غنیریں میری شہ کی	چین میں مشک ناب کو دیکھا
خالی میں اسن یا ضل گردن کے	نقطۂ انتخاب کو دیکھا
اسکی ابرو ہی مطلع انوار	سنگافون کتاب کو دیکھا
جب سے دل میں خیالی مسکا	کتب میں آرام خواب کو دیکھا
طنی کیا بار نامہ حاتم	شہ کے جسے خطاب کو دیکھا
شام کے ملک میں اندھیرا	کون راہ صواب کو دیکھا
شیر حق اس کا ہر کاب ہوا	شہ کے اضطراب کو دیکھا

خون سرد نظر کیا مسکدیں

میں لہو میں گلاب کو دیکھا

خستہ جگر شافع محشر ہو گا	یہ جوی تشنہ دہن ساقی کو ترگا
گر بلا میں جو پریشان تھا بے یار و دیا	صف محشر میں گنہگاروں کا یاد ہو گا
کہا عجب دشت بلاشت و ختن ہو جاوے	جنگل اس زلف مغیر سے معطر ہو گا
دور سے آتی تھی آواز خریں سرور کو	سکے یوں کہنے لگے اپنا یہ اکبر ہو گا
ایسے اعجاز کا ہی کون جوان صحرا میں	شہ کا فرزند یہ ہمشکل پیسیر ہو گا
یہ جو کرتا ہی فغان پیاس کا مارا معصوم	جان لب تشنہ دہن ہی علی صغیر ہو گا

شہ کے مقتول میں کھڑے رہے سالار امام	کہوں نہ اب میرے فلک و کیمیا اُٹھیں نہ ہوگا
کو تہی مت کروای اہل غراروں میں	قطرہ اس اشک کا میزان میں گہر ہوگا

عمل خیر کا بانی جو ہوا ہی سکین
رحمت حق کا یہ دیوان بھی مظہر ہوگا

سبط نبی سرور ہمارا	ہو دیگا فردا یاد اور ہمارا
تر دامنی کا پرواہ نہیں	جب سے ہی یہ تیر ہمارا
کے سے مولا بند ہو جاویں اُسدِم	جب خاک کے ستر ہمارا
محتاج شمع غریبے شک	یہ گھر ہمارا وہ گھر ہمارا
یاد علی ناد علی	حصن حصن اور کتر ہمارا
کے مولا بندے بند علی ہیں	یا اور ہمارا دا اور ہمارا
شہ نے کہا یوں نوسے رو	مارا گیا ہی اکبر ہمارا
اس خم دل کا ہوا وہ ہم	زندہ جو رہتا صغر ہمارا

کہا خوف ہم کو شکر کا مسکین
مشکل شہید ہمارا

فصل الباء

بحرِ نی دریا غم میں دینا سیکلِ حباب

بند ہی افسوسِ بانی سیدِ ابرار پر

تشنگی سے ساقی کو شرکی ہی لیتا تباہ

خاکِ سرِ کبوں نہواں درِ جوی فرات

ابنِ حیدر دینِ اک جامِ محتاج تھے

گنا پانی کا تھا وصالِ پیر کو کے گراں

ضعف کے مار جو ذوبا صغرو اکبر کا جی

کبوں نہو گر و یتیمی انکے رخ سے جلوہ گر

خیمہ آلِ نبیؐ میں تھا آسماں

حضرتِ روح الامین جا رہے درگاہ کے

سورہ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ الْاَمْنِ شَانِ

دولتِ دنیا فانی کی حقیقت کچھ نہیں

کبوں نہ کہئے آپ کو ملکِ یقیں کا بادشاہ

وردِ تحاشہ کی زباں پر دھماکتا جیسا بالو

مصطفیٰ کی کامیابی کا بیاں کہا میں کبوں

موجیں اس دریا میں اپنے جگر کا بیج و تاب

کبوں نہ یہ عنصر ہو مارِ شرم اب غرقِ آب

کبوں نہ ہو و ظالموں کی قہرِ یارِ خراب

چشمہ کو تر بھی رکھنا ہی فلکِ اضطراب

پیسے مذی کا پانی جانور سا رد و اب

بات یہی تھی جس کا دھماکا تھا ہر جواب

دو بتے ہیں مشرق و مغرب ماہِ آفتاب

تھے وہ دریا اہلِ عجب کو ہر خوشاب

آہ کا شعلہ تھا بہرِ اشتیاقِ شہاب

آیتِ تطہیر کی چادر مہوی تھی دھماکتا

سبطِ احمد ملکِ عقبی پر نہیں کبوں فتحِ باب

اس لئے طالب ہو عقبی کے ابنِ بو تراب

نقدِ جاں کر نذرِ مولیٰ ہو گئے صائب

تھا خدا خوشنود اس سے اور محمد کا میاں

ہی شہادت سے شفاعت کا عزیز و قریب

پنج تن سے مخلصی ہو ویکلی سارے خلق کی جلوہ گر فرزوس کے ہر فوس کے پنج باب

صدقہ دل سے پڑھ یہاں مسکینوں کو دریا و سلام
حل مشکل ہو ویکلی اپنی طفتیں بو تراب

آتش کا کس کے غم کی بنا مجر آفتاب
مغرب میں کے واسطے انکے الٹ گیا
چشمے کا اسکے نور ہی نور جہاں سے
ہی پختن کے فیض سے یار و بلا کلام
دل میں ہی اسکے دشمن سب طنبی بر
آتا ہی یاد اسکو مگر جو راہل شام
شام غم اسکے حق میں ہر شام بالیقین
اکسیر اسکے ہاتھ میں خاک شفا کی ہی
رکھتا ہی شہک گرم میں جو اگر آفتاب
شیر خدا کا دل کے بنا چا کر آفتاب
کوزہ بنیکا جا لب کو تر آفتاب
چارم ملک کا رکھتا ہی جو منظر آفتاب
لکھتا ہی نت جو با سپر و خیر آفتاب
جو کھا رہا ہی خون جگر اکثر آفتاب
دریا غم کو اپنا کیا طر اور آفتاب
ہی کہا عجیب بنا و جو جسم و زرب آفتاب

مسکینوں کے قافیہ لکھ اور اک غزل
ماگو ہر سخن کو کرے فر آفتاب

پھر تہی لکے ہاتھ میں شیر آفتاب
زیبا لقب ہی اسکے لئے شاہ نیمروز
گویا بنا ہی چا کر شیر آفتاب
کرتا ہی ملک شام کی تسخیر آفتاب

نشاہی اسکے دل میں غمِ آلِ مصطفیٰ

بنتے ہیں اس کے لعل و گہر اور سیم و زر

چشمے سے اسکے سبزی نخلِ امیدِ خلق

خطِ شعاع اسکا ہی پیکار سے تیز تر

فنِ مہوشی میں عدیم المثال ہی

ہی صبح و شام خونِ جگر اس کا جلوہ گر

طاقت نہیں نظر میں جو اسے لگی ہے

ہی استفید کو لے ماہِ منیر کا

حینِ گشت میں یہ جو دیکھتا آفتاب

پایا ہی کس گم سے یہ تاثیرِ آفتاب

کرتا ہی باغ و بہر کی تعمیرِ آفتاب

پر تاب کہا عجب جو کرتے تیرِ آفتاب

تبدار رہا ہی کنج کی توفیرِ آفتاب

کرتا ہی کس کے غم کی یہ شہرِ آفتاب

ہی کس ولی کے چہر کی تصویرِ آفتاب

جو یوں بنا ہی مرکزِ تنویرِ آفتاب

مسکینِ علم کا شاہ کے یہ ہر کا ہی

کرتا ہی ماںِ امام کی توقیرِ آفتاب

جو دیکھتے ہیں سینہ بریانِ آفتاب

چشمِ ترا و سوزِ جگر ہی شانِ عشق

جو عاشقِ امام ہیں رو میں و دھرم

جب سے جہاں میں واقعہ کر لیا ہوا

یہ واقعہ قیامتِ کبریٰ کی ہی دلیل

چشمے سے پاویں دیدہ گریانِ آفتاب

بزمِ عزائم دیکھتے سامانِ آفتاب

سوزِ جگر کا انکے بنا جانِ آفتاب

ہم دیکھتے ہیں حالِ پریشانِ آفتاب

نشاہی اس کلامِ پیرِ برنِ آفتاب

<p>اس گنبد شریف کا مطلب طواف ہی آفتاب اوج شرف امام دیں گھیر ہی شش جہت اُسے نور کبریا ریحان مصطفیٰ کے ہی پہرے کا اثر کس گلبدن کے حسن پر نوری چمن محتاج تھے امام جہاں آب و نان کے بے قید چشم چرخ پہ تھا آفتاب کا</p>	<p>ہی سہت کے ساتھ ایوان آفتاب روضہ ہی اس کا روضہ رضوان آفتاب ایسا مکان کہوں نہو نمایان آفتاب یار و شفیق بنا ہی گلستان آفتاب بلبل بنا ہی آج غزل خوان آفتاب اس سوز غم کے کہوں نہ جان آفتاب سفرے پہ آسمان کے تھی نان آفتاب</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مسکین اس میں شہید کی ہوتا

دیوان اپنا کہوں نہو دیوان آفتاب

<p>رکھتا ہوں اب سید ابراہیم مطلب غنچے میں کسی گل کے مرادل جو نہاں ہی وصال شہد قدرت سے مگر آب بقا ہی تلوار میں آئینہ سکندر کا ہی موجود عاشق دشمن شیر میں دیکھا دم عیسیٰ نور شہد تسبیح کہوں دل کو اٹھایا</p>	<p>فرواہی مرا احمد مستار مطلب شاپری کسی گوشہ دستار مطلب ہی شاہ کو جو تیغ ستمگار مطلب کہوں کر نہو بھلاں جلوہ دلدار مطلب اس آب میں ہی شربت دیدار مطلب رہتا ہی رہمن کو بھی زمار مطلب</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

خوشید قیامت کی نہو گرمی بازار
ہوں بخراب نامہ اعمال سے اپنے
ہی صدق و عدالت میں حیا اور سجا
بیاب ہوں طاقت نہیں مرشد کی نظر کی
دایم میں خموشی کی ہوں تقریر کا شیدا
دیوانہ مر شاہ کا عریاں نرمینکا
نیں گلشن دیدار مہجور ہوا ہوں

ہی سایہ رحمت کو کنہگار مطلب
ہی زلف سیم کے مجھے طومار مطلب
ہی پختن پاک کو ان چار مطلب
ہی دل میں مر سایہ دیوار مطلب
حیرت کو نہیں ہی لب اظہار مطلب
مجنوں کو بھی ہی دامن کھسار مطلب
اب دل میں ہی خار دیوار مطلب

سود کا محبت کے عجب طور مسکین

بازار کو رہتا ہی خریدار مطلب

فصل التوفانیۃ

سلامی طرح ہو بیاں شبیر کی قدرت
بر جبریل نقاش کا جو موقلم ہو و
میں اک آئینہ حسن الہی کی ثنائیں ہوں
تھے عابد قید غم میں شہید اکے زندانی
وہ قتل سبط احمد نامہ مسلمانوں کو پایا

نہیں ہی اس جگہ انسان کو تقریر کی قدرت
تو شاید اس کو ہوا زلف کی تصویر کی
نیت حیران مجھ کو نہیں تحریر کی قدرت
کہاں تھی طوق کی طاقت کہاں بھری کی
تاشف ہی ہوئی اتنی تھی اک کی قدرت

علی کی سیف جس کے ماتھے میں ہو وہ شہنشاہی	نہو کہوں ملک دنیا کی اُسے تسخیر کی قدرت
ظہور اس کا ہی انسان سے نمود اس کا ہی حاکم	کہاں تدبیر کی طاقت کہاں تقدیر کی قدرت
شریعت کا جو مالک کمان کبھی نہیں	نہیں تہدیک کا یا را نہیں تغیر کی قدرت

کیا تقدرواں قرباں اپنے قبلہ کا ہی پر
میں مسکے کہا کہوں اب اکبر و لکیر قدرت

ہیں ابن علی سر و گلستانِ شہادت	خوں انکا ہوا لعلِ بدینِ شہادت
راضی برضا کہوں زہین سیدِ ار	ہوتا ہی خداوند سے سامانِ شہادت
وہ رفیعِ بدین آپکا تکبیر کی خاطر	آتا ہی نظریۂ مرجانِ شہادت
اس جنس کا واقع میں خریدارِ خدا ہی	ہی تقدرواں رایج دوکانِ شہادت
شہیر کی گردن ہوئی اسکی بندی	کہوں کر نہ وقامت کا الف جانِ شہادت
درکار ہی سرور کو یہاں اب تسلیم	اُترا ہی خداوند سے فرمانِ شہادت
سنبیل سے ہو جلوہ نما سو مبارک	تھا وہ سرِ انور گلستانِ شہادت
سرورِ میر سر دیوینگے پر کچھوچھوڑیں	انگشتِ شہادت میں ہی دامنِ شہادت
تصویرِ شہادت کی سیر دل پہ لکھی ہی	پر خون ہی ہاں چہرہ خندانِ شہادت
اس جام بھر میں نہیں شک سرور ہی	ہی عمر کے پیمانے پیمانِ شہادت

یہ عمر ابد کے لئے ہاں آبِ بقا ہی
غرقابِ شہادت میں ہی برہانِ شہادت

مشتاق بھی اس سیرِ کاشتاقِ رَمیکا
مسکین کا دیوانِ ہیبتانِ شہادت

صورتِ ہی تیری ^{مطلع} انوارِ امانت
دریائے ولایت سے ترانہ شود نما ہی
سینہ نہو کیوں محسنِ ابرارِ امانت
کہتے ہیں تجھے گوہرِ شہوارِ امانت
اس مسرتِ سیرِ کارِ فیہ بات بھی مخفی
ہی سر سے تیرے پشتی دیوارِ امانت
جوں گلشنِ جنت یہ ہی محفوظ خراں
پھولا ہی ترخون سے گلزارِ امانت
محکوم رہیں اسکے کہو اہلِ دل کو
مختار ہی کو تین میں سرکارِ امانت
شیرِ دل بھلاں کوی پر خاشاکِ یارا
ہی خیرِ گزارِ مددگارِ امانت
دماغِ دل عشاق ہی اسکی سیاہی
زیبا ہی میر شاہ کو دستارِ امانت
سرِ شہید اکا ہوا قبلہ حاجات
محتاج تھا غارِ کا جو رخسارِ امانت

مسکین جو اس دشت میں روضہ بنا ہی
تعمیرِ امانت میں ہی معمارِ امانت

فصل النفا والموت

مُصطفیٰ ہیں خاکِ برِ لغیاث
ہاتھ میں ہی جامِ کوثرِ لغیاث

درو کے سرور کے سارے شوق	روئے نہیں صحرا میں کبیر الغیاث
رہے ابن علی تنہا فقط	کوئی نہیں خوش و برادر الغیاث
اُس قدر غنا کی ہمراہی میں	سایاں روح پیر الغیاث
لیکے اپنے ساتھ تیغ و الفقار	پشت پر ہیں انکے حیدر الغیاث
بیکسی دشت میں بے بس ہوا	وہ جو تھا شیر و لاؤر الغیاث
وہ جو ہیں روباہ طینت بزدا	اب کے ہو میں اسکے ہمسر الغیاث
شام کا رہی ہوا ہی اسکا سر	وہ جو تھا خورشید و خاور الغیاث
دشتِ غربت میں ہی اب مسکد آہ	
عاصیو نکایا رو یاور الغیاث	
زخم ہیں سرور کا رگی الغیاث	اور لہو ہی تنے جاری الغیاث
زندگی سید ابرار کی	کم ہی بھیاں سید واری الغیاث
گلشنِ آل نبی کی یاد میں	زاری ابرہہاری الغیاث
کہا کروں میں قدر و کیا	تھا وہ سرو جو باری الغیاث
حرفے اپنی جان فداور کی	کس سے ہو یہ جان نثار الغیاث
سے نشہ لب بارگے	آب میں ہی شہر سار الغیاث

سر جھکا خاکِ وقتِ وصال

سر کٹا ہی خنجرِ خونخوار سے

نوجوان اکبر مورنِ شہید

دیکھئے کہا خاکساریِ العیاش

ہی زباں پر ذکرِ جاریِ العیاش

لٹ گئی دو ہماری العیاش

تو بھی چل سکیں ہمراہِ رکاب

آج ہی شہ کی سواریِ العیاش

قصہ الحکم

تشنہ لبستہ جو حضرت شہیراج

ایک معصوم جوئی نورِ نظر بانو کا

کہا غضبِ کہ ہی اب ساقی کو نیشہ

صرف ہی تقدیرِ و اس سر بھی نذرِ مولا

وہ جو تھا بوسہ کہ سیدِ عالمِ افسوس

لفظِ تکبرِ زباں پر تھا جتھے سرِ سجود

وہ کے سرِ نالے شیرِ خدا بہشت

جو گیا گنجِ شہیدوں میں ہوا مستغنی

کہا کرو حضرت سجاد کی زیورِ کایاں

شافعِ روزِ خیر اس لئے دگھیرا آج

سخت بیتاب ہے چینِ بے شیری آج

بیچ در بیچ مگر رشتہ تقدیرِ آج

دین کے گھر کی برے زور سے تعمیرِ آج

خلق پر اس کے سراسر لبِ شمشیرِ آج

ہم کو یاد کی اک بات میں تسخیرِ آج

ان کے وارث سے ہوئی خاصی یہ تدبیرِ آج

مغفلوں سے کہو بھیا گنج کی توفیرِ آج

طوق گردن میں ہی اور سیرِ زنجیرِ آج

دل ہی مسکین کا چھینا کیسے مایوس مگر
سلسلہ بات کا بھٹا زلف گرہ گیر آج

کبوں کہ فلک نہ ہو زمین کا غبار آج	مشغول کارزار ہی اک شہسوار آج
سراشتیا کے بحرِ قہا کے حباب ہیں	جو ہر تبار مایہ جو یوں ذوالفقار آج
بجھا گئے ہیں دیکھ کے ابنِ علی کا منہ	باغِ ظفر میں آئی ہی یار و بہار آج
ایسی منوسنوکہ ہیں جوشنِ لبِ سین	کوثر کا جام پیونگے بے اختیار آج
حملہ ہی ایک شیر کا لاکھوں کی فوج پر	سیراث سے امیر کی ہی فخر آج
کوری نظر سے دیکھتے ہیں شاہِ دین کو	چشمِ وفا میں جلی بھرا ہی غبار آج
منصور ہیں امام جو حق کہے مر گئے	نیزہ ہی انکے سر کے لئے مشن آج
مجلسِ رسول کا جو کہیں اکو نہی جا	چھو لاشیہ کے خون اک لالہ زار آج

اس مجلسِ عزاسے نہ اٹھنا بغیرِ غم

مسکین سے خروہی دلِ اغدار آج

فصل الحاء المہملہ

ہی سبزہ خطِ مطلع انوار کا شارج	لب اس کا بنا مخزنِ اسرار کا شارج
ہی سلسلہ کیسے کا میرے شہ کی مطول	کبوں کرنے بنے یہ خطِ رخسار کا شارج

ہی سحرِ حلال اسکے ترنم سے نمایاں	بدلی ہو کر دفترِ گلزار کا تارح
یک نکتہ سیرت ہی خال اسکے دہن کا	خورشیدِ ابرس نقطہ پر کار کا تارح
جبرین جو ہی خازنِ کنجِ حکمت	ہی منقبتِ سیدِ ابرار کا تارح

المنہ قد کہ بجایِ خردی
مسکین سے محبوبہ اشعار کا تارح

سیری آنکھیں تر صبا و رواج	بھائی سوزِ جگر صبا و رواج
آسمان پر شفق بتاتا ہی	کس کے غم کا اثر صبا و رواج
گلشنِ بے صفتی کے عشق ہی	شورِ مرغِ سحر صبا و رواج
رفعتِ شہ کا شیدا	آپ کے بے خبر صبا و رواج
طاہر شوق اپنا ہجر میں	ہو گیا نامہ بر صبا و رواج
ہی مجھے کر بلا کی خواہش کے	دل میں ذوقِ سفر صبا و رواج
ہی عبادت کے شغل میں گرم	کس کا نورِ نظر صبا و رواج
اپنے سولا کی ہی خبر اسکو	غیر سے بے خبر صبا و رواج

ہی وطن میں مرا سفرِ مسکین
غم ہی برگِ سفر صبا و رواج

فصل النخالة المعجزة

بحرِ پر شورِ شہادتِ مسلمانانِ فراخ
 کہوں نہو فرقِ مبارک گوچوگانِ قضا
 سب پہ غالبِ ارادہ حضرتِ قیوم کا
 بحرِ غم کے پنجہ مر جا میں دستِ غیبی
 نوح کی حالتِ پریاں کہوں نہو مثلِ امام
 تنگ چشمی آسمان کی ہی ستارے عیاں
 عندلیبو اس چمن میں بنو فانی عام
 تنگی جائے اسیری میں بھی تنگ تھے
 حلقہ در کر میر دل کو کسی درگاہ کا
 صحن میں آگے سہا ہیں ہزار آدمی
 تھیک ہی آپس میں انکی رشتہ داری

ہی شفاعت کا اسی فیض و اما فراخ
 امتحان حق کا آتا ہی فطریہاں فراخ
 کب کھے اپنا قدم بھیاں رستم وں فراخ
 فیض کا اس کے نہو کہوں دامن ای یا فراخ
 تھا سفینہ مضطرب اور عرصہ طوں فراخ
 کب سیکارہ بچھا و سفرہ ہما فراخ
 اپنے تختے کو بنا رکھتا ہی نازاں فراخ
 موجبِ راحت قبیح کو جو ہندواں فراخ
 یا الہی ہو و گنجائش کا سیداں فراخ
 یا الہی کس دلی کا یوں ہوا ایواں فراخ
 شہ جا ہی فراخ اور دامن جانان فراخ

ای عزیز و کہوں، نہو مسکین کو حال شرح صدر

دیکھتا ہوں کہ کارِ صوفیوں فراخ

مقرر دریا نکلتی ہی جو مرہا کی شاخ

عالمیاد میں کا ہی مقصد کسی بچاں کی شاخ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
مَوْلَانَا اَبِي هٰشِمٍ
وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ
وَعَلٰى اَمَّتِي كَقَبْتِهِ

ترہنوں کہوں طلبِ اسید سے فرزندِ علی	چشمِ فیضِ دل اس میں ہی ایما کی شاخ
شاخ و درشاخ ہوا اسید جو اپنی ہی روا	سبزہ خط سے ملی زلف پرین کی شاخ
سرو آواز سے اپنے گدھے ہو تاں جدا	جب ثمر اپنا بتا دے میرے سحر کی شاخ
کوٹھے مہر جہان تاب گاہی یہ فیضان	معدنِ قلب سے اکتی ہی میرا جا کی شاخ
گلشنِ عشق میں اسے شک سے پاؤں اسکو	ہاتھ آجاء و جوس کے دامن کی شاخ
بنائے شیر خدا کی مجھے الفتِ مداہم	چاہئے گھر میں لگاؤں میں نیست کی شاخ
کہوٹ حیران ہوا سچ سے ماہِ کنعان	چاہِ کنعان سے ماں نکلی ہی زندان کی شاخ

جلوہ کہ شاہ کی مسکری سے میر دل کا چین

عشق بیجا سے عجب اکتی ہی سیکان کی شاخ

فصل الذال المہر

میں مالکِ ریاضِ جنات شہید	سرو رو بہ بہشت کے شاہ شہید
ہی دل میں اُنکے شربت دیدار حق کا شوق	پانی سے ترک کریں نہ دامن شہید
محض اس لئے کہ آپکا غمخوار ہو خدا	کرتے تھے غم کو نہاں شہید
نیزے پہ سر جیرھا ہی کرنی سوار میں	جاتے ہیں مثلِ سرو رواں شہید
سرسبز ہی جہاں میں چمن اُنکے فیض کا	دیکھتے ہیں جب بادِ خزاں شہید

ایوب میں زمانے کے شاکہ خون دل	یتے ہیں مثل آب رواں سید شہید
خنجر کا آب پینے سے سیر بکھو نہوں	کھائے ہیں تن پہ زخم سناں سید شہید
سرداری انکو حق نے دیا ہی	لائے تھے کہا یہ بخت جواں سید شہید
خاک شفا سے گوہر مقصود دھونڈتے	ہوتے ہیں کر بلا میں نہاں سید شہید
سجاد شاہ دین کے اب جاشین میں	تہلے انکو راز نہاں سید شہید

مسکین اگر سمجھی تھے دیکھ عور سے
جاہیں اب کہاں سے کہاں سید شہید

آئینہ زانو سے بنا منظر سجاد	کھلتا ہی نظر کرنے سے بھان جو ہر سجاد
ہی سر پہ میر پر کے ہاں تاج فقیری	شاہی سے قناعت کی ہوا سجاد
جو تارک دنیا ہی وہ محبوب اہی	تجربہ کی خلعت ہی سجدی در سجاد
تاثر عجب کہا جو کہے شیر مولا	ہی فرش زمیں نام خدا سجاد
پایہ ہی حقیقت کا بلند کے بیاں سے	کر سی ہی طریقت کی مگر مہر سجاد
ہی عشق الہی کے سمندر کا وہ غواص	بے شک کہہ شک ہو اگر سجاد
دریا میں میر غم کے ہی طوفان نمایاں	آتی ہی مجھے باد چشم سجاد

اور گاہ الہی کا وہ ہو دیکھا مقرب

نہایت شہید و مراد
ان روزم امام طریقی
بود علی السلام

کرنا زمانہ گمراہی
نہایت شہید و مراد
ان روزم امام طریقی
بود علی السلام

مخبر نامہ از نوایح معلوم
شعور کسب کسور گریہ
نہایت شہید و مراد
ان روزم امام طریقی
بود علی السلام

وفاطہ و عذرا
نہایت شہید و مراد
ان روزم امام طریقی
بود علی السلام

السلام
نہایت شہید و مراد
ان روزم امام طریقی
بود علی السلام

مسکین مجاور جو رہے بد در سجاد

سرور کی جدائی سے جو بیمار رہا عابد	محتاج دم شربت دیدار ہی عابد
نام اس کا دیا کبوں نہ ہوا ڈکے گھر کا	سجد ہی مولا کا پرستار ہی عابد
از بہر شفاعت وہ ہی مصروف عبادت	امت کا مح کی مدد گار ہی عابد
سرور کے لیا فیض کو وہ سینہ بسینہ	ماں خازن گنجینہ اسرار ہی عابد
اب معرفت نفس سے ہی اس کو سرور کار	عرفان کی دولت کا طلبگار ہی عابد
طور اس سے عبادت کا جو بیلا ہی جہاں	ماں زمرہ عباد کا سالار ہی عابد

مسکین تہجد میں جو پڑھتا ہی نوافل

اندر طلب دولت بیدار ہی عابد

ہم ہوش کے غزا دار زہے نخت بلند	اپنی آنکھیں ہیں گہر بار زہے نخت بلند
اس سعادت سے جو روہیں ہاں صلی	ہو گئے آج خبر دار زہے نخت بلند
بہل گلشن عشق اپنا دل زار ہوا	دیکھا ہی اک گل خار زہے نخت بلند
نور رحمان ہی اس چہرہ روشن عیاں	ہم ہو اسکے پرستار زہے نخت بلند
نرگس یار نسبت میسر موتی ہی درست	دل میرا بھی ہوا بیمار زہے نخت بلند
میں لب لباب سے اسکے کیا کرتا تھا کلام	مل گیا سایہ دیوار زہے نخت بلند

مولائے منظر ہیں عجائب کے تو انکا
 کرتے ہیں دشت میں آفت زدگوں کی
 کھودا ہوں لقب انکا نہیں دلیکلی یعنی پر
 ہیں بختن پاک میری جان کے حافظ
 تختی ہی گلے میں میرے اک خاکِ شفا کی
 جوشن کی دے لے حصن میں ہی
 دریا شہادت کی کراست ہو قائل
 فکر و غم دنیا نہو کہوں دل میرے دور

ہیں نام میرے پاس تری شان کا تعویذ
 جلوہ ہی اسی شہ کا بیان کا تعویذ
 سمجھا ہوں میں اسکو کسی سلطان کا تعویذ
 ہی بیچ گھر سے میری ارمان کا تعویذ
 یہ شہ کی تختی میرے خفان کا تعویذ
 کہوں کر نہو یہ حال پریشان کا تعویذ
 مطلب ہی میرا خبثہ مر جان کا تعویذ
 ہی حرز میرا روضہ ضوان کا تعویذ

شیطان کے ہوں کید سے مسلک میں عاجز
 مطلق ہی اب مجھ کو سلیمان کا تعویذ

فضل الرائے المہتملہ

خسرو دین کا میں ہوں فدوی دل دیکھ کر
 شہید امیر مرشد ہیں میں انکا مرید
 حیف ہی جو نامسلمان سے روگردان ہو
 بولتے تھے آبرو اپنی ہی جام آب میں

دل میرا فرما دی شیریں ثنائی دیکھ کر
 شہ کا میں پیرو ہوا انکے خصائل دیکھ کر
 مصحف زہرا کا گردن میں حائل دیکھ کر
 ساقی کو شر کو پانی کا و سائل دیکھ کر

<p> ہو گیا دل اہل ایمان کا بزمِ گردِ باد آنستِ حُریغے تو دوزخ سے آبِ اُجی شامیوں کے بویوں سرو میں ہو ابنِ سول مینہ دل میں بھرا اورینے میں غبار بولے اسی بنیا تو میرا جاشیں ہی صبر کر روح شیرِ حق کا کرتا تھا فاسِ دشت شامِ غربت کو کئے روشن چراغِ آہ سے ہاں عزا کی مجلس اسکے دل میں ہو کی جاگم پست کندہئے بیان ہیں اپنے حال کو کارِ نامہ شاہِ دیں کا بارِ نامہ ہو گیا اس لئے ابنِ علی کا ہو گیا مداح میں </p>	<p> کر بلا کے دشت میں سرور کی محفل دیکھ کر شہ نے یوں حُکر کو کہا لغت میں کا دیکھ کر اہل کو فکے یہا آیا رسا اہل دیکھ کر دل میرا تو تباہی پا رہا مگر مائل دیکھ کر عابد بیمار کا شہ نے بڑا دل دیکھ کر پاؤں میں سجاد بھاری سلاسل دیکھ کر کاروانِ اہل بیت اپنے منازل دیکھ کر جسے آیا کر بلا شہ کی محفل دیکھ کر کہوں روویں دائر کے ہم حلاج دیکھ کر محو حیرت کہوں ہو و مرد کامل دیکھ کر مرتضیٰ بالیس پڑا وقت مشکل دیکھ کر </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گوشہ دل میں رکھا ہی تو شہِ حُب علی

کہوں نہ سکیں شاد ہو وہی منزل دیکھ کر

نیل اسجا د کیا دیدہ گریبان کچھ اور

مجلسِ عشق میں درکاری سامان کچھ اور

بحرِ غم میں ہی سلامی طوفان کچھ اور

یاد آئے ہیں مجھے ابنِ علی سبطِ نبی

دیدہ روشن ہی مرا خاکِ قدم انکی
 دیکھہ سرتیرے پُریوں کہتی تھی دور جانہ
 سُنستے تھے خرمیں خوش فربہ آویگا
 رونے کے عابد بیمار کی آتی ہی صدا
 سُننے آواز کو زنجیر کی روشنی و
 یوں صبا تھ لالہ کہی گلشن میں
 صبرِ ایوب ہی اور گریہ یعقوب بھی
 پیر من عابد بیمار کا ہی شک سے تر
 استیں سرخ ہوئی دیدہ خوش حال
 غم غم دل میں ہی اور غم کے راہی بیمار
 بی بیاں دیکھ کے عابد کو بہت روتی مختصر
 ہاے کہا بولوں مجھے طاقتِ تقریر نہیں
 بیت بیت اسکی جو دیکھو تو ہی بیتِ لاجرا

درد کی بات سنا ای دلِ نالان کچھ اور
 ہم غریبوں کی نصیبت کا ہی سامان کچھ اور
 سامنے اپنے قیامت کا ہی میدان کچھ اور
 گنبدِ چرخ میں ہی شورِ تیان کچھ اور
 کہتے تھے زحمت لگالے ہیں انسان کچھ اور
 دل پر داغ ہی کچھ چہرہ خندان کچھ اور
 واہ اس بزمِ نصیبت میں ہی سامان کچھ اور
 جوں رگ ابر ہوتا مارِ گریبان کچھ اور
 اسکی پوشش میں نظر آتا ہی دامان کچھ اور
 تھی سر راہ پہ وہاں شامِ غریبان کچھ اور
 تعزیت شاہ کی ہوتی تھی نمایان کچھ اور
 آتش انداز تھی دھاں آہِ تیان کچھ اور
 کہوں نہو خلق میں شہرِ پہرہ یوان کچھ اور

حالِ سجاد کا بخود کیا مجھ کو سکھیں

دشتِ غربت ہی جدا سیرِ گلستان کچھ اور

لوچ پر بسکی جیس کے ہو لکھتی آیت نور	دار فانی کو وہ کہوں کر کہے دار غور
کر بلا شہت ہزاروں رضواں ہو	فی الحقیقت جو کہو حق کو یہی تھا منظور
شہید شہید شہدائین بنا اک گلشن	سیرگاہ اپنی جسے سمجھے ہمیں غلمان اور حور
اکستان کی ہی شان اعجاز عیاں	خدا میں نہیں ہیں اور اس کو تھا اب ضرور
سرد آزا دی اس باغ کا یگانہ بول	پرورش کی تھی نیت شیر خدا کو منظور
اسکے مولود میں جبریل ہو آپ شریک	تہنیت سیاتھ ہوئی تعزیت اس کی مذکور
شادی خانہ تھا غم و دروایت الا حراں	فرش چ خاک کے جوصاں اٹھے درمنثور
زخم اس درد کا زہر اکے جگر پر کای	کہوں نہوا بن علی اسکے تھا سینے کا سردور
رورویوں کہتی تھی خاتون رسول اقدسے	تعزیت کون کرے اسکی جو غم ہو دین دور
پوشہ در کراں بات کا غم ای بیتی	تعزیت اسکی خداوند کو ہونگی منظور
رودینکے اسکی مصیبت میں سدا جن ملک	عرش سے فرش تک اس کا الم ہو فخر
یاد میں سبط پیر کے کھڑے رہے تھے	باغ جنت میں جو موجود ہیں جورو تصور
وے خوارج ہیں نہیں اس میں کرب و خل	روز عاشورا ہوا جگے یہاں یوم سرور

سخن حق جو تھا بولا گیا مجھ سے ممکن
حق پرستان جہاں بھکے کھینکے معذور

صد میں آنکھ کے میں نے کیا نہاں گوہر
 ہی میرا شک کو اُنت تیرے بلبل
 میرے امیر سرکار میں صرف ان کا
 جواہر سخن نہ ہو ہیں معدن فیض
 یہ کس کے بحر معانی کا ہی خیال مجھے
 ہوا ہی نورِ نظر کے کان کا موتی
 میں اس کو جان اپنی عزیز تر سمجھوں
 خدائے مانگئے سجد میں سکے ملنے کو

جاے بزمِ خواہیں مر یہاں گوہر
 طبق میں گل کے میں بھردوں لکستان گوہر
 فلک پہ دیکھو ستاروں سے عیاں گوہر
 مدام جلی ثنائیں ہی ترزباں گوہر
 مری زبان پہ ہوتے ہیں اب رواں گوہر
 لگہ کے تار میں منطوم ہیں یہاں گوہر
 دُرِ نجف کا بتاؤ گیکانِ جوشاں گوہر
 مجھ کو خاکِ شفا میں ہی اک نہاں گوہر

میں جا شاہ کے دربارے انھیں لایا
 کے ہنسکے شایگان گوہر
 مر سخن میں سین شایگان گوہر

بالِ ہما کا یار و تہ پہر ہوا ہی خیر
 جوہر میں اسکے مجھ کو اتنی نظر میں مٹ جیں
 دامنِ دستیں سب خونِ جگر ترے ہیں
 خرمین کو اب نہی کی امید کے خطر ہی
 دریا قدرتِ حق کرتا ہی مجھ کو حیراں

دولت کا عاقبت کی سطر ہوا ہی خیر
 دریا غم کا دیکھو مصدر ہوا ہی خیر
 شایانِ دل کا میرے نشتر ہوا ہی خیر
 مجھ بنا ہی قبضہ اگلے ہوا ہی خیر
 میری ولی کے حق میں کوثر ہوا ہی خیر

تاخیر اثر دنا کی پاتے ہیں اسکے دم میں	تیغ اجل کا دیکھو ہر ہوا ہی خنجر
جاتے ہیں کر بلا کو سلطانِ دین خوشی سے	یارب یہ کس گز کا دلبر ہوا ہی خنجر
فرزندِ مصطفیٰ کو ابنِ علیؑ سل سمجھا	ماں علم معرفت کا دفتر ہوا ہی خنجر
شہرِ لعین کا بیچ ہی ماتھے میں قضا کے	فرمانِ حق کا یار و منظر ہوا ہی خنجر
تم خضر کو نہ بولو یہ بات غم مر جا	فردوس کے چمن تک میر ہوا ہی خنجر
دیکھا میا خضر گم دن کیوں ہو وحر با	مانند زلفِ پیچاں مضطر ہوا ہی خنجر

زہرِ نگاہِ قاتل ساری ہوا ہی اس میں
شہرِ زندگی سے مسلکِ آبِ تر ہوا ہی خنجر

رحمت کے گلستان کا آبِ رواں ہی شہیر	قالب میں مصطفیٰؐ اتنا تیز جاں ہی شہیر
روباہِ طینتوں کے دل میں ہی ہیبت کی	صحرا کر بلا کا شیرِ ثریاں ہی شہیر
ماہی مراتب اسکے یسینِ والضحیٰ ہیں	اولادِ حیدری میں صاحبِ ن ہی شہیر
نیرے پہ فرقِ انور قدرت کا ہی معما	نصرت کے بوستان کا سرور رواں ہی شہیر
پانی اگر نہ دیوے ظالم تو کیا ہی پروا	یا دِ خدا سے یار و اب ترزاں ہی شہیر
دنیا کی ماں خرابیِ عقیقی کی ہی عمارت	لاریب مقتدا اہل جناب ہی شہیر

مسکینینِ اس کا سجاو میں سمایا

کشاف سحر حق و راز نہاں ہی شہر

اس مجلس غزائیں سند نشیں ہی سرور

اُس شہ سوار کے خود مرکب تھے احمد

یہ طفل شیر خوار شیریں پتھر شہ کا

وزیر نجف کے اسکی معیت ہوئی محکم

بچہ میں سر جھکایا کوچ کوفت پایا

شہ کا سفر یقیناً سترے ظفر تھا

آنکھوں کے عاشقوں کی مخفی نہیں ہی سرور

آغوش مصطفیٰ پہ لپکا ناز بنیں ہی سرور

اصغر کی دیکھ زاری ہی حشریں ہی سرور

دور یا سوف کا دتر نہیں ہی سرور

ہم پایہ کمال عرش بریں ہی سرور

بچہ اسو جانناں حق سے فریں ہی سرور

کہا دلربا ہی مسکدیں شہر خدائی سیرت

زیب زمیں تھا مولانا فرشتہ بیایا ہی سرور

فصل الزاء المعجزة

فرما رہے تھے سید ابرار ایک روز

کھا دیکایوں جو غم شہ منظر کا دمام

ای اہل شام صبح قیامت کی تک فرو

دو دن کی زندگی سے یہ حاصل ہوا تھیر

ظالم سبک خیال کرا اپنے ظلم کو

پھو لیکا اپنی خاک سے گلزار ایک روز

ہو گا تمام عابد بیمار ایک روز

چمکی اپنے شاہ کی توار ایک روز

پھٹکارا ایک روز ہی اور مارا ایک روز

ہی معصیت کا کوہ گراں بار ایک روز

نقد اکبر بابا
سید عالم علیہ السلام
کا یہ شعر
بہت خوبصورت ہے

چھوڑا ہی نہ یہ دوستی اب ہر لم کی	خون جگر ہی سا غم سہارا ایک روز
نیچے کو احمد کے سب طہ نبی ہیں	پامال خلق سہارا سہارا ایک روز
دشتِ بلا میں جیکا ہوا تھا کسا قدر	ہو دگنی انکی گرمی بازار ایک روز
بیداو کرے چھاز نا کافت نہ کر	لیوینگے داوید کرار ایک روز
مارا ہی بنے سب طہ پیمبر کو ظلم سے	مارینگے اسکو احمد سہارا ایک روز
لب خشک ہو یزید کے ہل من مزید	کرتا ہی قہر حضرت قہر ایک روز
ہی الگ کالبا سٹاں بہر اشقیا	آتش ہی مانگا جب سہارا ایک روز

تقوٰی اہل من مذہب
تقطعت لکم تیاب
من فانی

کوثر کا جام پاویگا درین شنگی
مسکین طفیل سید ابراہیم روز

کھلتا ہی جس پہ فضل خدا سے نیاز	رکھتا ہی اپنے فرق پہ وہ نیاز
مقصود کا گہر جو مطلوبِ عاشقاں	حق پوچھتے ہو مجھ سے تو ہی گوہر نیاز
سرورِ مراحو سر کو جھکایا زمین پر	تب اس سے سر بلند ہوا منظر نیاز
ماز و نیاز میں ہی تہ رابطہ عارفو	دیکھو قبا نماز کو تم در نیاز
سارے نیاز مند ہیں اس پاؤہ کے	جو حق کے استہاں پہ کھاتا نیاز
ہیں ناقصاں غرور و تکبر میں مبتلا	سرِ کمال والوں ہی شہر نیاز

ہی دل پہ میرے نقش عبادت حسین کی
 آلِ نبی کے سر پہ فقیری کا تاج ہی
 نفرت ہی اہل بیت کو تاج غور کے
 سیرت کے سب مٹھنے ہی اطلالِ فلک
 کفنی گلے میں پہلو میں یوں نقش بویا
 کرتا ہی جسے فرق امیر و فقیر میں

پڑھتا ہوں یوں جو کھوکھلے میں دفترِ نیاز
 سرور ہیں سب زمانے کے بابرِ نیاز
 زمیں کے تاج پہ ہی گوہرِ نیاز
 فرشِ زمیں کے بنو بلاستِ نیاز
 ہی سب مٹھنے فقیروں کے کرد و فرِ نیاز
 سرور ہی اسکی آنکھ کا خاستِ نیاز

مسکین
 مولانا علی کا نام ہوا سرورِ نیاز

ہی جس کے غم کا محلی باقی اثرِ منور
 کب دیکھیں وضعت کا بے نصیب ہیں
 کہو مگر خبر ہو گنجِ شہیدان کے راز کی
 اکبر کی تشنگی کا ہی سکو سدا خیال
 اکبر علی کی کس کو شہادت کا تھا خیال
 اُس گلبدن سے جلوہ نما صورتِ رسول

رہتی ہی روز و شب جو مری آنکھ تر منور
 وہاں تک نہیں ہوا ہی ہمارا گذر منور
 خاکِ شفا ہوئی نہیں کس حل البصر منور
 پتیا عقیق یا رو ہی خونِ جگر منور
 ای مو منور حسین تھا یہہ قمر منور
 رو ہیں یاد کر جسے جسے شہر منور

سنو غم امام ہی مسکین اثر

جسم میں مہر کی جو اسکا شہر منور

فصل میں المہم

تشنہ لب ساقی کو شری صبر زار
پانی بھی غرقِ ندامت ہوا بیا افسوس
جتنے بندے تھے پرستارِ خدا مار گئے
ایک کا بد جو رہا باقی ہی بیا افسوس
بس کی سرکار کے چاکر ہیں بھی جن کو
ناقص نساں کو نہیں سے سرو کار افسوس
دور یا اہمیت ہو روگرداں
جن کے دل پر ہر پردہ پندار افسوس
وہ جو راحتِ جاں نورِ نظر ہر اکا
اسکے رہتے ہیں در پی آزار افسوس
تیروں کے نی سے بن پختا نیستان پیدا
شیرِ حق کے لئے یہ بات تھی درکار افسوس
حکیم کے روز سے روزِ جزا کہتے ہیں
آتشِ قہر ہو کر می بار بار افسوس
شافعِ روزِ جزا سرورِ عالم احمد
ایسے فرزند کے قاتل ہیں بیا افسوس
دیکھ اس تن کو ہوئی بسکی قبا خون لال
نئے غم سے حسرتِ کرار افسوس
وہ جوابِ خاک پہ عطا جان جوں دیتم
جن دان کا تھا سرورِ بالا افسوس
گل کی ڈالی میں بھر رہتے ہیں حلوے خار
راستہ اسکی شہادت کا تھا پر خار افسوس
آس پاس اس کے عزیزوں کی تھی دوا حرم
دل پر خار تھا خارِ سر دیوار افسوس
قول سے جعفر صادق ذبیحہ نہیں
قدیر ابنِ خلیل شرفِ ابرار افسوس

حی دلیل اسکی کہ آیت یونحی و عظیم
 ذبح کے وقت بھی اپنی نذیا سرور کو
 یہ صفت پیش کرے کہ جو سحر اور جادو
 اسے قصاب کے ہاتھ سے بچا کر افسوس

سنگوں کے سحر ہو خارج ہی نہیں

اک لکھا جادو مصیبت کا ہر طومار افسوس

سلامی درو سرور کیوں نہیں بس
 یہ اک وار دی بہتر کیوں نہیں بس

بہت دیکھے ہو دنیا میں جو اہر
 پراس آنسو کا گوہر کیوں نہیں بس

شیم زلف سرور کا ہوا جو یا
 یہ رشک مشک از فر کیوں نہیں بس

اچا لاقبر کا ہو بس کو در کار
 اسے اک ماہ انور کیوں نہیں بس

میں ہوں شیر خدا کا دل طالب
 زمیں کا مجھ کو بستر کیوں نہیں بس

قیامت میں تصدق سے علی کے
 مجھے اک جام کو شر کیوں نہیں بس

ہوا میں غم میں شر کے خاک بر
 مرے سر پر یہ اسر کیوں نہیں بس

اگر دوزخ کا در ہی اپنے دل میں
 تو آب دیدہ ترکبوں نہیں بس

وسیلہ میر بختایش کا سکین

غم شتیر و شتر کیوں نہیں بس

قصیدۃ الشہین المعجزة

دشتِ غربت میں اسے محنت بھی کھانی	ہو منو آئینہ ہیں کے فضا ئل درپیش
تقر کے واسطے لائے ہیں دلائل درپیش	کے کبابوں کے جس کے لئے قرآن تھی دلیل
اور دعوت کے میں رکھتا ہوں سائل درپیش	ترنے رو رو کہا میں یوں یقیں ابنِ رسول
دیکھو زہرا کے ہی مصحف کا جمال درپیش	جو ہی لاریب میں کچھ سب تمھارے دل میں
کسی بیمار کے آتے ہیں سلام درپیش	سلسلہ زلف سخن کا پہلوں بے سرو پا
تمھے نمایاں سے دوزخ منازل درپیش	جب اسیری میں ہوا شام کا راہی عابد
کافر شام کے تھے میں سائل درپیش	جانشین ہی شہِ مظلوم کا سجادِ حسین

قلم انداز بھی کامسکدین بے شک یہ مقام
شہ کی غربت کے نمایاں ہیں محامل درپیش

یاد کے اس کے ہی جنت میں کھٹی ترچوش	شہ کے غم کا ہی سلامی یہ سندر پر جوش
اسکو کرتا ہی خیال رخِ سرور پر جوش	دل بیتاب میرا شہِ سیاب ہوا
کہوں محرابِ سرور پر ماتم و منبر پر جوش	کرتے ہیں ابنِ علی مسجدِ نبوی کو وداع
مجلسِ شہ کی ہی دیوارِ عزیز پر جوش	اشک کا تار میرا یار و گرا ہوا
اس بیابان میں ہی کہتے غبر پر جوش	تارِ گیسو کے ٹپکتے ہیں کہو قطرے
روتی ہی سوزِ غم شاہ کے یکسر پر جوش	شعِ جوبل حیراں کی عباسِ نریم میں آج

ہی سخن میں مر سکین ہاں بحر الم
صدق دل میں مر کہوں نہوں گوہر

<p>در کار ہی تب سید ابرار کی خواہش مجھ کو نہیں اس واسطے گشت کی خواہش ہی بخشش مولیٰ کو گشتکار کی خواہش ابرار کہاں رکھتے ہیں مردار کی خواہش ہی بھول کو اک مطلع انوار کی خواہش جبریل کو ہی دولت دیدار کی خواہش اب دل میں ہی دربار گہر بار کی خواہش اس واسطے ہی دولت بیدار کی خواہش دائم تھی یہی عابد بیمار کی خواہش بیمار کو کم رہتی ہی بیمار کی خواہش ہی دل میں مر مخزن اسرار کی خواہش از بس ہی مجھے شوق انوار کی خواہش زنہار نہیں جہ و دستار کی خواہش</p>	<p>ہی بکو یہاں دینِ خنار کی خواہش حیرت مجھے اکبات کی اب بند زبان سرا بن علی جب مسئلہ ہی آساں ہو تارک دنیا و ہو طالب عقی باسوز الم ساتھ ہی سرور علم کے کہوں نام پہ اس شاہ کے قربان ہوں ہم دنیا کے امیروں کو ہی دربار غفلت میں کئی عمر تو اب آنکھ کھلی ہو خواب سے بیدار کرے ذکر الہی اس نرگس بیمار کو چھو تو کہے ہی سجاد کے سینے لگاتا ہوں میں سر کو میں پیر کی صورت کا بھی کھتا ہوں تصور یہ شوق ہی اب خاک ملوں اپنے بدن کو</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہوں خاک نہ ہو اور تھنا اور پنا بچھونا
اس فرش میں ہی حیدر کرار کی خواہش
میں خاک سے پیدا ہوا اور خاک میں جاؤں
ہی دل میں مراک حیرت کی خواہش

مسکین میں اس ست میں کہوں خاک پھانوں
نت مجھ کو ہی اک گوہر شہوار کی خواہش

روضہ شاہ میں ہی بلبل لال مدہوش
دیکھئے انسان خبر لے کہ ہی حواں مدہوش
ذوالجناح اپنی فراست ہوا بی خود خواہ
کہا عجب ہو جو اس درد انسان مدہوش
ہیں ملک خستہ جگر علی اکبر کی خبر
قصر حبت میں نظر آتے ہیں عیاں مدہوش
ایک شیطان کا فت نہ کیا صغیر کو ہلاک
کہوں اس درد ہو جاویں پری خواں مدہوش
تخت شہزاد کا اڑتا تھا ہو میں بخدا
اس کے ماتم سے عجب ہو کیا سلیمان مدہوش
گھر میں اپنے یہہ پلائے ہیں مہار کا خون
میراں سا جو ہو کہوں نہ وہاں مدہوش
شاہ اسلام کی تشیر کئی اہل کتاب
حیف ہی غم نہ ہو دیں جو سلمان مدہوش
کر دیا بے خبر اپنے سے مجھے جلوہ یار
چشم سہل سا ہوا دیدہ حیراں مدہوش
اب گلاب اس عرق پاک کا چھڑو مجھ پر
مجھے فرحت سے کیا سیب زخداں مدہوش
دل پہ کہوں اپنے نہو شعلہ ادراک کے داغ
روضہ شاہ میں ہی سرد چرخاں مدہوش
قید زندان میں ہی یوسف ثانی اپنا
کہوں نہ اس غم سے ہوا رواج غریباں مدہوش

اور اگر شہزاد کا تخت
رہے غم کا چرخ
خدا کی غریبوں کا

کس کی تہذیبی میں اثر بجز اہل علم جامہ سرتار کے ہی مجلس حیران مدہوش

سیر پور کو نیز پینچھادل کیا ستارہ کے درد کی تاثیر اس میں مسکدیں ہی عیش کے خرومان
کبوں نہوں بات مری سکے نچڑاں مدہوش

قصبات المہملہ

<p>الفیت میں نہیں شہ کی مسلمان کی تخصیص اس بجر ہی لولو و مرجان کی تخصیص ہی میری طبیعت کے ان ارکان کی تخصیص جس گھر میں رہا کرتی ہی مہمان کی تخصیص نعم سے میرے شہ کے نہیں اس کی تخصیص قرآن سے ہوتی ہی جو کائن کی تخصیص جب حب علی کے نہ ایمان کی تخصیص زہار نہیں تخت سلیمان کی تخصیص اس باغ میں ہی سنبھو کائن کی تخصیص سروینے کو حاضر ہیں نہیں جان کی تخصیص</p>	<p>ہی نام خدا عام اس کی تخصیص نہت جگر و شک ہیں بحر غم تہ میں میں بیچ تن پاک کا ہوں بندہ مخصوص و نہت سلام سے محروم رہیگا نابت ہی کی حیوان بھی ہیں در در بخور بیشک ہی وہی سبزہ خسار امانت اس مرکز اسلام کی دائرہ خارج ہاں جعفر طیار بھی اڑتے ہیں ہوا میں سودا حظ و زلف ہوادل کا سویدا فیاض ہیں فرزند علی راہ خدا میں</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہ کام ہی مسکدین رضا مندی حق کا

کلمہ غفران
کلمہ توبہ
کلمہ استغفار
کلمہ توبہ
کلمہ استغفار

روشنی سے تیرے کبوتر ہوں ضیاء کی تخصیص

سوزانِ حق آگِ آتشِ حیراں علی الخصوص

ہیں شہزادِ لب تمام شہیدانِ کربلا

عالم تمام سید شہداء کے درو

سزا امام کی جی تاراجِ شہت میں

اکبر کی یاد سے ہی دل زارِ بقرار

تھے دام و دانہ اسکے خطِ دل سے

دندان تھے اسکے سلک اور لب تلخ

کبوتر کہو مجھ سے اسکی فصاحت کا تذکرہ

اہلِ مدینہ اسکی تلاوت کے شایقین

صوت سے اسکے جلوہ نما چہرہ رسول

نازک بدن پہ اسکے تھا خونِ بہت گراں

دیکھ اسکے اضطرابِ کوششِ کربلا

جب گریزا زمین پہ وہ ذوالجناح سے

کوثر کا جامِ اکو دے سرورِ زمان

نارِ ہی برق آہِ تیماں علی الخصوص

شہرِ مہرِ مصطفیٰ کا ہی حیراں علی الخصوص

پر خونِ بکری ملکِ بدشا علی الخصوص

اونڈھا ہوا ہی تختِ سلیمان علی الخصوص

مانعِ نبی کا سر و خراماں علی الخصوص

صیادِ دل تھی زلفِ پریں علی الخصوص

رشتکِ چمن تھا چہرہ خنداں علی الخصوص

سجائے کے نطق سے حیراں علی الخصوص

تجوید سے وہ پڑھتا تھا قرآن علی الخصوص

سینہ تھا اس کا مخزنِ عرفاں علی الخصوص

اور تنگیِ حال پریں علی الخصوص

اہلِ حناں خیرین تھے علماں علی الخصوص

پیغمبرِ خدا ہو گریاں علی الخصوص

پشتِ پیادہ خلقِ تیماں علی الخصوص

طوفانِ باری دیدہ گریاں علی الخصوص	ہی مجلسِ عزائیں نمودار شود شر
اور تار تارِ حریف گریاں علی الخصوص	اہلِ عزا کا دل مصیبت چاک چاک
ہوینگے بے قرار سحرانِ علی الخصوص	روینگے اس بیانِ ہنِ مومنوں

مسکینِ ستیہ روہیں در دُہین میں

ہی دلربا بہ روضہ رضاں علی الخصوص

فصل الضحیٰ المعجزة

فقروفا کا ملا دولت بیدار عرص	تشنہ کامی کا ہوا سبب بیدار عرص
اسکے بد میں رضوان کا گلزار عرص	خوں چکان سہ مبارک جو گل کو دہوا
اسکے پادش میں اک گلِ شہار عرص	پاؤں میں شاہ کے ارشدت میں جو خار چھا
ایک سجد کے لئے ہیں چار عرص	روح و رکائین وصال اور غنیمت
تیرا باران کے اسکا ستمگار عرص	جام کوثر کا جو وعدہ ہی سہماںوں
س غلامت کا ہی ادبِ حوٹا عرص	شہ کی تائید کا قسمت میں تھا فوزِ عظیم
دشتِ محشر کا ہوا امن کہسار عرص	شہرِ محشر ہی سرسبز ہوا ہون محزون
شہ کے ذاکر کو یہاں ہی درکار عرص	ساتھ لجاؤں میں سن باغ سے تقدیر

دل میں مسکین ہی سہ روضہ رضاں کی جہاں

کہوں نہ دیں اسکا بھلا سدا برا عوض

زیبا ہی اسکے شان میں کہئے جناب فیض
آیا ہی اس سن میں پہاں آفتاب فیض
بتلا رہا ہی خلق کو راہ صواب فیض
چھڑ گئے اسکے چہرے لاکر کلاب فیض
درا فیض میں نظر آیا جناب فیض
فضل خدا سے ہو دیکھا اب فتح باب فیض
کہوں کہ نہ وہیں خلق خدا کامیاب فیض

میں کے درجن ملک بہ باب فیض
ای اہل شام سمجھو کچھ اسکے کمال کو
اعجاز امام کے سر کے میں دنگ ہوں
مہوش ہو دو جو کوئی عشق امام سے
سب طبعی کا سر جو بد سے جدا ہوا
عابد ہاتھ پاؤں سے زنجیر کھل گئی
ایسے کے آستان سے جو ابن سین ہو

مسکد کا خیر سے تھک کر گئے یاد

یہ ہو مدح نامہ شاہ کا سی اک کتاب فیض

فصل الطیف المرید

کوئی نے میں سب عبارتی صدق و صفا غلط
البتہ چاہئے کہ ہو ایسا لکھا غلط
اسو اسطے تھا مطلع مہر و غلط
ای اہل شام ہو اسو روز جزا غلط

اہل جفا کا دعویٰ مہر و وفا غلط
واقع کا تھا خلاف جو مکتوب میں لکھا
نقطہ تھا انتخاب کا آئینہ و اشک
حقیقت امام کا انکار جو کئے

میں خاک پا طل الہی پہ ہوں شار	اک سیر بھی دروغ ہی طل ہما غلط
یہ کیمیا کو دولت عقیقی ہے دوستو	خاک شفا نہیں ہی غلط کیمیا غلط
جو خاک سُرخ گنج شہید کی خاک تھی	کبریت اس کے مقابل بن جا غلط
منبر پر چڑھ کے کہتا تھا کونے میں زیا	ایسا سخن جو ہرزہ ہی کرتا بیا غلط
بولا شقی زیدی اب حاکم زماں	بعت امام دین کی ہی ثاروا غلط

مولا کے جو مرید ہیں مسکین یوں کہیں
 کر دیوں اسکی بار رسول خدا غلط

دل جب سے ہی اس گوشہ دستار مربوط	رہتا ہی سدا گلشن و گلزار سے مربوط
ہی پاؤں مرا بارش دامن صحرا	کہوں کر نہ ہو پیوستہ سرخار سے مربوط
محروم ہیں درگاہ ہم یار و بہت	رہتے ہیں سدا سایہ دیوار سے مربوط
دل داغ جدائی سے ہوا ہی گل لالہ	کہوں کر نہ ہوا اس زر گین بیمار سے مربوط
سرسشتہ کار اس کا سدا بے سرو پای	جب نہ سپاہی رہے سردار سے مربوط
اک سیر سمجھتی ہی عنابر اسکے قدم کا	زنجیر بھی عابد بیمار سے مربوط
شامت سے گناہوں کے نکل جاو گے شای	ہو جاو جو اس مطلع الوار سے مربوط
کہوں کر تجھے آویگی نظر صورت دلدار	ہی آنکھ تری پر وہ پندار سے مربوط

مسکین کے دل کو ہی اسی بات کی تسکین

بخشائش مولای گنہگار مروط

فصل الظرف المعجزة

کبوں فردوس میں ہنوز چہرہ محفوظ	آب کوثر کے ساتھ کوثر محفوظ
ہیں نادان نہیں کچھ انھیں فردا کی خبر	نظر آتے ہیں آج شکر محفوظ
شامیان ملتے ہیں اور پیٹے ہیں دھان پاء جمیم	آج فردوس میں ہیں اکبر صغر محفوظ
اشنا شجر ہاوت کے ہیں گلزنگ لباس	کبوں ہنوز خم سے اب شیر عصفہ محفوظ
ریح دودن ہوا شہادت ابدی کا سبب	باغ رضوان میں ہیں سبط پیمبر محفوظ
آل اطہار کی مٹاچی ممتاز ہوا	کبوں نہ ہونے کے میر خوش برادر محفوظ

مگر محبت کے دل میں نہیں کچھ مسکین

ساتھ لے اپنے مرید کو ہیں سرور محفوظ

فصل العین المرہمة

ہو دیکھی سر کو مر ک نہت بچاں نافع	دل کے خفقان کو وہیب بخداں نافع
اپنی گردش سے فلک مجھے مفاوک کیا	کبوں نہواب نظر سر گنج شہید نافع
غم و ماتم ہوئے خون دل اور اشک بہم	معفرت کے لئے یہ ہو گیا سامان نافع

وصل معشوق ہی عاشق کے لئے یار و علاج	عشق کے درد کو کب ہو دیگا درماں نافع
پنج ارکان کے جب پختن پاک ہو لکھم	ایسا ایمان ہو بھوکو عزیزاں نافع
دل میں خوش قیامت کا بہت ہی مگر	ہو دیگا میرے لئے دامن سلطان نافع

دل حشرت زدہ ہی تجھ کو اگر شوق چمن
ہی ترو واسطے مسکین دیواں نافع

سجدہ مرے شاہ کا جربان تواضع	اس خاک میں ہی جلوہ بستان تواضع
نسبت نہیں اس باغ کچھ باغ عام کو	سرا بن علی کا گلستان تواضع
کہوں کر نہ بصیرت کو ہو درکار بصارت	ہیں دیدہ و دل محزن سلمان تواضع
اس خاک میں پنہاں ہی مگر چرخ سعادت	پہنچا ہی فلک تک سراپاں تواضع
افد سے بھاں ہوتی ہی فخت کی ترقی	کیوان سے عالی ہی کہیں شان تواضع
سجیدگی وزن ہی منوقوف باسلام	ہی پنجہ تسلیم میں میزان تواضع

میں اسکے کنارے پر ہوں خاک سا مرکبیں
آج جو مرا تھ میں دامن تواضع

فصل الغین المعجزة

کس دلی کے مرقد اقدس پہ ہی روشن چراغ	بلبل دل کو نظر آتا ہی جوں گلشن چراغ
-------------------------------------	-------------------------------------

صاحبِ تجھے یہ کو پوششِ یارِ کرم کہا	نام کی خاطر رکھا کرتا ہی پر امن چراغ
شمع کہتی ہی زبانِ شمسِ خلق کو	کلمہ تارکیت اپنے کرد روشن چراغ
شمع قندیلِ فلک سے ہی سروکار سکتیں	بیوا کے باغ میں غمِ سن کا ہی دشمن چراغ
کان کا گوہر ہی رہبرِ سیوسنبرنگ کا	مار کے حق میں مار کرتا ہی شب کو سن چراغ
نقشبندوں کے درِ دوت کا ہی درِ یوزہ گر	نور سے اپنے بچھاتا ہی یوں دامن چراغ
طاقِ ابرو کا کسی محبوب کے مشتاق ہی	اس لئے محراب کو اپنا کیا مسکن چراغ
اسکے سر میں ہوا عالمِ بالادام	معرفت کا ہو گیا اسوا سطرے مخزن چراغ
کئی ہزار دال سی کے نور سے روشن ہو	کہوں نہو اس ستاروں میں فیض کا سن چراغ

کہوں نہو بربادِ کسیرِ غمِ صبر و شکیب

مجھ کو آتا ہی نظمِ مسکینِ بے تن چراغ

پروردِ مرادِ ہوا گلزار سے فارغ	ہوتا نہیں شہ کے گلزار سے فارغ
اس نرگسِ بیاں کو ہی دل سے میرے کام	بیمار بھلا کب سے بیمار سے فارغ
ہی مجھ نبی اور علی یہ دلِ عکس	نہ یار سے فارغ نہ مددگار سے فارغ
مثلِ گلِ صد برگ وہ صد پارہ نہوتا	ہوتا جو دل اس گوشہٴ دستارِ فارغ
سرِ شہِ الفت میں ترا زور ہی یارو	یہاں آج برہمن ہی نہارے فارغ

میں نے
خبر لکھی ہے
برہنہ کی
برہنہ

ہندو مسلمان مر شاہ کے ہیں رام	ٹھاکر کے ہیں شاہ میں مکرار سے فارغ
اس میں آتا ہی اثر آتش غم کا	جب ہونے کرتے ہیں تو ہیں عار سے فارغ
تو فیض میں مولا کی کیا جب کے دل اپنا	محنت کے سبکدوش ہوا بار سے فارغ
عزت میں قدم اپنا جو دامین کھینچا	گفتار سے بے فکر ہی رفتار سے فارغ
ہی ذوق مجھے راز خفی اور جلی کا	کہو مکر ہوں اس مخزن اسرار فارغ
شرک سے بھی نزدیک ہی محبوب خبر	دیران ہی وہ دل جو ہو دلدار فارغ

مسکین میں ایک شمع شہباز کو دیکھا

خوشی اس مطلع انوار سے فارغ

فصل الفاء

بوسہ گاہ مصطفیٰ پر ہی لب شمشیر حریف	آبِ خجری رہے ہیں تشنگ لب شمشیر حریف
بات سرور کی جو کہتے تھے کہ ہوں سہ سوار	نامسلمانوں کے دل میں کچھ کمی تاثیر حریف
طوق گردن پر گراں اور بار غم دل سے ضعیف	عابد بیمار کی پاؤں میں زنجیر حریف
انبیاء اولیاء حاضر ہیں سب پیش قضا	کس سے ہو سکتی ہی یحیا تقدیر تدبیر حریف
نفس و شیطان آدمی کے رہن ایمان میں	مرشد عالم کو مارا ظلم سے بے پیر حریف
شہرِ بال ہما تھا دم و ماں شمشیر کا	ملکِ عقیلی کی ہوئی اس طور اتنی حریف

<p>ایسی مٹی سے جس میں خونِ فرزندِ نبول طمانِ قید اور مظلومِ عابد قید میں روزِ شبیر کے ہی پاس جس کے ذوالفقار روضہٴ فردوس کی کرتے ہیں تو حریف</p>	<p>الٹی ہوئی ہی زمانہ میں یہاں تغیر حریف بزدلان رکھتے ہیں اپنے ماتھے پر شمشیر حریف</p>
<p>راکبِ دوشِ نبی مسکاتھا طفلی میں جو ایسے سرور کی نہیں ہوئی تو حریف</p>	<p></p>
<p>مقتدی افسوس تھے جس کے نمازی صدف بصف نامسلمانوں درِ واقعہ خیر الما کرین ہو گئے غرقِ ندامتِ مصطفیٰ کی یاد تھے جو ہیں مفتاد و دوستِ عاشقِ مولا ہیں آفرینِ محبت پہ انکے ہیں خاصانِ خدا عشقِ مولا کی ہی آتش انکے دل میں شعلہ زن قاتلانِ سبطِ احمد کافرانِ قطعی ہوئے عشقِ دنیا جو نہو تادل میں اہلِ شام کے مصحفِ جنابِ سرور ہو گیا اس کا نام</p>	<p>سما مٹنے ایکے کھڑے ہیں کے غازی بصف شیرِ حق گمت کرو و باہِ بازی بصف دیکھو اگر کو دلیرانِ حجازی بصف آویں گے مقتل میں با آہِ تازی بصف روضہٴ رضواں میں ہیں کس فراری بصف جاں نثاری ہیں صرف جاگدازی بصف دشمنِ مرشدِ مریدانِ حجازی بصف کرتے وہ ابنِ علی کی چارہ بازی بصف تار میں گسیو پاتے ہیں درازی بصف</p>
<p>یاد رکھو مسکاتھا پیروں اس دن کو کہ تیری بخش پر</p>	<p></p>

سایہ اندازی کریں مومن نمازی صنف بصف

فصل القاف

جو مجرئی ہیں گردش احوال کے عاشق
دنیا میں بہت رنگ ہیں محبوبِ خلافت
اُس زلفِ گر گہرے بازو ہوں میں دل کو
ہی عشق کا سامان مر ساتھ ازل سے
اک سرورِ دانِ یز فلک اپنا ہی دلو
تھے شہتِ غمیت کے وہ محبوبِ دو عالم
شاہوں نے ان کے نہیں کام ہی ہم کو

ہرگز نہیں رہتے ہیں زرو مال کے عاشق
ہم اہل محبت ہیں سدا آل کے عاشق
ہیں سالگرہ والے وہ سال کے عاشق
ہم سر ہیں کب کے مر حال کے عاشق
ہیں لکبِ دری اسکے سدا چال کے عاشق
بستانِ شہادت گلِ اقبال کے عاشق
ہم شہید اکے ہیں احوال کے عاشق

ریحانِ سعد کا ہی سودا مجھے سلکین

ہیں لوگ جو خونوں کے خط و حال کے عاشق

عابدِ بیمار کے دل پر ہوا آرا فراق
ہشتیوں کی بن ہو بن میں آتے ہیں نظر
نوح کے طوفان کی اس میں عجب تاثیر
اس کے سوزش میں نیاں آگ تھیں اک در کی

کس نے دیکھا ہی جہاں جاگد از ایسا فراق
یا الہی کس کو کے غم میں ہی صحرِ فراق
دشتِ غم کو شک سے میرے کیا دریا فراق
آتشِ دوزخ کی خود منزل ہو گویا فراق

اگ کا بستر ہی مجھ کو خار میر پھول میں	الاماں درو زبان ہی جب میں نکھیا ذرا
دوستی مخلوق کی ہی منشا درد و الم	وصحیٰ امروز اگر لاریب فردا فراق
کاروانِ شک روز و شب آنکھ سے	آتش غم کو کیا ہی منزل و ماوا فراق

دم بدم اسکے چلن میں اثر و تاکی چال ہی	
یوں ستا ہی دل مسکین کو مولا فراق	

میں جب ہوں کے گلزار کا شائق	رہتا ہوں سدا دولت دیدار کا شائق
ہی جس کے اک پھول میں سو گلشنِ امید	کہا کام رکھے باغِ دلدار کا شائق
احمد کے لئے ارض و سما حق بنا یا	مولا ہی میرا دیکھو پرستار کا شائق
عاصی کو کہو یا اس کی صورت کو نہ دیکھے	ہاں عفو الہی ہی گنہگار کا شائق
یہ کس کے لبِ بزم یوں کام ہی نچھکو	درگاہ کا شائق ہو یوں یار کا شائق
کہا کام اُسے غیر سے گو شمس و قمر ہوں	بیرا ہی اُس مطہرِ انوار کا شائق
سینہ ہوا صندوق میرا درخف کا	مولانا ہو کیوں مخزنِ اُمیر کا شائق
تو تکی رگِ جان جو یکتا رہی توتے	رہتا ہوں میں اس زلف کے تار کا شائق
دل اپنا ہو ہی گل گلزارِ صداقت	شاید ہی کسی گوشہ دستار کا شائق
سرسبز الفت نے کیا مجھ کو مسلمان	میں آگے رہا کرتا تھا زمار کا شائق

خدمت میں جو طرقت ہی مثل تھک رہی ہو

طالب گل مقصود کا ہی خار کا شائق

بیمار کی بستری کا قیدی ہوا مسکدیں

دل جب ہے اس نرگس بیمار کا شائق

فصل الکاف

سید اصفیاء سلام علیک

سرور اولیاء سلام علیک

میں سلامی ہوں تیری گہ کا

خلف مصطفیٰ سلام علیک

میری مشکل ہو آپ سے آساں

ابن شیر خدا سلام علیک

تیرے فضل و کرم ہمیں محتاج

سارے شاہ و گدا سلام علیک

دلت دیں مجھے عطا کیجے

کا لطف عطا سلام علیک

دردِ مزمن میں ہوں شاہ حال

مجھ کو دیجے شفا سلام علیک

ہی مجھے آرزو حضور کی

چاہتا ہوں لقاء سلام علیک

ہو شہیت کے آپ کن رگیں

شمع راہ ہمارا سلام علیک

ایسے تقویٰ کا کون ہی مظہر

سرور اقیاء سلام علیک

فروش سے عرش تک ^{اکا} عیان نام

عابد بے ریا سلام علیک

شہ کا مسکدیں فقیر ہوتا ہی

کیجے شربت عطا سلام علیہ

مقتل میں نہا ہی دین حیراں فلک اکبوت ہو دو دیکھہ ہرگز یہ کر دیاں فلک

قلم

ہی شفق خون کھراور ماتی اسکا لباس دیکھئے اہل عزالیں ہی سامان فلک

گنبد سبط نبی اک قصہ عالی شان ہی فی الحقیقت جس یہی قربان ایوان فلک

ہی زمین کا اک ستارہ مطلع انوار حق دیکھئے قدر زہیں اور دیکھئے شان فلک

ہی خدا کے فیض سے اکہ نظر قطب ہر ہیں یاد نہیچن اور ان سے ارکان فلک

رات کو بچ ہی غم کی روشنی کا تھا رات کو بچ ہی غم کی روشنی کا تھا

کبوت ہو سار ملک واقعہ سن بقرار موسیٰ و عیسیٰ ہیں وضو خوان فلک

نشر غم ہاتھ میں اب حضرت عیسیٰ ہی کبوت نہوز خمی محو سینہ و جان فلک

عابد بیمار کے غم سے ملک بیمار ہیں ہو گیا بیمار خانہ دیکھو ایوان فلک

گریہ ابرہہ ساری ہی غم شبیرین رعد و برق آئینہ شور و افغان فلک

کبوت نہوں مسکین قائل اس سخن کے اہل حق

چشم خورشید ہی اک چشم گریان فلک

ای دل تجھے درد شہ ابرار مبارک یہ خون بگر چشم گہر بار مبارک

افغان
نظر حیران
مقتل میں نہا ہی
دین حیراں
فلک
اکبوت
ہو دو
دیکھہ
ہرگز
یہ
کر دیاں
فلک

بازارِ رضا کے ہیں خریدارِ محسن
ای اہلِ عزت اساتذی کو شر کے کرم سے
بس راہ میں مٹا ہی طلبگار کو مولا
نیرہ سرانور کا ہوا پایہ معراج
مجلس میں پڑھیں گاتھاں کجہ جا کر
ہو و تمھیں کوئن میں ای اہل ارادت

بازارِ مبارک ہی خریدارِ مبارک
محشر میں تمھیں ساغیر شاربک
ہوتا ہی مغیلوں کا بھی دامنِ مبارک
احمد کی ہوئی شاہ کوستا مبارک
رفقار مبارک اُسے گفتِ مبارک
سجاد کی عابدِ بیمارِ مبارک

مسکین جہاں وصل کی صورت ہی نمایاں
میں نیک علامات بھی آثارِ مبارک

ہی شہکِ گرم میں جو میرِ خیم ترکِ اک
ظالمِ یتیم کے دل زخمی کو مست
بدلے میں ایک خون کے لاکھو ہوئے تباہ
اکبر علی شہید ہو چشمِ زخم سے
آتش جو تیغ میں ہی جلاتی ہی عمر کو
بالش کو چھو دیکھ کے کہتا ہی غدلیب
یعنی پر بالش
یارب ہزار شہدِ طولِ مل میں خاک

واقع میں ہی یہ دوستو سوزِ جگر کی اک
کرتی ہی شامِ روز کو آہِ سحر کی اک
برقِ جہاں ہی یارِ وہیں اثر کی اک
پتھر کو پھوڑتی ہی یقیناً نظر کی اک
خرمن کا برق ہو گئی یارِ وشر کی اک
آرام کو جلا دے میرے بال و پر کی اک
سگم ہی روزِ محشر میں کس شجر کی اک

ہی جلوہ گرد خان جولانہ کے داغ سے	دشتِ بلا میں ساگی کی کس سے نفی اک
خاکِ شفا کی مل گئی اک سیر از قضا	بوتے میں میر دل کے ہی اس سیم و زر کی
خونِ امام اس کے بجھا کو ہی ضرور	سلگا رہے تھے دشتِ دشمن جو سر کی

سینے میں ان کے داغ ہی عشقِ امام سے
مسکین کیا بتاؤں میں جن شہر کی

فصل اللام

کیا ہی پیر میں اپنا قبا گل	گریبان چاک ہٹا ہی سدا گل
جگر پر خون ہوا ہی اس کا غم	علم پر ہر دس کی فدا گل
کھڑا ہی تغزے کو شاہِ یں کے	ہوا شہید صد وفا گل
اُسے سودا ہی باز ارضا کا	زرا پناہ لیا حرب و لا گل
مگر خاکِ شفا سے یہ گاہی	ہوا ہی یون جو صبا کیسیا گل
خلائق ہیں جہاں اس کے محتاج	دھڑا ہی فرق پر تاجِ غیا گل
کیا حد بدل سبطِ نبی کی	تو سارے مانع کا سرور بنا گل
قدم پہ اس کے سر بلبلوں کا	یہ کس سلطان کا چاکر ہوا گل
میرا دل باغ و جد کا ہی بلبل	خدا گل مصطفیٰ گل متضیٰ گل

ہوا مسکین مولا کا طلبگار
 ید اقدس سے ہوا اسکو عطا گل

ہوا بیل گیارہ شہر گل	کیا ہی شک دے دامن گل
ہی اسکو شوق بنا رخدا کا	رکھا ہی تھہ میں جو زر گل
ہوا ہی خدمتی کشادہ کا	بنا ہی خلق کا نور نظر گل
جگہہ اسکی ہی سر پر طرح سے	کرے ہی زندگی اپنی سر گل
ہوا سر سبز اسکا باغ امید	یہیں کے فیض پایا ثمر گل
ہوا پر خوں جگر تہ کے عز میں	سنا باد صبا جب خبر گل
کیا پرواز تا گنج شہید ایں	مگر بیل پایا بال و پر گل
جگہہ اسکو ندون کیون اپنے سر پر	باتا ہی مجھے سوز جگر گل
ہوا تخت روا اسکا بنی	ہی کس سرور کا منظور گل

ہی یہ شہنم کی مسکین مہربانی

دکھاتا ہی جویوں لوگو تر گل

غم سرور کے سوا غم جو ہو اس دل نکال	خسرو خاں کا جو کلفت کا ہی منزل نکال
اسکو دنیا کی ہوا ذوق سے محروم کر	دل مدشوں کو مت تباہ کی محفل نکال

صالح کل ترے لئے چشم دولت ہوگا	آب رحمت سے ترے میں ہر اک دل کے نکال
پیروی عابد بیمار کی لازم ہے تجھے	دل بیتاب کو تشویش سلاسل سے نکال
شامیاں جہل سمجھے نہیں قدرِ سرور	اپنے تین بہرِ خدا صحبت جاہل سے نکال
یا الہی مجھے ہی چاہئے خدا کے کام	مت میرے دل کو تو اس چیمہ فاضل سے نکال
دل میں تیرے جی اس نرگس جادو کا خیال	مگر چھا کو نہ زہار تو منزل سے نکال بوست آہو

عرض مسکین کی باران الہی ہے

گل نرگس گلِ بجان میرے گل سے نکال

درجِ ان کے گوہر ہیں رسول اور بتول	برجِ ایمان کے اختر ہیں رسول اور بتول
فاطمہ کہتی ہی آئین مناجات کو کس	دافعِ محنت شہر ہیں رسول اور بتول
مشک کو شیرِ خدا کی دپی پاپی بھر دیں	یادِ ساقی کوثر ہیں رسول اور بتول
دل ہوا فاطمہ کا محسنِ سرِ احمد	فضلِ رحمان میں سر ہیں رسول اور بتول
باپ سیدی ہوئی سیدہ اسکی دختر	یعنی کونین کے سرور ہیں رسول اور بتول
کہوں نہ ہو معرفتِ حق کی ہدایت سے	مہرِ عرفان کے خاور ہیں رسول اور بتول

موجب آیتِ تطہیر ہی ہیں مسکین

ظاہر و پاک و مطہر ہیں رسول اور بتول

شبِ مائوس کی جھج شہادت حاصل	شبِ مائوس کی جھج شہادت حاصل
تاریخ مرضی حق کیوں نہ ہے سرور دیں	تاریخ مرضی حق کیوں نہ ہے سرور دیں
آپ خجریہ ہوا سبطِ پیمبر قانع	آپ خجریہ ہوا سبطِ پیمبر قانع
اہل دنیا کی محبت سے وہ کیا کام رکھے	اہل دنیا کی محبت سے وہ کیا کام رکھے
مصطفیٰ رحمتِ سینین کا رکھتے تھے خیال	مصطفیٰ رحمتِ سینین کا رکھتے تھے خیال
باوجودِ زمنِ آوازِ نیا مد کہ منہم	باوجودِ زمنِ آوازِ نیا مد کہ منہم
دورِ سر کا ہی سبب مشغولِ دنیا کا	دورِ سر کا ہی سبب مشغولِ دنیا کا
سرورِ شاہ نے دینِ ارسِ نور زندہ ہوا	سرورِ شاہ نے دینِ ارسِ نور زندہ ہوا
تنگِ شیشی کرد و دستور و فیہاں	تنگِ شیشی کرد و دستور و فیہاں
یوں شہر دیں گے ہوا نقسِ قدمِ ظاہر	یوں شہر دیں گے ہوا نقسِ قدمِ ظاہر

شہ کو بن کی سرکار کا وابستہ ہوا
جب مسکین کو ہی قیامت حاصل

فصل المیم

دل میں ہمارے غمِ حیران یا امام	دل میں ہمارے غمِ حیران یا امام
حضرت نے اپنے بیٹے کو تم پر فدا کیا	حضرت نے اپنے بیٹے کو تم پر فدا کیا
ہوتے ہیں آج آپِ قربان یا امام	ہوتے ہیں آج آپِ قربان یا امام
قربان ہم بھی کیوں کریں یا امام	قربان ہم بھی کیوں کریں یا امام

میر وزیر آپ کے تحت ساج میں	دو نو جہاں کے آپ ہو سلطان یا امام
ایمان کہوں نہ لاویں تمھارے جمال پر	صورت تمھاری اپنا ہی قرآن یا امام
سرے سرے تمھارے شرع غیبی کو قیام ہی	قائم ہیں ہم دین کے ارکان یا امام
اس کو نہیں اگہی انجام کار کے	دل ہو گیا ہی اپنا پریشان یا امام
مشکل کش کے آپ ہو فرزند جانشین	مشکل ہماری کیجئے آسان یا امام

مسکین کو بھال کے تم بہرہ ور کرو

پھر نای شب ہجر میں حیران یا امام

ہی منظر انوار خدا ماہ محرم	دل کے میر کہوں کہ ہو خدا ماہ محرم
ای سرور کو نین تو محبوب غیبی	ابر و پتیرے ہو خدا ماہ محرم
عاشور میں سہمے ہیں اک شوریات	گویا ہی شب روزِ خیر ماہ محرم
آنسو کے عوض آنکھ کے بہتا ہی میر خوں	نشتیر میر دل کا ہو اکبا ماہ محرم
ہم دولت دیدار ہوتے ہیں شرف	لایا ہی مگر بال ہما ماہ محرم
ہی کوئے قیاض کی تاثیر یہ یارب	پشتر احسان عطا ماہ محرم

مسکین ان ایام میں مغنوم رہا کر

ہی مصدر صد مخزن و بکا ماہ محرم

مٹھی کو شہ کے چہرے کے ازبرئے ہیں ہم
 بے دروزمانے کے کہد و کہ جان کو
 بچھڑا ہوا ہی سینہ میرا غم کی آگ سے
 چشم لہو کا بن گئی یہ چشم خوش
 صنعت ہماری دیکھ کے فصا و دنگی
 جنبش ہمارے لب کی ہوئی گوہر مراد
 لاریب برج فیض کا وہ آفتاب ہی
 محشر کی تشنگی کا کہاں اب خطرہ
 پہنچنے لگا اس وسیلے سے تا دامن حسین
 یاد علی کے فیض سے ناد علی ہوئی

صفحے کو دل کے عشق کا دفتر کئے ہیں ہم
 جو یا دردِ سب بڑے پیمبر کئے ہیں ہم
 دل کو جلا اس آگ میں لٹکائے ہیں ہم
 دامن تمام خون سے اب تر کئے ہیں ہم
 نوکِ قلم کو اپنے بھی نشتر کئے ہیں ہم
 کس کی سریرِ دی سخن بسر کئے ہیں ہم
 سب بڑے نبی کو دین کا رہبر کئے ہیں ہم
 دل کو فدا ساتی کو تر کئے ہیں ہم
 آنسو کو اپنے نذر پیمبر کئے ہیں ہم
 ہاں اس دعا کو جو بکتر کئے ہیں ہم

مسکین اس کتاب کا درجہ نگاہ کر
 سلک کہے رشتہ مسطر کئے ہیں ہم

گھات میں سب بڑے نبی ہمیں سمکار ہم
 کہوں نہ تنہا ہی سے جہشت زدہ ہو جاؤ
 خون دل پیے ہیں اور خون جگر کھائیں
 بھٹاں دل زار سے ہی دیئے خونبار ہم
 ہو پیوندِ زمین جتنے تھے غمخوار ہم
 شہ کا غم کرتے ہیں دیکھ کر گلزار ہم

پہنچی اس ورد کی تاثیر نباتات تک	عشق کی آگ میں جلتے ہیں گل و خار بہم
کہوں نہو باغ میں اس سرور واکس یاد	مژہ چشم سے خارِ سر دیوار بہم
داثرہ خط کا بنا صفحہ رخسار کے گرد	سطح سے ہوتا ہی دائم خطِ پرکار بہم
لب زخم سے سنتے تھے صد اب تکیر	دم عیسیٰ تھا دمِ خنجر و تلوار بہم
عمر سب خضر کی اس بات کی غفلت میں کتنی	آبِ شمشیر سے ہی دولتِ بیدار بہم
زہد سے شک کے پیدا گل اقبال ہوا	ترک دنیا سے ہوی گرمی بازار بہم
خط میں مضمونِ وفا دل میں تھا سامانِ جفا	حیف ہی جب رہے اقرار سے انکار بہم
دل میں ارمان ہی اور بند زبانِ حیرت ہی	رازِ سر بستہ ہی گویا لبِ اظہار بہم

ہی وہ مسکینِ خداوند و عالم بے شک
جسکے سرکار سے میرا ہی سروکار بہم

کس دل کے استاں سے ہو گئے مجبور ہم	خواب و خور سے رہتے ہیں رات جو یوں دور ہم
شاہ کے غم میں جو دل نا شاہ رہتا ہی مدام	فضلِ مولار یکے شریں سرور ہم
وادِ یامین ہوا کس نور سے اپنا جگر	شعلہ آوارک کو اپنے بنا بے طور ہم
پردہ دیدار میں رحمت اسکی جلوہ گر	ناظر اپنا ہی مری کہوں نہیں منظور ہم
دید کا سودا میر دل کا سودا بن گیا	جب زمین گریز میں ہو ہیں تبتِ منظور ہم

عشق کی غیرت رکھتے ہیں غریزوات
 غیب کے پردے میں ای عارف و قبول
 آنکھ کے پردے میں اپنے یار کو مستور ہم
 دولت سرمدی اپنی ہووین جب مغفور ہم

شربت دیدار کا مسکین رہتا ہی خیال
 غم سے اس جان چاہے سے رہن جو ہم

السلام ای عاشق دیدار مولا السلام
 السلام ای تازگی شاخ طوبی السلام
 السلام ای سبزہ خسار طبعی السلام
 السلام ای والی فردوس علی السلام
 السلام ای صاحب جان والا السلام
 السلام ای صاحب حسن السلام
 السلام ای پیروا خلق مولا السلام
 السلام ای تیری درگاہ کا ہی معکف
 السلام ای قبلہ اہل تولا السلام

بادۂ عشق کے جو کسو سدا جام سے کام
 اس کو کب دے غم گردن ایام سے کام
 جس کی طلب اس کی میری آنکھوں سے نہاں
 رات دن ہی مجھے اُشش کے لب سے کام

عالم الجہان
 لکھی

<p> نہ سروکاری بھالے صبح ناشام کے کام بسکہ ہی دل کو میرا سُن تنِ گلہام کے کام شاہیو کب اُسے مملکتِ شکم کے کام نہ اُسے دانے کی جات نہیں اُم کے کام مردِ عاقل ہی تو رکھے اپنے سدا کام کے کام جسکو رہتا ہی سدا دوا سلام کے کام زکسست کو ہی روغنِ بادام کے کام </p>	<p> جب سے اس کیسے شہزاد کا سودا ہی مجھے عذلیتِ عشق میری جان ہوئی جسکو اللہ نے فردوس کی شاہی بخشی اپنا صیاد ہی تسخیر میں دل اُستاد کے طعنِ تشنیعِ خلائی کا کمر تو پروا شاہ پر اپنے کر یگا و دل و جان فدا کہوں تدمہیں کرے گرم ہوا اس کا دماغ </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دو جہاں اسکی عنایت ہیں مریوں میں

میرے مولا کو شب و روز ہی انعام کے کام

<p> سرورِ دو جہاں امامِ ہمام والی انس و جان امامِ ہمام شافعِ عاصیا امامِ ہمام قہدِ بندگان امامِ ہمام میرِ باغِ جانا امامِ ہمام دل سے تھا مہربان امامِ ہمام </p>	<p> شہ کون و مکان امامِ ہمام کہوں نہو شہسوارِ دورِ ہمام گلشنِ رحمت اس کی سرسبز اس کا روضہ ہی کعبہ مقصود سیدی اسکو مصطفیٰ علی اپنے مانا نبی کی امت پر </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سُوکے دارالسلام ہی کر بلا سے رواں امام ہمام

سر پر نور سے کیا مسکدیں

کشف راز نہاں امام ہمام

فصل النون

نیر برج ولایت ہی امیر المومنین

خانہ حق میں ہو بحسب روح تیغ ظلم

قرصِ مہر و ماہ بھی حیراں ہیں اسکے فیض سے

آیتِ تطہیر کی تخصیص سے ممتاز ہی

برقِ خرمین اشقیاء کی ذوالفقار اسکی ہو

کہوں نجف کی تنگی اس شاکہ کو زیبا نہو

خاتم الخلفاء ہی دامادِ ختم الانبیاء

آفتاب اسکے لئے کرتا ہی سج و مرجع

کہوں نہوا سکی دیانتِ مشتہر آفاق میں

گوہر بحر شجاعت ہی امیر المومنین

سرِ بستانِ شہادت ہی امیر المومنین

مالک ملک سخاوت ہی امیر المومنین

زیبِ دامانِ طہارت ہی امیر المومنین

صاحبِ اقبال و نصرت ہی امیر المومنین

خبر و ملکِ سیاحت ہی امیر المومنین

والی تختِ خلافت ہی امیر المومنین

صاحبِ فیض و کرامت ہی امیر المومنین

حاملِ بارِ امانت ہی امیر المومنین

کہتے ہیں مسکدیں اس کو منیاں حضرت امیر

لائقِ تاجِ امارت ہی امیر المومنین

رہ نمائے اہل ایمان شاہِ زین العابدین	شمعِ بزمِ علم و عرفان شاہِ زین العابدین
قد گاہ اس کا تھا یار اکبر و شمسِ رسول	وارثِ تختِ سلیمان شاہِ زین العابدین
کہوں نہ ہو اس کی عبادت بایہ کشف و شہود	آفتابِ اوج اس شاہِ زین العابدین
ہو گیا تھا پابِ زنجیرِ اشقیاء کے ظلم سے	شیرِ حق کا راحتِ جاں شاہِ زین العابدین
نام اس کا ہی علی اوسط لقبِ مجاہد	حسن میں تھا ماہِ کنعان شاہِ زین العابدین
منزلِ اس کے طریقت میں مقصود خواص	روشنِ شامِ غرباں شاہِ زین العابدین
ای مجھ پر دی عابد کی تم پر فرضی	غم میں تھا سرور کے گریاں شاہِ زین العابدین

جانشینِ ابنِ علی کا ہی وہ سبکدینِ بلیقہ

کعبۂ اربابِ عرفان شاہِ زین العابدین

جانِ احمدیہ جب نثار کریں	کہوں نہ ہم دردِ خستیا کریں
دردِ دلِ جب نہ تو ناقص ہیں	بندگی کو کہ ہم ہزار کریں
مزرعِ آخرت ہی یہ پیارو	دانہٗ اسگشت کا کریں
آتشِ عشق سے جلا دل کو	اپنے سب سے کولالہ زار کریں
دستگیری سے غمِ مولا کی	جیب و دامن کو تار تار کریں
حزنِ دل سے جفتِ طاقتِ طاق	کب تک ہمارا انتظار کریں

نام جابر
در ان امام
میدان
نشان شد

مژده حسن را کسی
یعنی خداوند آئینه دید
خاک را امام مهدی کو
مثل عیسی بعین صدق و صفا

بخت کو بکوش هوشیار کریں
سر نه چشم انتظار کریں
اقتدا اسکا اختیار کریں

فیض سے اسکے دل ہو شک چمن
کفر کو تو زکر ہزار کریں

جب دیکھا ہو میں لقا حسین
خاک ہونا ضروری آخر
اشک اپنے آبیاری کر
خضر رہتا ہی دار فانی میں
سفر آخرت ہی اسکا سفر
اسکی شوکت کو تک لگا کر
ہو منور اختیار کرو
ہو گیا ہو بدل فدائے حسین
کہوں نہ ہو جاویں خاک کیا حسین
باغ ایمان والے حسین
کس طرح سمجھے وہ بقا حسین
عشق مولای رہنا حسین
بادشاہ جہاں گدا حسین
دیکھو سجا دو بجا حسین

گلستان میں بغور مشن سکیں
بلبلان بو ہیں ما حسین

ہر در و سر ابھی ہیں
غم سے ارض سما بھی رو ہیں

خاک پر کچھ وہ تن بے سر	ٹکے شیر شاہی رو ہیں
شہ کو نین کی مصیبت کو	سکے شاہ گدا بھی رو ہیں
اکبر نوجوان کے غم سے	مصطفیٰ مرتضیٰ بھی رو ہیں
دیکھ زاری کو عرش و کرسی کی	انبیا اولیا بھی رو ہیں
اصغر تشنہ لب کے رو کو	سکے آل عبا بھی رو ہیں
اس فتنے کا ہی خدا حافظ	درد سے ناخدا بھی رو ہیں

دیکھ عابدِ ضعف کو مسکدیں
اب شہ کر بلا بھی رو ہیں

شیر خدا کا نورِ ظہری امام دین	خیر النساء کا لختِ جگر ہی امام دین
دُرِ یمیم کہتے ہیں اس کو خدا شناس	وریا معرفت کا گہر ہی امام دین
پشتی ہی اسکے سرِ ضعیفوں کو شہ	امت کا مصطفیٰ کی سپر ہی امام دین
جزا کی ہی زمین میں شاخِ آسمان پر	باغِ نبی کا نیک شجر ہی امام دین
نصرت سے اسکی اہلِ بصیرت کو ہی خبر	ماہِ منیر اوجِ ظہری امام دین

مسکدین کی نجات ہی حبِ حسین میں
محبوبِ مصطفیٰ کا پسری امام دین

<p> چشتر ہدایت عرفان شاہ مرداں ای رہ و طریقت مولا کی پیروی کر عقی کی بادشاہی اس کو خدا بخش دریا دلی ہے اسکی مشہور دو جہاں میں یہ سیدہ کی ہے وہ امیر عالم مثل خلیلِ حسن وہ بت شکن ہوا تھا حسنین ہو دیں اس کے میرا جان دل </p>	<p> ہی سارے اولیا پر اس شاہ مرداں مہتا ہے سالکوں کو دامن شاہ مرداں نافذ ہے آسمان پر فرمان شاہ مرداں جبریل کیوں نہ ہو کہ مہمان شاہ مرداں بنت رسول حق ہے شایان شاہ مرداں طفلی کے جلوہ گری ایمان شاہ مرداں سرسبز کیوں نہ ہو کہ بستان شاہ مرداں </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مسکین بلایں آل نبی میں فسیح
 کہوں کر نجف ہو و زندان شاہ مرداں

<p> ہی علی پیشوا اے اہل یقین اور امام حسن ہے سبط رسول بعد از ان حضرت امام حسین زین عابد حضرت سجاد مخزن علم جعفر صادق کان حکمت امام باقر </p>	<p> شہ مشکل کشا اہل یقین سرور مقتدا اہل یقین قید و رہنما اہل یقین صدر دولت سرا اہل یقین صدق سے ہے صیا اہل یقین شمع راہ ازبرا اہل یقین </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مرشد دین ہی موی کاظم	کنج صدق و صفا اہل یقین
علی موسیٰ رضا امام زمان	میر الشرفزا اہل یقین
ہی محمد تقی نقاۃ خلق	دم کے اپنے بقا اہل یقین
اور محمد تقی ہی تقویٰ کے	سبب ابتدا اہل یقین
حسن کریم وہ در فیض	خاک سبکی حلا اہل یقین
سرور دین محمد مہدی	جس سے ہی انتہا اہل یقین

ورد اشاعت کر سکے ہیں

بندہ نے رپا اہل یقین

بے ورد و الم ست رہے دور کی بدنامی میں	یہ ورد ہی ایک دریاں صولا کی خدائی میں
سب چھوڑ تو جاؤ گا شک کا یہ قطرہ	ہی قد میں بے شک دنیا کی کمائی میں
ای سالک راجہ پہچان سخن میرا	مکریم ہی کانٹوں کی امن ہنپائی میں
است گئے کار و قربان کرو دل کو	اس سر پہ جو رہتا ہی دوزخ کی باڑی میں
اس صبر کی نعمت کو احمد وہ پایا تھا	ایوب بھی حیران ہی سرور کی سائی میں
مشکل کی گرہ یاہے کہوں نہ کھلے اس سے	مولا کا جو وارث ہی اس عقدہ کشائی میں

اب واقعہ خوانی کی مسکین کو رغبت ہی

بہن بھی چمن میں ہے اس سرسبز باغ میں

ہی امام ہمام سرور ہیں	سرانوحی مہر جاور دیں
خون کے شہ کے آبیاری ہے	کہوں نہ آباد ہو و کشتور دیں
درۃ التاج اسکے ہیں سنین	سر پہی مصطفیٰ افسر دیں
نیرے پر جو نظر کرے سر شاہ	اسکو شہود ہو و منظر دیں
دین اسلام کہوں نہ ہو محکم	مرضی مصطفیٰ ہیں دیں
جو سمندر میں غم کے دو بیگا	ہاتھ میں اسکے آوے گوہر دیں
پردہ داری کر گئے عالم کی	وے جو ہیں پردہ دار برد دیں

عارفوں کی نگاہ میں مسکین

سراپن رسول ہی سر دیں

سرمایہ دار دولت عشق خدا حسین	ہاں مرضی حسین اور مصطفیٰ حسین
ای دوستو مدام کرو غم امام کا	ہی بالیقین شافع دو جزا حسین
ہوتے ہیں اہل شام خرابی میں ستلا	ہو دیکھئے فضل حق کے شہ کر بلا حسین
باقی رہیگا اسکا اثر ہاں ابد تک	روز ازل سے لاکھیں خاک شفا حسین
یارو یہ سچ دوا ہے دل مند کی	خاک شفا کا نام نہ ہو کہوں عطا حسین

وہ کہا ہوتھے چشمِ صدفِ وفا حسین	بے آبِ نانِ راہِ خدا میں ہوشیہ
اس وعدہ کو وفا کے نامِ خدا حسین	شیرِ خدا سے وعدہ تھا شکب کا
کہوں کر ہو ویں سرورِ ارض و سما حسین	تن خاک پر ہی ادھر شترے پوار
خجرب میں دیکھے شہبازِ ہمال حسین	ترپار ہما ہی دولت دیدار حق کا شوق
جائے جاہل اب بابر کہ کبریا حسین	کبر و ریا چاہے بالکل بری رہیں
نامِ خدا پڑھتے ہیں دلِ خدا حسین	از بہر حق نثار کریں کہوں جانِ مال
دارِ فنا سے جائے جاہل و ارباب حسین	نیزہ سرِ امام کا ماں مثلِ داری
رکھتے ہیں سر میں گوہرِ خدا حسین	سرِ خاک پر ہی دل کا تعلق عرش
ہوتے ہیں کر بلا میں جویوں بر ملا حسین	منصور کا سا بھید نصرتِ خدا کی ہی

مسکین مجھے بھی شوقِ ہیبت شہ کے ذکر کا

ہی تکیہ کلامِ فقیروں کا یا حسین

کیجئے بند درگاہ کی امداد حسین	فکرِ دنیا سے میرا دل کرو آزاد حسین
اپنے غمخوار کا دل کرتے ہیں آباد حسین	غم میں ہی سید شہد کے عجیبے تاثیر
مرضی شیرِ خدا انکے ہیں اولاد حسین	جہنم کے روزِ مذہب وادِ شجاعت کہوں کہ
نقش سے اپنی جہیں کے ایک آباد حسین	ایسی مسجد جو ہو ہم پایہ بیت المعمور

ایکا نقش قدم بھی تھا وہاں نقش مراد
سر کے بھی کوئی نہ ہی کہو داد و دہش
صبر میں کوئی ولی ایسا بھی ہو گا یارب
سر میرا نذر خدا ہی جو ہمت کی نجات
دین اس سر جو زندہ ہوا یوں از سر نو

عازم عرش ہیں اب فرشتے دل و سر
دیتے ہیں عشق خداوند کی اب و حسین
ہو کے ایوب نماں کہتے ہیں عدا و حسین
حق سے دن رات یہی کرتے تھے فریاد حسین
لاسے عرش کے فیض خدا و حسین

سیکھتے ہیں باپ کے یہ طرز عبادت میں
ہو گئے عابد بیمار بھی سجاد حسین

بحرئی دل بھی کما ہی ہے آب نہیں
خاکِ نقسیدہ تھی اسشت کی کرداں
سر کھلے آل نبی شام کے راہی سوار
ملکِ عقبی کی ملی باد شہی سرور کو
روز و شب ظلمتِ عصیاں کا عالم میں ظہور
جب سے دیکھا ہوں فلک میں محرمِ مہلال
ماہِ نو میرے جگر کے لئے اک شتری
نتکے سر پہ بندہ پا ہو گیا مثلِ مچنوں

کون ایسا ہی جو اس درو میاب نہیں
کوئی سر اب ایسا جو جان کا غائب نہیں
ساہباں انکا بجز چادر مہتاب نہیں
کون کہتا ہی کہ یہ شاہِ ظفریات نہیں
جب سے دنیا میں وہ خورشیدِ جہاں نہر
ہی قلعِ دل پہ پیر شوقِ خور و خواب نہیں
کونسا شک میری جو وہ خواب نہیں
سوزِ غم دلوں کو جلا یا ہی مجھے تاب نہیں

سرد مہری کے کسی ہی میر جو کون جوش	مجھ کو آبِ زوے قائم و سجا ب نہیں
باغِ شہد نہو کیوں اسکے اثر سے سب	آبِ خمر کا بنِ آمیزش زہر اب نہیں
اپنی تر و در پہ اسی شامیت ناز کرو	زنگِ شامت ہی نمایاں پہ تیا نہیں
دل تھرا اگر اب بیضہ فولاد ہوا	اب زہر کی مصیبت جو تیا نہیں
بھاری ہے دیر جوش ہی پور زبھی	اپنا سینہ بھی کم از معدنِ سیماب نہیں
ذبح کرتے ہیں شمرِ خلفِ سید کو	خبرِ ظلم کم از دشنہ قصاب نہیں

سنگوں ہو قلم اپنا کہے ہی سکین

کہا لکھو گا کہ لکھنے کا مجھے تاب نہیں

کہے مبارز اپنے سرد یہی ہے گواور یہی میداں	کٹنے آیا ہوا اپنا میں یہی ہے گواور یہی میداں
جورا ہولا میں آوے تو میر کی ہی سرفرازی	میں سبطِ احمد ہو ابنِ حیدر یہی ہے گواور یہی میداں
لڑو لگا حق پر لڑو لگا حق سے رہو لگا محبوبِ اہلِ کا	مجھے سمجھو غم سے مضطرب یہی ہے گواور یہی میداں
میر شجاع میری کراچی ملک شادای غریزو	نہ آدم کو اگر یہ یاد رہی ہے گواور یہی میداں
سوارِ دوشِ سولِ حق ہو حسین نام میرا	ہوں رُجِ رفت کا مہر یہی ہے گواور یہی میداں
خدا کی درگاہ کا ہونا زاری تراں ہو عارِ برانماری	کٹاؤں سجد میں اپنا میں یہی ہے گواور یہی میداں

رکاب داری میں کی مسکین کی جان تن میں

شیعہ اسکا کرایہ سنوڑی ہی اور ہی ہمارا

مشہد میں جو پھولا ہی شہیر کا گلشن

بھی خاک کا گمراہ جو ہوا تخت لالہ

ہی دشت میں تن اسکے نوا کا گل آلود

ہیں منت رسول اور علی اسکے نگہاں

کہوں نالہ لبس نہو شور بہر سو

پتے جو خزاں گے گرے سب برگ سوز ہیں

ہر حلقے سے اسکے ہی عیان دیدہ پر خوں

کامل جو صحیفہ ہی طریقت کا ہی گزار

ہر گھر میں اسی شاہ کے شجروں کا اثر ہی

ہی روضہ رضوان کی تصویر کا گلشن

ہی صیدِ حرم سے کسی نجر کا گلشن

فردوس ہی جس شاہ جہانگیر کا گلشن

ریحان سے ہی آیتِ طہیر کا گلشن

لشائے کسی سرورِ دلگیر کا گلشن

یارب ہی کہیں ایسی جھڑی کا گلشن

ہی پاؤں میں سجاد زنجیر کا گلشن

شاداب تحریر سے تقریر کا گلشن

سر سبزی دنیا میں میر پیر کا گلشن

شہیر کے صفے سے یہ کہوں کہ نہو دلکش

مسکدین کا دیوان ہی کشمیر کا گلشن

ہی گنجِ خفی مخزنِ اسرارِ شہید

الفت نہیں زہارِ انھیں نقدِ رواں سے

بہیں عجب شوری اور کل میں عجیب رنگ

دیدارِ خدا مطلعِ انوارِ شہید

ہی گرمیِ خوں گرمیِ بازارِ شہید

پھولا ہی مگر دشت میں گلزارِ شہید

شہید سے رہتا ہی سروکار شہید
 فردوس میں ہی شہرت دیدار شہید
 ہی تقدرواں دولت بیدار شہید
 ہی ظل ہما سائے دیوار شہید
 سردار دو عالم کے ہیں سردار شہید

پاتے ہیں دم تیغ میں اعجاز سجا
 بیتاب اگر دوزخ میں رہوں بجا
 جان اپنی نہ دیوں توئے مولا کو نہ پاویں
 ہی گنج شہید میں سعادت کا خزانہ
 کہوں شہیدان نہ ہیں سردار کوئی

جوانکا سلامی ہے ہی صاحب اقبال

مسکین گہر باری و رب شہید

جان اپنی کریں محسنِ عرفان یہ قرباں
 ہم احمدِ محنت کے ریحان یہ قرباں
 دل کہوں نہواں سبب زرخندانِ قرباں
 ہوتا ہوں میں اس چاہ زرخندانِ قرباں
 گیتوں و خط و ابر و مژگان یہ قرباں
 دل جان کے میں ہو گیا اوزان یہ قرباں
 رہتا ہوں سدا پنجہ مر جان یہ قرباں
 رہتے ہیں سدا روضہ ضوان یہ قرباں

مومن صداقت سے ہیں فرقان یہ قرباں
 دل بلبیل مالک سدا گلچنِ فدا ہی
 ہی اسکے لئے دوستو سربا یہ تفریح
 جوں شہد خورشید نظر آتی ہی محکو
 ان چار کا سودا ہی مجھے کہوں زیہوں
 انکھیں ہیں میر شاہ کی منیرانِ عدالت
 دریا شہادت پہ میری جہت نظر ہی
 علمان جو دیکھے ہیں وہاں سبط نبی کو

سرور کی جدائی سے مَوامِر کب تازی

ہی سوزِ جگر دیدہ تر سینہ پر خوں

حیواں بھی ہوا صاحبِ اسانِ قرباں

دل کبوں نہوا اس دردِ سامانِ قرباں

مسکین جو مشتاق ہیں گلزارِ علی کے

انصاف سے ہو دیں میرِ دیوانِ یہ قرباں

کس زلف کا ہی شہرہ کیسی ہیں زنجیریں

دل اپنا نگارستانِ صورتِ جان کی

ہی سجدہ سرور کی تائیدِ بڑی است

ہاں صبحِ شہادت میں شورِ قیامت

ایہ دیدہ بلب کی خونباری کو کچھ سوچو

پہرے کی بجلی کا ہاں شمعِ شہستان

منصوبہ ہوتا تھا دوسرا مقدر

سپنا جو کٹھن دکھیا اک جوشِ ہوا غم کا

ہاں قدرتِ باری میں ہیں سارِ ولی عا

مشہود ہوئی گردشِ کوفے کے سائے

ہوتے ہیں مجبوں کی ہر تار سے تسخیریں

اس ایک تصویر میں کئی لاکھ ہیں تصویریں

مسجد کی زما میں ہوتے ہیں جو تعمیریں

سننے میں ہوں کہ کب سوز کی نگہیں

پیدا ہی رگِ گل سے رختی کی جو تیریں

گلگیر کی لب میں اس بات کی تویں

ناچیر تھی تدبیریں کیسی تھی تقدیریں

موجوں میں تھی دریا اس خواہ کی تعمیریں

ہی صفحہٴ دنیا پر اس فرس کی تسطیریں

نقشِ قدمِ قاصد اس بھید کی تقریریں

ہوں آلِ عبا کا میں مسکینِ بدلتا مزاج

ہیں پانچ میری خاطر فردوس میں جاگیریں

اور چاک جگر کے رخ و لہار نمایاں	غنجے سے میر دل کی گلزار نمایاں
اس خواب کے ہی پردہ پندار نمایاں	غفلت میں تیری عمر کتنی پر نہ پایا
ہو گوشہ دل ابھی بازار نمایاں	یوسف کے جو سود کا تجھے شوق ہو پیدا
ہوتے تھے دماں احمد محنت ارنمایاں	کہوں کرنے کہوں شہر کو محشر
اس خون تھا غارِ رخسار نمایاں	تھا ماتھے میں شاہ کے اک شیشہ پر خوں
یار و نہو کہوں دولت دیدار نمایاں	اس رنگین مہار کو پاہیں ہم اب بند
لا ریب ہو صورتِ غفار نمایاں	واقف محمد کے اس آئینہ جہیں سے
خورشیدِ سیا اک مطلع انوار نمایاں	اس شامِ غریباں میں ہوا چہرہ عابد
ہر خار سے تھا اک گلِ نیا نمایاں	بستانِ شہادت میں اعجاز کو دکھا

کس زلف کا ہی تاب میری جا میں مسکیر
ان تجھ میں ہی عشق کے آثار نمایاں

فدوی جان نہا رہی کہے اے فدائینِ حسین	دل میں جس درد و غم و درباہِ پیائین
حضرتِ سجاد ہو ہدین اب جدائین	حرمِ الم کے موج میں نالہ دردِ خیرین
دشتِ ہلاک خوش نصیب جاہلین کربلا	فیض سے اس شاہ کے ہو دیکھا صحرائین

چشمِ آب بقا حق سے ملا شاکر

بانع امید مصطفیٰ خرم و شادابی

بھید کچھ اک سیر اس میں رکھا ہی خدا

وانع محبت میں اس کو بنایا چمن

مت کہو تم فنا حسین بولیو ماں بقا حسین

سرور کون و مکان نام خدا ہوا حسین

خاکِ شفا کا نام ہی اہل یقین عطا حسین

خانہ دل میں میرے کچے مقام یا حسین

مدح کہا شاہ کا لطف کا امیدوار

بندہ چمسکے کو دیجئے کچھ صلا حسین

دل اور جگر ہمیں پامال محن دونوں

آہو کو حرم کہاں یہ مرتبہ نمایاں ہی

حسین کو احمد رجاں جو کہے اسکا

ہم شکلِ پیر کو احمد سے ملائے ہیں

کیسے معطر ہیں کہو نکر نہو مشک چین

میں احمد و مولا کی اُلفت کو تباؤں کیا

حسین کی خوبی کا کب مجھ سے بیاں ہو

سالار و علی اکبر اب بے سرو سامان ہیں

محبوب الہی کی زلفوں کا میں عاشق ہوں

غمانہ نہ دیں کہ ہین ملتِ حزنِ دونوں

آنکھیں میرے سرور ہیں شکرِ فکرنِ دونوں

موجت ہے ہی ایسے یار و رشکِ چمنِ دونوں

تھے بانع رسالت کے سرورِ سمنِ دونوں

سجاد و علی اکبر آہو کے حقِ دونوں

بیک جان جیتے تھے پاکیرہ و تن

تھے درِ نجف کے آہ پر نورِ تنِ دونوں

تھے خاکِ پُوسے غلطانِ محتاجِ کفنِ دونوں

دل کے ہوئے زنجیریں شے سنِ دونوں

کبری کو میں صغریٰ سے ہرگز سمجھتا ہوں
گلزار میں عصمت تھے غنچہ دہن دونوں

ہاں گوہر غلطاں ہی اور لعل بدای
اعجاز سے کھتا ہی مسکد کا سخن دونوں

بیچ تن سے ہیں زباں پر میری گوہر تین
شہ کے فرزندوں میں اکبر تھا پیمبر جوان
تین تیرا نہو کہوں کام تمھارا سامی
یادگار اسد اللہ چراغ رہ خلق
داد خاتون میت کی خدا دیو لگا
کر بلا کو گیا وہ شرب و لطحا سے نکل
مائے اسکال خنجر نے کیا کام تمام
بزدلوں کو نہریت کے سوا چارہ تھا
شامیو ظلم کی ظلمت سے بچاؤ دل کو
صبر اور شکر کے بعد از تھا عباد کا بیان

جام بھر بھر مجھے دیں ساتی کو شرد تین
کاش اس زور و صفا ہونے پرورد تین
آئے ہیں بحر شجاعت شہناورد تین
معدن فیض و کرامت ہیں گوہر تین
ہو ونگے روز قیامت میں بھی شرد تین
ایک غریب کے سید ہیں دیکھے خاورد تین
بوسے جس حلقے لیتے تھے پیمبر تین
شیر صغریٰ سے و صفا ہونے جو یاد تین
دیکھو بھیاں چرخ ہدایت ہیں اختر دو تین
شہر بانو کو صیت کیا سرور دو تین

مجھے امید ہی مسکدیں کو کرس خیر سے یاد
بٹھکے ملکہ جو مجلس میں سخنورد تین

اشک کے قطرے جو یوں سنگ گہر ہوئے ہیں

آل اطہار کے منظور نظر ہوئے ہیں

کر بلا کا سفر اب دلو ہو اہی مطلوب

مردم چشم کے بے برگ سفر ہوئے ہیں

جس کو جبریل نے جنت کا دیا پرہیز

اس کے روضے پہ فدا جان ہوئے ہیں

باغ احمد کے بس روز ریاں حسین

گل ریاں میر لخت جگر ہوئے ہیں

شمر منحوس کا دل بیض فدا ہوا

دشت میں دیدہ بوم کے شر ہوئے ہیں

سینہ سبط نبی ہوا اسکی گری

پایہ عرش بریں زیر و زبر ہوئے ہیں

لوگ خنزیر کو کہتے ہیں عمار

بے حیائی سے ہم اس شخص کا کہتے ہیں

برص کے داغ سے بچا فیصلہ پاتا ہی داغ

ہم بھی کافور سے حیران اثر ہوئے ہیں

ہے زہراب میں خنجر کے پراز ہر نگاہ

سنگ بھی پارہ تاثیر نظر ہوئے ہیں

لب خنجر لب احمد کے برابر کب ہو

سردار اس کے شر اور اس کے گہر ہوئے ہیں

بورہ گاہ لب خنجر ہو کر دن کی باض

مہر و حسن فدا نام و سحر ہوئے ہیں

ما تم شاہ میں مسکین باضی اشعار

اب غزاداروں کے منظور نظر ہوئے ہیں

غم میں امام دیں کے نہ روویں تو کیا کریں

منزع میں تخم اجڑ نہ بوویں تو کیا کریں

محتاج انتظام ہی رشتہ نگاہ کا

اس شے میں گہر نہ پروویں تو کیا کریں

<p>محبوب حق کا نور جلالی ہی بانوا مقتل میں جاسین روہیں کے تے مصطفیٰ ریحان اپنے باوہ الفت کی ہی خمیر</p>	<p>مجنون شہ کے غم میں ہو دیں کہا کریں صبر و قرار ہم بھی کھو دیں تو کہا کریں مست غم امام نہ دیں تو کہا کریں</p>
<p>۴ مسک جو شہ کے ذکر میں شب زندہ دار تھے مرقد میں آج شاو نہ سو دیں تو کہا کریں</p>	
<p>اسک روز نظر چشم ہماری روشن جب دینے سے رخص ہو شہ اہل حم لطف اسک اپنا جو دامن میں شہ کے پہنچا مجلس شاہ میں یہاں روغن جگر تک عقی کے لئے چائے یہ نقد روا قلعہ دل کو میر زگر بیمار سکی شہ کی مسند پہ جو باد ہو کجا نشیں</p>	<p>چہ شاہ اب گہر چشم ہماری روشن سکے کہتے تھے خبر چشم ہماری روشن شہ کہے دست بسر چشم ہماری روشن ہو گئے لعل و گہر چشم ہماری روشن وہ چہ خوش برگ سفر چشم ہماری روشن کرتی ہی زیر و زبر چشم ہماری روشن کہتے تھے جن و بسر چشم ہماری روشن</p>
<p>انہہ مسک کی ہی کس خاک قدم پر نور واہ کہا خوب اثر چشم ہماری روشن</p>	
<p>ہی غم کا دیا اس دل ویران میں روشن</p>	<p>جوں سرو چہر اغان کسی میدان میں روشن</p>

کس ماہ شب افروز کی تاثیر یارو	ہوتے ہیں چراغاں جو بیابان میں روشن
ہی کیسے شبنم کے رخسار نمایاں	یہ شمع درخشاں ہے شبنم میں روشن
جاتا ہی گہرا شک کا گرو غریبی	کہوں کر ہواب شاہ کے دامن میں روشن
شمع رخ دلدار جو آجائے ہاتھ	میں اسکو کروں اپنی رگ جان میں روشن
بتلا دے مجھے خضر جو منزل تو کرو لگا	اس دل کا دیا چاہے زرخندان میں روشن
جب آئے نور اسکی جس کی ہوسیر	میں اسکو کروں خانہ ایمان میں روشن
غم عابد بیمار کا صبح کو کیا قیدی	یہ قید ہوا گوشہ زندان میں روشن
میں اسکو حقیقت یاد دہایا	ہی جان میری پنجہ مرجان میں روشن
آنکھوں میں محبوں کی ہی شاہ کی صورت	یہ شمع ہوئی مجلس حیران میں روشن

سلک در منظوم جو یہ غیب پایا

کہوں کہ نہ ہو مسکین کے دیوان میں روشن

۴

باغ احمد میں سادی ہیں چمن اور حسین	کہوں نہ ہر گنگ ہواب سرو و سمن اور حسین
سالکان رہ مولا کو نظر آتے ہیں	عشق کے دشت میں آجئے ختن اور حسین
مصطفیٰ کہتے ہیں عجب جاغیر اپنی حسین	کہوں نہ یکساں محمد کا بدن اور حسین
نور ایمان ہی زندگی انکی عظیم	ایک قالب ہیں دو اسلام کا تن اور حسین

مصطفیٰ حسن بیاں کے اسکی توفیق

ہیں خرف اور گہرا اپنا دہن اور حسین

دوش احمد کا وہ راکب تھا جس کی کب تک

کتابت ہے کہ صحرا محسن اور حسین

مصطفیٰ کہتے ہیں رحمان ابن علی

۷۔ کیا حال ہو سیلابِ فتنہ اور حسین

ما تھی کہوں نہ ہو اس میں درو سے کہے گا لباس

علی اکبر علیہ السلام محتاج کفن اور حسین

کامیابی میں تیری رب نہیں کچھ مسکیر

فہرست کتب مقصدین حسن اور حسین

بحر زماں کرات کے گہر سنیں

حق کے محبوب ہمیں سلطانین پریمین

تشنگی انکی چہ سیرابی رستگاری

روزِ محشر میں یہ ہیں قی کوثر حسین

انکی معصومی پر چھاپی ہوئی تصویر

مرتبے میں نہو کیوں مثل پیر حسین

اسد اشد کے واقع میں ہیں دو بازو

شافع روز جزا خلق کے یاور میں

فاطمہ بنت نبی و والدہ انہی بے شک

اوج اقبال کے ہیں دیرِ انورِ حسین

کہوں نہ فردوس کو ہواں قدم رو

شہر لولاک کے میں گوہر سحرین

بہرہ ور بہوں شجاعت ہویں مسلمان

علم اور فضیلت میں ہیں ارشدِ حیدر حسین

شیر اور شیر کے گلے داروں

پانچ ویں نہیں کے لیے ایسا روونوں

مضمون روزی امام
 و دانش مبارک
 آنحضرت سوار شایسته
 از صاحب کتب
 المسکین حضرت زهرا
 یا غلام
 بن نعم الزکاء هو
 صلوات الله وسلامه
 علیہ

منبر کے ماجرے ہوتا ہے ہیکوروشن	میدان دلبر کی تھے شہسواروں
سب طین کی شہادت کرتی ہے بے	کہوں کر نہ کہو ویں اب ہم صبر قراروں
مومن کی آبرو کا موجب یقیں ہوویں	یہہ آشک اور یہہ زاری روز شماروں
کس زلف و رخ غم سے گنگوں ہیں	لوح و قلم فلک پر ہیں سو گواروں
حب و ولا کا ثمرہ یار و غم و غراہی	توشتہ ہیں آخرت کے بے برگ باروں
یہہ کیسی غریبی سرور کی ہے قیامت	چھوٹے ہیں شاہ دیگ یار و دیاروں
حسرت میری آنکھیں یو فرشتہ رہے ہیں	رکھتے ہیں کس ولی کاٹے انتظاروں

سب سے پہلے
دوسرے
تیسرے
چوتھے
پنجمے

مسکین فریق اطہر تن سے جویوں جدا ہے

فردوس میں ملنے کے پھر ایک بار دونوں

اس شرب زاری کو جو آدم لے لے ہیں	بخشایش حق شاہ کے ماتم لے لے ہیں
پانی جو ہی نزدیک تو دوزخ سے خطر کیا	یہہ سئلہ ہم دیدہ پر غم سے لے لے ہیں
کہوں کر نہ فردوس میں جاگیر باری	اس خانہ عشرت کو بڑے غم سے لے لے ہیں
جورات کہ رتے ہیں محبان الہی	اس طرز کو دے دیدہ ہم سے لے لے ہیں
کرتے ہیں نظر دیدہ عبرت سے بہر چیر	تسلیم کو محراب کے ہم خم سے لے لے ہیں
کوئی دم نہویں جو نہ خوف و حکایت	ہم مجلس اہم کو اسی دم سے لے لے ہیں

کہتے ہیں خوشی بھائی ہی عقیقی کی مسرت
 نادان دلیل اس دل خرم سے لے ہیں

مسکین جو مردان طریقت ہیں جہاں میں

اسباب طرب کو دل پر غم سے لے ہیں

فصل الواو

مجرئی کس کے ہیں ریا کی تنویریں دو
 صفحہ دل پہ میرے خط ہیں تحریریں دو

کس پر پرد کا ہی دیوانہ میرا بہ دل زار
 زلف سے پیر میں اسکے پتوں بخیریں دو

مرقد شاہ بنا روضہ رضوان ہوا
 خاک کے دشتِ ہلاکی ہویں تعمیریں دو

سروری ہر دوسرا کی ہی مسلم شہ کو
 ایک مسجد سے ہویں دیکھتے تعمیریں دو

جنے عاشقوں میں روز رکھے مزارِ امام
 دیو جنت میں خداوند کے جاگیریں دو

اگر سب پیر کو کے غارت دیں
 شکر شام کو درکار ہیں تعمیریں دو

آیت ذبیح عظیم اسکی تھی گردن پہ لکھی
 گوشِ مسجد میں تھیں شاہ کے تبریں دو

غم سرور کو بتاتے ہیں ہلال اور شفق
 آسمان پر ہیں خداوند کی شہیریں دو

سر تھا آویختہ نیزے پہ بدبر سرِ خاک
 ایسے سردار کی افسوس تھیں تعمیریں دو

نور افزا بصر اور بصیرت ہی یقین
 واہ کہا خاک شہاکی ہویں تاثیریں دو

ابن حیدر کو جو مارا وہ نبی کو مارا
 ایک تقصیر کے موجود ہیں تعمیریں دو

زینب اور بانو کو شہدہ کیجئے دل میں بکاپا	کس کو سمجھاؤں کہ بیتاب ہیں دلگیر
------------------------------------------	----------------------------------

قبلہ دل سیر مسکین ہیں نبی اور علی	دور حدیث ایدہ
چاہئے عرض کریں گو رہیں تصویریں	نظر عبادت

جسکی صورت سے نمایاں معنی قرآن ہو	کہوت اس چہرہ اپنا جان دل قرآن ہو
جس کا سر پہ مہر تاباں کر کے بادشت میں	یا الہی حش کے دن کہا کچھ اسکی شان ہو
جس شہدے میں رکھا سراپا ہنگام صال	دوستوں و زین کا کہوت و سلطان ہو
مستہر سبیلے بنی جو تھا محل قحط آب	کہا عجب اعجاز سے اک روضہ ضوآن ہو
غنیہ کہ اہل حرم کا ہو دیگا حرمین ما	یہ زیارت گاہ اہل الفت و ایمان ہو
مومنوں جب دیکھیں کو امام بن کے	کہوں نہ انکے دل میں پیدا درد کا سلاخ ہو
کم نصیبی جو اس سے چاہا باز گشت	خاک و اسگیر ہوا وراثت کا طوفان ہو
ملک عرب کی بندگی میں جو رہے	کر بلا پھر اسے کب غم ہندستان ہو
ذائقہ ایمان کا دیتے ہیں جسکو غیب سے	غالب اسکے حال کب شوق کفرستان ہو
کہوت اسکے آستان ہم رکھیں فرق نیاز	سر جہان سے چو کایا ایمان ہو
شاخ ایمان نماز و روزہ و حج و زکات	بیج تن کے فیض سے سامان بیج ہو

صدقے سے آل نبی کے اس میں کب سحر خلا

۲

کہوں نہ عزیز جان دل میں کینہیں نہ لوان

سحر و یاد و شہیدان رہا کرو
ضائع ہونے دیجئے عہدت میں زندگی
گلشن میں یار و مالہ بل کو دیکھئے
بل شاگل میں ہی اور تم بصدق
خون جگر سے گونڈھے اکھاک سرج کو
ظلمتِ ہمای سائے کیسے ستا دیں
افلاس جو دل میں افکار کا مجموعہ
خاک انکے در کی رکھتی ہے ہاں گوہرِ مراد
سمجھے اگر ہو کرب و غمت کو شاہ کے
آتی ہے صد بلجھے لوحِ مزار سے
گرد و بدن کو شعلہ اوراق میں بنائیں

ارکینہ ۱۹

مشغول سیر و سفر و رضاں رہا کرو
سب طبعی کے عشق سے گریا رہا کرو
باغِ نبی کی یاد میں ناہاں رہا کرو
ریحانِ مصطفیٰ کے شاخاں رہا کرو
سرمایہ دارِ عسلِ شاہ رہا کرو
باغِ عرا میں سنبھل چاں رہا کرو
یار و کد اگج شہیدان رہا کرو
تم خاکِ استن کریمیاں رہا کرو
دائم انیس گورِ غریباں رہا کرو
منزلِ مہبت کثیفی ہر اسان رہا کرو
مجلس میں شہ کی عمرو جہراں رہا کرو

یا شاہی جناب میں مسکین کی التجا

دائم انیس گلستانِ احزان رہا کرو

۳

یار و شہیر کے ماتم کو غنیمت سمجھو
وہ بدم در کرد و دم کو غنیمت سمجھو

شام کے لوگوں نے فرما تھے یوں بن سہول

غم دنیا کا ثمر غفلت عفت ہی ہوگا

دل کے آئینے سے صورتِ دلدار عیاں

صبح کا فوریہ ہی خندہ زن یہہ خم کہن

گہر دین ترگو ہر اس ہوگا

خواب غفلت کو کر دین پر آب دور

دیکھو اک ماہ ہی اس مجلسِ غم کا چراغ

ہیں چراغِ سحری ہم کو غنیمت سمجھو

آلِ اطہار کے تم غم کو غنیمت سمجھو

ایسے ہر از کو ہدم کو غنیمت سمجھو

کب یہ کہتا ہی کہ مرہم کو غنیمت سمجھو

دوستو دیدہ پر غم کو غنیمت سمجھو

یار و اس ناہ محرم کو غنیمت سمجھو

جلوہ شاکریم کو غنیمت سمجھو

بولتا ہی دل مسکین خندانوں سے

مدح سلطانِ دو عالم کو غنیمت سمجھو

یار و سراغ گلشن باد صبا سے پوچھو

اس بنا کا معنی مجھ سے پوچھو

صدِ حرم کی حالت شیر خدا سے پوچھو

شراب کو جا یا رومِ مصطفیٰ سے پوچھو

احوالِ ہیوں کا اس نہا سے پوچھو

معنی کو کیسی خاکِ شفا سے پوچھو

غم خانہ شاہِ دیں کا اہلِ عزائے پوچھو

خوردے گل کے بلبلِ دل کھول رو رہا ہے

تن اس کا ہی شبنم نو کہ سنارِ صدف

ہم شکلِ مصطفیٰ کا کہا باجرِ اسناؤں

سبجا و باخبری کتنے کے منزلوں سے

اکسیر فی الحقیقت ای عارفِ فہمی ہے

اس مہر کی محبوبہ کس ہے ہو موسیٰ گفانی

مولانا کا جو محبوب ہے وہ محبوب مولا
عفی عنہ تفسیر ۱۲

تفسیر انما کی آلِ عباس سے پوچھو

قصہ عذیر خم کا اہل ولا سے پوچھو

حضرت علی سے اس نے دلو کیا ہی مملو

مسکین کی اراوت اہل صفا پوچھو

مجرائی کے درجہ جو حرف نیاز ہو

الحاد اگر درست ہو گئے ہیں مومنو

تن خاک ہے اور سرباک صرخ پر

سیرتین کو خدا و یا ہی شرح صدر

بسم روحی فدای کبریا حق

مکھلا کے دل کو عشق و تمیز میں شمع کر دیا

سبحو فیضی کسی گیسو دراز کا

اقبال سردی سے سردی سردی

صيد حسرم کا خون محمد بن جوازہ

محبوب حق سے کہوں یہ زونیا زمو

شہادۂ حق کا کافی نامہ

نضر خدا سے یا ایہ عشق و راز ہو

تاریخ ہندوستان

چشم کلہاڑ کا اعتراف

سب سے پہلے کے سجدے کو جو نقش دل کرے

مسکرم روز و شب اے شوق نماز ہو

مجلس میں شہ کے نقد محبت کو لچلو

راہِ سفرِ ضروری عقبہ کے سرطے

کچھ دسترس نہیں، تو قوت کو لے چلو

سلطان دیں کے ساتھ ارادت کیونچلو

بعض ارباب مجید عالم علیہ السلام

منظور تمکو گرمی بازاری ہی اگر
 قطرے جو شک کے ہیں جاہل ہیں بہا
 نذر حسین آب پیاسوں پہ کر سہیل
 یار و نماز ظہر میں ذکر حسین ہی
 تنہا بھٹک رہے ہو جو صحرائست میں
 یار و سفر دراز ہی اور راہ پر خطر

محبت کے روز شہ کی مصیبت کو لیچلو
 دامن میں باندھ اپنی نصبت کو لیچلو
 تم روزِ جہنم شراقتی سناؤ کو لیچلو
 دارِ بقا میں ایسی عبادت کو لیچلو
 سرورِ روانِ باغِ امانت کو لیچلو
 ہمراہ اپنے شاہِ ولایت کو لیچلو

مسکین کی مزار پہ خالی بجائیو
 ریحانِ بوستانِ کرامت کو لیچلو

غم سے گرے کو سر کر دیا رو
 ہیں رسولِ خدا بھی مجلس میں
 اشک سے آنکھ تر کر دیا رو
 مزرعِ آخرت کے برگِ سفر
 تم یہاں تک گذر کر دیا رو
 آج اکبر علی کا ماتم ہی
 لیکے عزمِ سفر کر دیا رو
 صبحِ شکاری اگر کچھ خوف
 مصطفیٰ کو خبر کر دیا رو
 شب کو غم سے سحر کر دیا رو
 صفحہٴ دل پہ لکھ کے نقشِ امام
 اسکو شکِ قمر کر دیا رو

بندہ خاکِ مسکین

لطف کی تم نظر کرو مارو

فصل الہیاء

امت کی بی بیوں کی جو زہر اسی سیدہ	واقع میں سب کی قید و کعبہ ہی سیدہ
یارب تو اسکی ہر جرحا آسمان	شاخ اُمید باغ خدیجہ ہی سیدہ
شاہد میر سنچ سراج منیری	نور و جمال شرب و طحا ہی سیدہ
محنت سے ہسیا کی ہوئی شکستہ	فرماں روا آپ سرخ مٹلی ہی سیدہ
پیغام انکا کہوں نہوروح الامین	مولیٰ علی کے واسطے اولیٰ ہی سیدہ
دامن ہی اسکا مان اخیار مسلمات	ماں بیکسون کی بلجا و ماویٰ ہی سیدہ
شان نزول آئی تظہیر اسی ہی	آل عبا کی قدوہ و زبدہ ہی سیدہ
فروق قناعت اور ریاضت میں نامور	ماں شاہ بو تراب کی زوجہ ہی سیدہ

مسکین کے فیض سے جنت بقیع ہی

والا مقام عالم بالا ہی سیدہ

اس زلف سخن کا میر عجمواری شانہ	بھیاں پنچہ مرجان کا درکار ہی شانہ
امید کی شاخ اسکی جو بنو عجیب کہا	یوں عشق میں گسیو گرفتار ہی شانہ
ہی دزد کچھو سرخ کچھو اور کدھی سبز	مانند دل غمزدہ ہمیں ہی شانہ

دل کو میرے اس زلف میں جبنے نہ دیتا	انسان کا کہوں در پی آزارِ شایہ
ہوتا ہی کہ دھبی سنبھل در یگان سے مجھ پر	کہوں کر کنہوں سخت گنہگارِ شایہ
ہی گھات میں من چھین کسی مار لیجا	اس طرہ طرہ میں عیبِ شایہ

سو دای آئے زلف کا مسک کی مانند
 سود کا محبت خریدارِ شایہ

خاکِ شفا جو ہو میری لہر کا سرمہ	سمجھ لگا اسکو یارب صاف اثر کا سرمہ
دوشنبہ کا راکب ابن علی ہوا ہے	اسکی قدم کی مٹی نورِ نظر کا سرمہ
اس چشمِ خوش شاں میں روئے کے چھل	در کار کہوں یہ وہ لعل گہر کا سرمہ
تاثر نے پایا بکیر اسنے کھویا	کیا کام آوے اسکو یہ سیم زر کا سرمہ
ہو دینکے کو رباطن چھوڑینگے ہم جو اسکو	ہی سرمہ جو اہرِ خس خاکِ در کا سرمہ
مقصودِ اعظم اپنا ماں خاکِ کرہی	کب اصفہاں میں پاویں اس چشمِ ترکا سرمہ
ضعفِ البصر ہوا ہی روئے مجھ کو بے شک	آنکھوں میں میری دیکھے یار و گہر کا سرمہ

وہ زلفِ غبریں ہی میری نظر میں مسکیں
 تجوڑ کیجئے اب مشک و اگر کا سرمہ

بر عرش میں یار و شبیر کا ہی شہرہ	زمرے میں ملائک کے تکبر کا ہی شہرہ
----------------------------------	-----------------------------------

ہر قطعہ آہن میں اک شور قیامت ہی	صد حیف یہ عابد کی زنجیر کا ہی شہرہ
ظالم کو جھڑکتے ہیں قاتل کو پکارتے ہیں	میدان قیامت میں پیر کا ہی شہرہ
جوں سبزہ خوابین جس خاک پہیں سرور	اک روضہ رضاں کی تعمیر کا ہی شہرہ
اس تیر ترازو میں میزان قیامت ہی	ہاں صیدِ حرم کے اب زنجیر کا ہی شہرہ
تقریر پہ میر ہیں اب لوح و قلم شاہد	تدبیر کو مت پوچھو تقدیر کا ہی شہرہ
خوشنمید و قمر اسکے پر تو سے موروں	کس چہرہ تاباں کی تنویر کا ہی شہرہ
ہر صبح نکلتا ہی شمشیر کفِ خوشنمید	شمشیر علی کی یہ تشریف کا ہی شہرہ
جو صاحبِ کائنات میں آفاق سے آتے ہیں	اس گنجِ شہیدوں کی توقیر کا ہی شہرہ
شہباز مراب کی ماں بندہ ہوی آنکھیں	کوئین میں اب اسکی تصویر کا ہی شہرہ

انصاف جہاں ہوو تمہیں زباں کھولیں

اس جہ میں مسکین کی تحریک کا ہی شہرہ

آپا کام مجھے آویگا افلاک کا سایہ	در کا ہی سبطِ شہ لولاک کا سایہ
مانیگا جو شبیر کو ہی صاحبِ اقبال	ہی ظلِ ہما شعد اوراق کا سایہ
نیس عاشق مولا پو میر خاکِ بخت	مطلوب میر اہی پدر خاک کا سایہ
تھا گھات میں اک ظلِ الہی جو مجھ	بیباک شقی کو کیا یوں تاک کا سایہ

نایاب کو کہا آیتِ تطہیر کا پروا
جب شہوت میں عریاں تھا سر سید کو نہیں
آرام کا گوشہ جو کہو گنجِ لوحِ

ہی شمعِ محبت کو دل پاک کا سایہ
چتر اُسکا بنا خیمہٗ افلاک کا سایہ
سب حال میں درکار ہی تھا خاک کا سایہ

مردانِ خدا ترس کی بہت ہی سعادت
مسکینِ طلب کے کسی بیابان کا سایہ

روشن ہو جسے احمدِ اکرار کا رتبہ
کہتے ہیں علی کو جو ولی حق کا بجا ہی
دنِ شمع کے راکب تھے علی و دین نبی پر
سینے سے لگاتے تھے نبیِ شہداء کو
یار و مکر و فاش کدھویب کسی کا
ہم فرق نہیں کرتے ہیں مولا و نبی میں
جب سے دل بیمار کو ہی اسکی محبت

سمجھیکا یقین سید ابرار کا رتبہ
مولا پہ عیب اس حیدر کرار کا رتبہ
کپا پو چھئے اس مطلع انوار کا رتبہ
ترجما ہی یہاں محسنِ اسرار کا رتبہ
حاصل کرو کچھ حضرتِ ستار کا رتبہ
کیساں عیب عزیز و گل و گلزار کا رتبہ
سمجھا ہوں کچھ اک سرگسں بیمار کا رتبہ

ہی عفو کے بازار میں مسکین کی خواہش
غفارِ بے ظاہر ہی گنہگار کا رتبہ

ریحانِ مصطفیٰ سے ہوا گاشِ اُمیہ
اعجازِ لعل لب سے ہوا معدنِ اُمیہ

جوہر میں اسکے پائے فرستے سکندری
دندان سے شہ کے صفحہ یاسین ہو گیا
ہم سیر اُس میں کرتے ہیں اک اسم ذات کی
حیراں ہو اسی مٹھنے تیر لگا ہ کے
صورت شہ کے چشمہ ارجیات ہی
جوہر میں ہم خیال کریں حلقہ زرہ

ہوتا ہی کے چہرے یوں روشن آئینہ
 سلک گہرے کہوں ہوا بخرن آئینہ
 ہی بچ تن کے سہا مھنے اب تک تن آئینہ
 آہن اپنا کہوں کرے مسکن آئینہ
 پھیل رہا ہی فیض کا یوں دامن آئینہ
 ہوتا ہی ترک حشاکا بچو ش آئینہ

ہر برگ گل سے صوت و لہاری عیاں
ہمسکین اینے دل کا ہوا گلشنِ آئینہ

مجرئی موقفِ سلام کو دیکھ
غم دنیا نہ کھا کہ ہی فانی
کہ اشک ہیں نظر میں میری
میں غلامِ غلام مولیٰ ہوں
ذکر میں شاہ کے میں ہوں مشغول
انہ مولیٰ ہیں ساقی کو تر
دکرا سیف سے نہیں خالی

پایہ گریسی امام کو دیکھ
 دین کی دولت و امام کو دیکھ
 سلک گوہر کے انتظام کو دیکھ
 شان مولا کو اور غلام کو دیکھ
 رات دن میرا ہتمام کو دیکھ
 دست مولا کو اور جام کو دیکھ
 تیغ مولا کو اور سیارہ کو دیکھ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

خندہ زخم دل اگر ہی بند	کسی گیسو مشکفام کو دیکھ
خط کارنگ سیاہ فایم	کشور حسن قیام کو دیکھ
ہی بنا گوش جوزف تری	ایک جگہ صبح اور شام کو دیکھ
مترق عادت دلربائی	میر صیاد تو دام کو دیکھ
نہیں صبح وطن پہ انکی نظر	کوری بیم اہل شام کو دیکھ
لذت درو پوچھ دردی	زخم کے مت تو الیام کو دیکھ

درک کر اسکے زمر کو مسکدیں

سری مت سر کلام کو دیکھ

خط ریحان میں تو صفحہ قرآن کو دیکھ	اپنے مقصود کے معنی کی بھلا جان کو دیکھ
تجھ کو بتایا کرے خواب پرین اگر	سن میری بات کسی لاف شاہ کو دیکھ
ہی ید اشد کی قدرت میں اگر شک سر مو	شاخ مرجان کو اور پتہ مرجان کو دیکھ
شہ کی درگاہ کا فدوی ہے ہوادار اگر	اس کے روضے میں سدا روضہ ان کو دیکھ
ہند و حال نہو مصحف رخ مربوط	دار اسلام اب ربط مسلمان کو دیکھ
ورد مندان طریقت ہیں مہمان حسین	درد دل میں جو غنیمت ہے تو دران کو دیکھ
آہ دیکھ دلدار کا رکھ دل میں خیال	مرگ چھپا ہے سدا تحت سلیمان کو دیکھ

<p>چشمِ برف سے چاہے نہ نندان کو دیکھ اپنے بس کے ذرا دینِ حیران کو دیکھ عیدِ قربان ہے آج اپنے بھی مہمان کو دیکھ</p>	<p>لہو کسان پہ کشفِ ہی اس پاک کی قدر تجھ پہ قربان میری جائی جا عالم اگر موالضیف ہوا چشمہ ارشادِ رسول تو تم مہمان کہید</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گنجِ عرفان میں جہاں جلوہ گر اربضِ امام
نظرِ غور سے مسکین کے دیوان کو دیکھ

<p>صورتِ ہی اسکی معنی قرآنِ فاطمہ امتِ پر کس غضب کا ہی اس فاطمہ لوتا گیا ہی جب سے گلستانِ فاطمہ بلبل ہوا ہی اب دلِ نالانِ فاطمہ شانِ نبی سے کم نہیں کچھ شانِ فاطمہ قرآن میں خدا ہی ثنا خوانِ فاطمہ امت کے سر پہ سایہ و امانِ فاطمہ عشرتِ سرا میں نعمتِ الوانِ فاطمہ مسکنِ ہی شیرِ حق کا نستانِ فاطمہ شیر کے ذاق میں زندانِ فاطمہ</p>	<p>سب طبعی شمعِ شبتانِ فاطمہ راضی ہویں شہادتِ حضرتِ امام صبرا کر بلا نظر آتا ہی پھول بن ہی پیچھے میں اس کے صدا وای کی ہی مومنو یقین جگر گوشتِ رسول طاقت کہاں لشکر کو کہے آگ کی ثنا جنت کی سب کی بے شک وہ سیدہ فقر و قناعت اور ریا رصا سے حق پہلو پہ فاطمہ کے جو ہی نقشِ بویا یار و یقین مانو کہ ہی جنتِ البقیع</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مسکین کے نام پر قربان کہوں نہ

جان رسول پاک ہوئی جان فاطمہ

فصل الباء التحتانیہ

نہیم اے جو بولافردوس بریں

تھے ملک رسالت سے میرا نانا

تقدیر کا خط دیکھو رتبہ میرا پہچانو

مولا کی جدائی میں میں درو روتا ہوں

یہاں فکر کی آگ بھڑک رہی ہے گنت

میں تارک دنیا ہوں میں طالب عقبی ہوں

ہی شہت مقام اپنا دلبری علی اکبر

ہم شکلِ سمیر کی یہ صورتِ رحمن

مولا کی عنایت سے ہی مل میری سہرا

عابد کی عبادت کے معبود کو پہچانیں

ہم آج سمیر ہیں محفوظ ہیں عصیاں

مولا کا میں وارث ہوں بہ فرشتہ زمین

اقلیم ولایت بھیاں اب زیر نگین

سجد میں جو پیدای ہوشِ جن جن

اس اشک کے قطرے کا اک درخشاں

جینے کے لئے یار واک نان جوین

پایہ میری رخت کا ماں عرش بریں

صحرا ختن کافی اک آہو چین

تصور کے لکھنے کو کب مانی چین

اس بل کے برہنے کو کب رو زمین

کہا اپنی بزرگی کو یہ بات نہیں

مولا کی حفاظت کا اک حصن حصین

اوروں کی کر غبت سب اپنے مردوں کی
وہ اوج شجاعت کا اک نیر اعظم تھا

فرزند علی بس جس وہ مرشد دین کی
اور برج شرف اس کا خانہ زین کی

گر قطع اہل مسکین عقبنی کا تہیہ کر
اسایش دنیا کو اک دم بھی نہیں کی

ارادت ہی مجھے شاہ نجف کے
خلف ایسا کہ ہی انکا خلیفہ
نکلے ہیں دین اسکے گوہر
مناقب سید ہدای دایم
میں عاشق ہو ہی غیب عشق
ہی تیر عشق میر دل کا شائق
میں اس عورت سید و زباناں
وہ ہی اوج امانت کا ستارہ

لگا یاد دل کو میں انکے خلف کے
جو ہی آگاہ راز من عرف کے
کہاں نکلے ہی موتی یوں صدق کے
پڑھا کر ہیں ہم شوق شوق کے
لیا ہو یہ طریقہ میں سلف کے
جدا ہوتا نہیں اپنے ہفت کے
کو جس کا نذر گھیر ہر طرف کے
جو نکلا ہی یہاں برج شرف کے

کرین مسکین کی مشکل کشائی
یہی ہی الحق شاہ نجف کے

جلوہ فیض خدا و المہن امن میں

و کھجے خدا و کھر کا چمن امن میں

ہی زرہ پوش اک جوان سر و اں میں	وہ سراپا گلین ہی گلستان آہن میں
گلشن آل نبی تھا تیراں سے تباہ	کہوں رو و سنگ بھی رنگ خاں میں
حضرت عابد کو جو دیکھا طوق اور بخیر میں	یا د مولا کہا شیر زیاں آہن میں
صوت اسکی آئینہ اور دل میر طوطی ہوا	دیکھے اسی سبز و شور و خوار آہن میں
کہوں نہوش شہدا کے دل میں آرزو شمشیر کی	دولت پیدا اور فقر و اں آہن میں
عافان دنیا کے عبرت لیویں سیقار کے	درویش کشہ کے شور و فغان آہن میں
آب میں آہن کے رمتی ہی نہنگ ذوالفقار	بیضہ فولاد کے نکلی مکاں آہن میں
کہوں نہوے آئینہ معراج کے ناز کا	عکس کے گیسو کے پیدا زرد باں آہن میں
اسکے ابرو اور مژدہ کے عکس میں روشن ہوا	تیر دل و زار اور زانچ کماں آہن میں

بات اس کے جو نکلتی ہی تھیں لکیر
 ہمسکین کی گویا زباں آہن میں

محرابی ماہ منیر اشع کا پرانہ ہی	جس کے نورانی ہر اک و نیل کا دی
کس کے جسم غم سے پیدا پنجہ مر جا ہوا	جو عزاکے بزم میں زلف سخن کا شامہ
ہو دینکا فضل خدا سے درۃ التاج امام	قطرہ اشک کی محبو گوہر کیانی
دل ہی مینا چشم ساغر بادہ گلزن عشق	گریہ اہل عزائم گریہ مستانہ

تلخ کامی ہی ہماری غصہ و غم سبب
دیکھتا ہو عرش کو میں زیرِ خاک کر بلا
جامِ بھر پانی کہا تا ہی اب شبیر کو
ہارنے کے شاہِ دیں کے دین ہو کو کر ضعیف
شہید کے سر کے کبوں نہوا حیات

خانہ ماتم ہماری واسطے نہانہ ہی
بات سمجھو یوں ہو کو یہ سخن رندانہ ہی
دشت میں بھڑکے لائقِ عمر کا پیمانہ ہی
شام کا حاکم مگر اس سوچ میں دیوانہ ہی
جان پر جو کھیلے ہیں بازی مردانہ ہی

قصہ شہدای مسکین جس طرح شہرِ خلق
اں ٹانگ کی زباں پر بھی ہی آسانہ ہی

بھرنی دل میرا اب صورتِ شبیر میں ہی
تو ہے ہوتا ہی فوں مرتبہ اہل نیاز
تن میرا خاک ہو اناک سے پھر گروہ بنا
اِس پُشاں ست سے نہو عرش کو جنت کو کر
کبوں نہ تدبیر سے اب اٹھ اٹھاؤں سرور
مستحقِ باتوں کے وہاں آفصایِ شریک
کے اشدِ کار و کا دھاں نہ سکا ان جوا
دل میرا قسینِ نوا غم میں گیسو کے

رگِ جامیری اُسی زلفِ گرہ کیر میں ہی
سرجوی خاکِ کونین کی تسخیر میں ہی
میں جانوں کہ وہ کس شاہ کی تصویر میں ہی
مرنے دمِ سبطِ نبی سجد کی تکبیر میں ہی
سے کہنے کی خبرِ حاتمہ تقدیر میں ہی
یہ مژہ یار و بھلا کب کرو شبیر میں ہی
قوتِ ناطقہ و صحابات کی تقریر میں ہی
نخلِ اُسدِ یہاں دانہ زنجیر میں ہی

شہد کج رواں دینے سید عقی کے لئے

بکوں شان کو کا ذکر ہے اسکی تحفہ

یاد مولا کا سبب ہو وکی سجاد کی دین

چاہے قبہ مقصود ہوا اسکے سجاد

سر جھکا جاتا ہی عابد کا بجا تسلیم

ماہ نوشتہ تر غم بن نمودار ہوا

چادر آیت تطہیر کا پروانہ کیا

ملک پایہ مکر کج کی تو فیہ میں ہے

رکن ایمان کا جس کی تو فیہ میں ہے

بچہ شیر خدا دیکھئے زنجیر میں ہے

بندہ نیک سا جد کی جو تعمیر میں ہے

طاقت بندگی اب طوق گلو گیر میں ہے

فضل حق دیکھئے کس درو کی شہیر میں ہے

کفر کی یار و سیاہی کسی بے پیر میں ہے

ہوں میں دیو زہ گرو رضہ ضواں میں

بلبل طبع غنی گلشن شیر میں ہے

میرئی سیدہ ج پر خون اور دال افکار بھی

ہے اس تن کو جو محشر جلی خلیق کا

بہا جب اس غم رو دین دستو جن و بہر

کون اب اصغر پر کرتا ہی شفقت کی نظر

سنگ خار کا جگر بانی ہوا اس در

کہا ہوا ان کو انست سے جو سرور میں

یاد آئے ہیں سین اور عابد بیمار بھی

وہاں تھا ہر گریس سائے دیوار بھی

کربلا میں دور مایا ابر دریا بار بھی

ہی کمال بکسی میں سید ابرار بھی

جلوہ گر تھا کما اس دین غبار بھی

ہی فغان شور میں اس غم موسیقار بھی

شا میوں کی دستی ہی روپی نشان	اہل کوفہ کی غلط تحریر ہی گفتار بھی
جب بندھے ہو کوفے کتیں ہی نام	فاطمہ بے گل ہویں اور محنتا بھی
اس سفر میں تھی شہادت کی کشش شاہ کو	منع کرتا تھا عبث ہر فردی غمخوار بھی
تیر بار اس محمد کے چمن کی ہر بار	بدر کی مانند یہاں پھولا اب گلزار بھی
سبز و والی ہوئی نہرا ب کی تاثیر تھی	آبیان چمن تھے خجرو تلواری بھی
عشق ہوا رکھا کرتا ہی دل میں خار	یہ عجب گلشن ہی جس کا رخرو غار بھی
سر حسین ابن علی کا کعبہ مقصود تھا	جامہ کعبہ بنی اس پر سیہ دستار بھی

کام یہ مشکل ہی ممکن التجا کر شاہ

از طفیل مرتضی آسان ہو دشوار بھی

میرٹا جو ہوس لبت بیدار کرے	چاہئے آنکھ کتیں اب رہبر بار کرے
بحر عصیان میں جو ہو ہیں غرق ای بارو	انکے پیرے کو حسین ابن علی پار کرے
دل ہوا عابد بیمار کے غم سے بیمار	کون ایسا ہی کہ اب پریش بیمار کرے
گھر میں اپنے کروں آستین زخم غما	گل کی مانند خدا بھجھو جو زردار کرے
نوحہ خوانی کا میں جیل کی ہوا ہوں عا	سوز سے اسکے خدا بھجھو خبردار کرے
دھڑٹا ہنسنے کا خدا ہی سے سوال	میری شرکاں کو وہ ہمارے دیوار کرے

کلبہ تار مرا مطلع انوار کرے	کہا تجلی کہوں اس مرشد کوین کی میں
سینہ اہل صفا مخزن اسرار کرے	کنج مخفی کے جواہر کا گہر سنج وہی
سبق رحمت کا سبق کہوں وہ تکرار کرے	جسکی ابرو عنایت کا ہی گوشہ فردوس

جام کوثر مجھے عشر میں ملے گا مسکین
مجھے پُر رحمت کی نظر حیدر کرار کرے

شریعت کا وہی رکن رکین ہے	امام اپنا شہ اسلیم دیں ہے
کہ مردم چھٹی سر بر زمین ہے	بلندی پایہ تقویٰ کی دیکھو
ولی ایسا زمانہ میں کہیں ہے	ہزاروں اولیا کا تذکرہ ہے
کہیں واقف ہم ہر روز نہیں ہے	شریک اسکا کمال بندگی میں
سخن شہ کا مکرور تمہیں ہے	نکلتا ہے جو یوں درج ہے
کھل سنبل بھی اسکا خوشہ چین ہے	کہوں کہا فیض اس گیسو یارو
نبی کے گلستان کا یاسمین ہے	ریخ پر نور اس روشن جبین کا
زمین ہے یا مگر چرخ بریں ہے	یہ شہید اکب دوش نبی کا
ہزارستان ہے یا گل زمین ہے	میں مقتل گوشہ دیں کے کہوں کیا
یہ فرش ای عارف و شہر بریں ہے	مجھے یمن اقرب کا قصود

سیدنا
عبدی
موسیٰ

<p>جس سر پہ عقل رسا ہو لہو اس کا زمیں پر کب ہو پاہل</p>	<p>کیسکا یہ سخن کرشی عی رسول اللہ کا جو ناز عی</p>
<p>سخن کا جو میر قائل ہو حقیقت وان عی مرودور عی</p>	<p>سخن کا جو میر قائل ہو حقیقت وان عی مرودور عی</p>
<p>خورشید آسمان کرامت عی سر دیکے راہ حق میں ہوا راہی بہشت ہی گرو غربت اس رخ پر نور عیا بار امانت اسے اٹھایا بصیرت دنیا کو چھوڑ دو بت عقی کیا قبول ہی امت رسول کا بیشک نگاہ سامی ہیں آزدل انکو فضیلت کے کباب تفضیل اسکی آت تہر سے عیا بازو سے اسکے زور عی اذوالفقار کو بولوریں سام یوں صا اہل شام</p>	<p>ماہِ منیر ریح ولایت عی سرور وان باغ سخاوت عی دُرِ قیم بحر شہادت عی ہاں آفتاب اوج صدا عی فرماں روا ملک دیا عی کنجہ دار گنج سیادت عی خان عزیز جسم شرافت عی ہاں مستحق تاج شہادت عی گویا نہنگ بحر شجاعت عی انگشتہ نگین ریاست عی</p>
<p>مسکین دیکھ غور سے نیاز کو</p>	<p>مسکین دیکھ غور سے نیاز کو</p>

درخت شرف آئندہ
کہ آنحضرت علیہ السلام
در درخت شہادت امام
در درخت بزرگہ خون امام
در درخت بارزہ اور درخت شہادت
و ما بان اور آفتاب بے غصہ
کر دہ درخت بیت آمدہ
از زمین بیت آدم الحسین
بر زمین ہذا آدم الحسین
و اصحابہ را اندوختہ

ماں آفتاب برج سعادت سن ہی

یہ قطرہ آنسو کے غم میں بزرگ شبنم ٹپک رہا ہی	نہیں ہی فرصت لیوین دم اسٹیک ٹپک رہا ہی
خیال خجر سے زخم کاری لگا ہی دل میں بے وقاری	برآ ہی میرا جگر جو پانی اسی سے یہ غم ٹپک رہا ہی
حرم اطرافِ نادان میں ہوا ہی سبیلِ شیک رہا ہی	لباسِ بے یالہی یہ کس کا ماتم ٹپک رہا ہی
یہ کس کے صبحِ وطن کا یارو لگا تھا کافور زخمِ دل پہ	دولب ہو یوں خوشی سے خداں جن مرعہ
پیا ہی نہ اب کس کا خجر ہوا تر اس گلوش کا	کہ چشمِ کافر سے تاباں دم ہنوز اک ستم پکا رہا ہی
میں تیغِ سرور کی آبداری بتاؤں کیوں ہی	نہنگِ خونخوار اسکو کہنے کہ دم بھی میٹھ رہا ہی

نہیں ہی طاقت سخن کی مسک میں فکرِ سرور مضطرب ہوں

کہ تیرا راک دھبان میں بھان عجیب اک غم ٹپک رہا ہی

سرور جو پیمبر کے دبستان کے نکلے	بے طاعت حق کہ وہ بیابان کے نکلے
دور یا غمِ شاہ کے مایوس نہ رہے	کچھ اپنے لئے پنجہ مر جان کے نکلے
کہتا ہی میری آنکھ سے یوں ابر بہاری	سے کیسے جواہر ہیں جو دکان کے نکلے
بانو نے کہا شہر میں شکر میں بناؤں	عابد میرا جب شہر زندان کے نکلے
سہمان ہی بیٹا میرا لایسے کے گھر میں	کافر کنہوں کو چہرہ جان کے نکلے
قسمت کا بدایہ تھا کہ ہو جاؤں پریشان	کہا ال غمی چکھے ہر مان کے نکلے

دل سید شہد اکا تھا آئینہ حیرت	روئے ہوئے کچھ دیدہ حیران کے لکھ
مرضی تھی یہ افتد کی سربط نبی کا	اس جنگل ویراں میں تیراں کے لکھ
تھی فوج ملک سید شہد اجلوں کے	جنات بھی ہمراہ بیابان کے لکھ
اک تخت وہاں گلشن فردوس آیا	میٹھے ہوئے اسق سلیمان کے لکھ

کس شاہ کا یہ روضہ رضوان نہا ہی
مسکین دریاں تیرے دیوان کے لکھ

صورت سے اپنی معنی قرآن حسین	فضل خدا سے سورہ رحمان حسین
شکری اہل شام کا مثل قطارِ مور	فرماں روا ملک سلیمان حسین
جس دل میں اسکا عشق ہے سب کوں نہو	بارونہی کے باغ کا ریاں حسین
سرویکھ اس کا نیرے پہ کہتے ہیں اول	باغ جہاں کا سرو خراماں حسین
نقدِ رواں کو کبوں کرے صرراہ حق	گنجینہ دار گنج شہد اں حسین
ہی فیض اس کے نام میں آجیت کا	عالم تمام جسم ہی اور جاں حسین
چہرے کا اس کے حال بجا کلف ہوا	اوج شرف کا ہاں یہ تاباں حسین
خاک شفا کے فیض سے ہو ہی آشکار	اعجاز لب کے عیسیٰ دوراں حسین
ای اہل کو ذمہ یہ ہی اکرام اسکا	کارے جاکے بولو یہ مہماں حسین

معتشوق مصطفیٰ کا وہ سبکدوش کہیں نہ ہو
عرفان سے اپنے عاشق یزدان حسین ہے

سب طبعی کا لوحِ لبسِ سنار ہے
سودا ہی اکو شاہِ گیسو شاہِ دین کا
آلِ نبی کا گلشن یوں کٹ گیا جو کسیر
دیکھو خلیل کے گھر ہے آج عیدِ قربان
سب طبعی ہوا ہی مذبحِ راحہ حق میں
قربان کہوں بجاؤں اس پر جو بہت
نامِ خدا قوی ہے کس زور کا ہی عابد
ایسا نہ بولو یار و کتا ہی رشتہ جاں
پرہیزِ فصل کے ہے دیکھو یہ وصلِ مخفی
افسوس یوں سوچا کوثرِ ہنس ساقی
اب کھیلے ہیں سرورِ جا پر کہ جا عالم
جو ہر ہوا ہی منظرِ گیسو غبریں کا
سستی سے اپنے دل کی سنگِ فسان بنایا

آتش سے سوزِ غم کی گل کو جلا رہا ہے
سنبھل کا دل جو یارویوں پہ چکھ رہا ہے
قدرت کا اپنے دریا مولا بتا رہا ہے
مقبولیت کا درجہ غم کو بھلا رہا ہے
ابنِ خلیل اپنے سر کو بچا رہا ہے
بارِ امانت حق سر پر اٹھا رہا ہے
گردن ہے زیرِ تبرکیر کہہ رہا ہے
طولِ امل کا رشتہ اُس نے کٹا رہا ہے
جاں سے اپنی جاں کو شوق ملا رہا ہے
خونِ جگر جوشہ کو ظالم پلا رہا ہے
خبر کے آئینے میں صورت دکھا رہا ہے
اس دایم دلکش میں دل کو بھسا رہا ہے
ابر و کی تیغ اسق یار و چار رہا ہے

اعجاز کہا کہوں میں اس کا کہ شوقوں کو اک دم میں مارتا ہی پھر کر جلا رہا ہے

زلفِ سخن کو دیکھو تارا سکا نازک

پر دینِ دل کا مطلب مسکینِ سنائی

صورت سے تیر جلو نماں شانِ الہی

اس صحن میں میں پھول سے ریحان کو دیکھا

کہا کرو فراس کا کہوں اندر کے شمت

بستانِ شہادت ہوا سرِ سبز جو اس سے

وہ کیسے شبرنگ جو ہی خوبی رسا

ہی گنکرہ عرش میں آویڑہ گوہر

آدم کے بدن میں جو خدا روح ڈالا

لائق جو قفس کے نتھا اس روح کا طائر

ممکن میں جو ہی فیض بہ حب کیا

عرفان کی دولت ہی مگر گنجِ سعادت

سچا سے یاد اللہ کے تڑپیں ہی سکی

کہوں دشتِ بلا میں نہو خوفِ سفینہ

حجت ہی خدائی کی یہ برہمانِ الہی

ہی عرشِ بریں دیکھے ایوانِ الہی

سرور ہی تر زور کا مہمانِ الہی

ہی تیر کی برسات میں بارانِ الہی

ہی دل میں میرے شمعِ شبتانِ الہی

شر کا ہوا گوہرِ سلطانِ الہی

سہ یا تشریف ہی یہ جانِ الہی

پنجرے میں ہوا بندِ فرمانِ الہی

کشف ہی اس خضر کا عرفانِ الہی

عارف کا ہوا نامِ سخنِ خداںِ الہی

ہی زلفِ سخن سنبلِ بچانِ الہی

طوفانِ بنا لوح کا طوفانِ الہی

مَشْہِدِ سَمیر پیر کے ہی خون کا دریا دیکھا وہ اک اُس نے پڑھا سورہ انساں سَر شہید اکا جو ہی طائرِ قدسی پیرا ہن فائوس میں جوں شمع ہی کس عاشقِ محبوب کی یہ شانِ عیار ہی سید کو نین بڑی شان کا سردار سَر شہدہ تقدیر ہوا پانوں کی زنجیر	ہی موج زن اسن بحر میں فیضانِ الہی تھا کس خطِ رحمان میں فرقانِ الہی وحدت کے چمن میں ہی غزلِ خوانِ الہی تھا اُس تن بے سیر میں جو مانِ الہی جو اس کا ثنا خواں ہی ثنا خوانِ الہی اشکانِ الہی میں ہی حسانِ الہی عابد کا یہ زندان ہی زندانِ الہی
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مسکینوں کی شہ سے پایا جو اہر
دیواں ہی تیرا محسن عرفانِ الہی

قطرہ میر انسو کا ہی شائقِ بابوی ہی شمع میر گھر کی جس روز بک اک مہتاب رخ زرد نہیں تیرا لب خشک نہیں تیرا دل آب نہ ہو کہو مگر عامی کا بھی غم سے وہ صحن میں زنداں کہوں سنگِ برباد طالع کے ستار بھی اس باب میں حیران	دامن کے شہر میں کب اسکو ہوا یوسی ہی پردہ دل میرا مان پردہ فاتوی کہا نفع تجھے دیو یہ حبِ سیالوسی پانی کے نہ دینے میں اک خاصِ کنجوسی مکشوف ہی یوسف پرستِ باد کی مجوسی تھی شام کے لکڑیوں میں جو منجوسی
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

محفل میں شفی کی حب سے گریا سرت	جتنے تھے وہاں حاضر کیا روتی وکھارتی
<p>دار جو امان جنت کا تاجواں ہے مسکین کا لقب زیبا کیوں نہ ہو فردوسی</p>	
<p>ہم ماتم شبیر میں جو یونگے مرینگے اس زلف پریشان کو جو خواب میں دکھے زنجیر جو عابد کی تھی یہاں دل میں پئی ہے محتاج جو ہیں اہل عزا باغ جہاں کے ہی شہ کی محبت کو عبادت سے تعلق احمد نے جو حسین کو منبر پر بٹھایا اس چہرے کے مصحف ہی قرآن دل اپنا مولا کے مریدوں کو ہی عقی سے علاقہ ہی گنج شہید وین میری لت مقصود</p>	<p>اس درد کی شبیر میں جو یونگے مرینگے اس خواب کی تعبیر میں جو یونگے مرینگے اس پای کی زنجیر میں جو یونگے مرینگے و شہ کی توقیر میں جو یونگے مرینگے ہم سجد کی شبیر میں جو یونگے مرینگے اس عشق کی تاثیر میں جو یونگے مرینگے قرآن کی تفسیر میں جو یونگے مرینگے اس ملک کی تسخیر میں جو یونگے مرینگے ہم گنج کی توقیر میں جو یونگے مرینگے</p>
<p>ماں حب علی دوت ایمان ہے مسکین تصدیق کی تقریر میں جو یونگے مرینگے</p>	
سرور نہو کیوں اپنا طلب گار الہی	دربار ہی اک فیض کا دربار الہی

سود میں محبت کے نگر جان کا پروا
 غفلت سے نہ ہشیار ہو کہوں عاشق مولا
 سمجھیکا جو اس بات کو ہی صبا عرفان
 ہاں داغ سے لالہ کے پتا اس کا ملکا
 یوں مجھ پہ عزیز و کھلا اب شہ جاں سے
 محبوب سمد کی میں کہا شان تباؤں
 دیوانہ ہی دل پنا مگر کام میں شیار
 ہمت پہ نظر کیجئے ای اہل صداقت
 ایمان کی ہی حصن حصین خوف ورجا سے
 میں اک گل بے خار کا شتاق ہوں بلبل

پر گو ہر مقصود ہے بازار الہی
 ہاں دولت بیداری ویدار الہی
 عالم کی مدد گاری سرگاہ الہی
 پھولا ہی جو دل میں میر گلزار الہی
 سرشتہ کار اپنا سرور الہی
 ہی چہرہ پر نور میں انوار الہی
 سرگرم سے پاتا ہوں میں درکار الہی
 دل عشق سے ہوتا ہی خریدار الہی
 جوں سدا سکندر ہی یہ دیوار الہی
 ہر خار سے پیدا ہی یہ گلزار الہی

درگاہ کا مولائی اگر شوق ہی تجھ کو

مسکدین بنا کر تو پرستار الہی

صرف اسکی رہ میں نقد جان ہوتا کا
 نور بخش گلبہ اختران ہوتا کا
 جلوہ افروز دل ویران ہوتا کا

شاہ دیں پر میرا قربان ہوتا کا
 وہ میرا انوری جس ایک عالم فیض
 ہسوار ایسا جو تھا دوشن بھی کا وہ

وہ جناب پاک مار جگا وند اشد لب	مجلس احباب کا مہمان ہوتا کا شکے
معصیت کے بحر میں تھے شامیان چند غرق	آہ منظر ماں کا وصال طوفان ہوتا کا شکے
دشمن جانی پستہ کرتے ہیں رحمت کی نظر	شکر خبات کو فرمان ہوتا کا شکے
یار و اس تیغ درخشاں جو تیرن برق بھی	ہلک سا ر شام کا ویران ہوتا کا شکے
قطع زنجیر عابد کی صدا یوں کھلا	کوئی مسلمان حاکم زندان ہوتا کا شکے
یوں کہا سجاد زور و رسد کے بحر میں	اپنے بھی اٹھنے کا یحیاں مان ہوتا کا شکے
دیکھ تہا سید شہدا کو ظالم دہیں	شریح دہاں عازم مدین ہوتا کا شکے
شامیان زرد و محکوم ہیں شیطان کے	تخت صدر گنا فرمان ہوتا کا شکے

دیکھ کر دیوان مسلمان بولتے ہیں شایقین
اس نمط کا اک برا دیوان ہوتا کا شکے

آنکھوں سے گہر نکلیں ذکر سلام آوے	مجلس میں پر حصین مجرا جہا اپنا امام آوے
عابد کی یتیمی کا مطلب جو لکھا جاوے	باگرد یتیمی ماں کو ہر سا کلام آوے
شہ فقر کی دولت سے سردار ہیں عالم کے	دولت کو بلاویں تو ہوشیہ کا غلام آوے
لاش اسکے نوا کی ہے سب سب	درگاہ میں سب شہ کے جبریل مدام آوے
دریا شہاد سے فردوس کو جاہیر	کب شہ کے دہن تکٹاں یار دولت جام آوے

اس روئے درخشاں کا ہی دل میں دیاروں	تم دیر اسے مست ہو لو اسلام کی دستی ہی
رنگین لہو ہیں مرج کے دونوں تھ	کہو کر کرے طوفاں یہ تیغ دوستی ہی
معما شریعت کو بر چھی گراتے ہیں	سمجھے ہیں نجات اس میں کیا فہم کی دستی ہی
کس بادہ گلگوں کی تاثیر یہ یارب	بلبل کے ترانے میں جو عشق کی دستی ہی

یوں سید شہدائے اٹھنے سے کھلا مسکدیں
بنیان شریعت کے کرنے میں دستی ہی

الف کا شہ کی رشتہ تجھ سے اگر نہ تو	دامن سے شاہ دیں کے تارِ نظر نہ تو
بولے نبی یہ لڑکا سرورِ دواں میرا	کت جاکے دل کا گلشن پر یہ شجرہ نہ تو
خاکِ شفا کا معنی عیسیٰ دم سے پوچھو	یہ وہ دوا ہی یاروس کا اثر نہ تو
آنسو کے تیرے قطر دیکھیں گے شہ کا دامن	ہنسیاروہ سے سیا سلک گہر نہ تو
عابدی یا الہی پھل کی زندگی کا	لٹ جا باغ سارا پر یہ ثمر نہ تو
عابد کے در کا حلقہ کب ہو خلق کا دل	زنجیر آہنیں کا حلقہ اگر نہ تو
بیدست و پا کی مولا کرتا ہی دستگیری	پرواز کب کریں ہم جب یہ پر نہ تو

دلہنڈا طرہ کا گرے بدن ہوا ہی
مسکدیں غم میں کیا یہ حکر نہ تو

مجرائی کرنا تو کو ہر نئے نئے	حاضر ہیں بزم شہ میں سخنور نئے نئے
دل کھول کر باپشہم خوں شاں	نوک قلم میں پاویں گے نشتر نئے نئے
پر خوں بیاض گردنِ شہ دیکھتے ہیں ہم	ہتے ہیں ملک شام میں خبر نئے نئے
دیر کہن میں شعبہ پیرِ حریج سے	منصوب کر رہے ہیں ستمگر نئے نئے
افسوس کیا غضب جو تھا جانِ مصطفیٰ	آئے ہیں کے قتل کو لشکر نئے نئے
شامی تمام اکبر و قاسم کو دیکھ کر	کہتے تھے آئے ہیں دلاور نئے نئے
شہرہ قدیم ہی دمِ ذوالفقار کا	آہنگراں بنا ہیں کبر نئے نئے
سرخاک پر رکھینگے جو رو میں شاہ کے	دوس میں دیاونگے فسر نئے نئے

مسکین صندھ میں روزِ ضحیٰ کے تجھے
دیونگے جامِ ساقی کو تر نئے نئے

نقلِ محفل میں جو اکبر کی جوانی ہوگی	نوجوانوں کے لئے غم کی کہانی ہوگی
موتِ شہزاد کی جوشِ بہرِ تھاقین	قاطعِ آرزو عالمِ فانی ہوگی
ہو کے مذکور جو مجلس میں میر اسروداں	کہوں اس بزم میں نسو کی روانی ہوگی
مجلسِ شاہ میں ہی شمع کے دل میں جاگ	بخت کی روشنی اشکِ فانی ہوگی
عرض کرتی ہے شہزادین کے کہا سوز گداز	جو زباں اسکی ہی وہ اپنی زبانی ہوگی

حاصل تک بیان کا ہو جہاں دل سخن
عشق ریحان سعد میں ہوا اپنا وصال
دیکھتے روضہ رضوان بنام سعد فیض
جاں نزاری کا ہوا زعفران خواہاں

کھل تقریر سے وہاں غنچہ دمانی ہوگی
سبزہ خاک میرا اسکی شان ہوگی
اس سے ہر ملک میں واقعہ خوانی ہوگی
مجھ کو حیات سے الگ جانی ہوگی

دل میں اس کے ہی کسی زکس جاو کا اثر

کہوں نہ جسک میں سے یوں سحر بانی ہوگی

ظالموں کرتے ہیں پر جو اور بیداد بھی

مقتدر ظالم جو چھوٹے عابد عالی مقام

ہلے وہاں صبرِ حرم پر بند پانی کروا

بیرکروں کا دل لٹا شاکہ دیکھے جو ہم

غم کسی کا صفحہ تاریخ پر ایسا نہیں

سرو آزاد اپنا ہی محبوب درگاہِ خدا

جب سب سے نیچا پہنچا سلاش میں

کہوں نہ ہم نے یہ واقعہ اسکی کہیں

کہوں نہ دل اپنا کرے تھوڑا فغان فریاد بھی

چھوٹے قیدِ غم سے دلو کریں آزاد بھی

ہم سے اس تجویر میں حیران ہیں صبا بھی

دل ہوا برداشتہ اور خاطر ناشاد بھی

بے خبری اس کے یہ دیرِ آبا بھی

رکھتے ہیں اس کے محبت قمری و شمشاد بھی

ہو شقی دلشاد دیکھتے مبارکباد بھی

قلد مقصود دیکھا ہوتا ہے اس تبار بھی

بھرو وہ غم مگر کھتی ہے جسک میں سب کتاب

پڑھتے دیکھتے ہیں چلن کر اور اس کا بھی

کس سوزِ الم کا یہہ انسو کس تراہی	گو یا یہہ زبان میری آتش کا زباہی
اب نقد رواں یار و زن کے لے	سینہ میر سرور کا تیروں کا عزہی
ویدار کے شربت کا پیماں شہادت	زہر اب میں خمر کے مہر کا بہا نہی
اس رنگ الہی میں گلزار ہوا ہی	تن پر میر سرور کے پوشاک شہا ہی
چھید کی خط میں گردن ہی زما کی	مکتوب جو دعوت کا کوئی روانہ ہی
رشتے سے نگہ کے میں اک تار بایا ہوا	دردانہ اس آنسو کا تسبیح کاوانہ ہی
مشراب کو فقیری ناٹے لیتے ہیں	مجلس میں فیروں کے اچک چھانہ ہی
آغاز رسالت کا آخری زمانے کا	بھوکے ہیں میر کو کیسا یہہ نہ ہی

مہسب میں مرجاں گنگھی کو تراشا ہوں

اس زلف سخن کا گوہر کہا خوب یہہ

راہ مولائیں دیا سر عاشق ایسا چاہے	حق کی خاطر مر گیا وہ حق ایسا چاہے
شوق میں دیدار حق کی کر بلا کو چل دیا	جان کا پروا نہیں تھا سنا حق ایسا چاہے
سر دینے میں سر مہوا کے دل میں غم	امثال امر رب میں دلق ایسا چاہے
اولیا کے تذکرے میں ایسا پھر جدا نہیں	صالح ایسا چاہے اور لائق ایسا چاہے

اس ورد کی بیانی دیوان کو پاؤ گئی

گلزار محمدستان الہی ہے
 جو دوش نبی کا تھا راکب بیابان
 برسات گیتروں کی ہو سرخ برباد اسکا
 جو صاحب ہو سمجھے میرے مطلب کو
 جب تک وہ رہے زندہ رنجور رہے غم
 اس بے سرو سامان میں اسلام کی قوت ہے
 خاطر شکنی اسکی ہرگز نکر و ظالم
 گلشن کے نکل میں جنگل میں بھگتا ہے

ریحان نبی بے شک پچان الہی ہے
 کس شان کے جاتا ہے کاشان الہی ہے
 ظالم اسے مست مارو یہ جان الہی ہے
 حسین کی صورت میں قرآن الہی ہے
 عابد کا جو زندان ہے زندان الہی ہے
 کہا نام خدا دیکھو سامان الہی ہے
 آیا ہے جو تیرے مہمان الہی ہے
 اس رمز کو پہچانو عرفان الہی ہے

ہاں حکمت ایمانی ہم دیکھتے ہیں اس میں
مسکین تیرا دیواں دیوان الہی ہے

عزا دار و کروتم آبیاری
 گل ریحان میں رخت جگر ہے
 صدا قمری کی کو کو سن میرے
 نبی اور متضی ہیں دل کا آج

انکھتی ہے میرے شہ کی سواری
 میری آنکھیں ہیں ابھاری
 چمن میں دیکھو سرو جو سیاری
 کہ ہے اکبر کے تن پہ زخم کاری

قیامت تک غم محیط نہی	میں کچھ اسے سہوکاری
نظر فردوس میں مکرور ہی	خدیجہ فاطمہ کی بے قسری
سیر دل بس باغِ عزای	رہا کرتا ہی دائم محو زاری
ترقی پر ہی دائم سبزہ خط	عجب لعل کی آبداری

سمائی شہید میں ہیں

امیر المومنین کی خاکساری

شہرِ علم نبی کا درہی علی	علم عرفان میں سب چہرہ علی
عاشقِ رب طالبِ مولا	ابی طالب کا جو چہرہ علی
کہوٹا اس سے سیا کی شاخ آگے	یار و ایمان کا شجرہ علی
اس کے ہی کامیاب و مخف	معدنِ فیض کا گہرہ علی
اور اب اس کا ہی لقب زیبا	اپنی ہستی سے بے خبری علی
لافی اس کی شان میں وارد	ماں شجاعت کے مشہرہ علی

خضرِ دین نبی ہی وہ مسکین

مادی خلق و راہ پر ہی علی

کاش اس تن بے سر پہ قربان ہو جوتے
غم خانہ شد کے ہم مہمان ہو جوتے

یہ جان اگر جاتی تھی عسیر اپنی
 اس عمر دور روزہ کی حیرانی سے بچ جاتے
 رخصت سے شہ دیں ہم دور راہوں
 اس دولت دنیا کا انجام خرابی
 تھی نوح کی کشتی کو جس میں مٹیابی
 ہم راہ میں مولا کی کھو جو سر و ساماں

شہد کی رفاقت میں جا جاتے
 اس دشتِ بلا میں جو حیران ہو جاتے
 اس گلشنِ حشر کے ریحان ہو جاتے
 اس در کی گدا ئی کے سلطان ہو جاتے
 ہم گریہ ماتم طوفان ہو جاتے
 آرایشِ حشر کے سامان ہو جاتے

آنکھوں سے اگر ہسکدیں ہم خون برساتے
 دریا کرامت کے مرجان ہو جاتے

یہ لختِ جگر اپنا رنگ گلستان
 پانی نہ کرو ظالم ہند آل نبی پر تم
 نسبت میری آقا سے کہو مگر رازِ بیا
 مجلس میں دیں کیا ہیں جو خوف
 اس آنکھ کے پردہ کو آنسو سے جو دھوتا
 سینہ تیرے عاشق کا داغوں بنا گلشن
 ہم صفحہ گلشن میں تصویر تیری دکھیں

اس سینہ پر خون میں اک گل ریحان
 صحرا میں جو آیا ہی افند کا مہماں
 وہاں جنگل ویاں ہی بھان احرار
 ایک سینہ بریاں ہی اذریہ گریں
 یہ مروجہ اپنا کیا پاک مسلمان
 وہاں بلبل گریں ہی بھان یک دل لال
 بھیاں سنبل بھان ہی وہاں زلف پریشان

<p>میں غور سے جب دیکھا اپنی عوض پایا محروم نہیں کرتا نوید کے تیں مولا</p>	<p>اس چاہ زرخداں میں اک جان غریز ہی مقصود کا سرمایہ اندیشہ حرام ہی</p>
<p>دیکھو ہو اگر اب گہر بار کی زاری لاریب اس غم میں جو احجار کا رونا</p>	<p>مسکین کے دیواں کی جب یہ کریں احباب الضاف سے فرما دیں کبار و رضواں</p>
<p>آئینہ شبنم کو جو ہم غور سے دیکھیں یہ درد و بکا موجب غمزاں ہی غریز سریشہ دریا کرم ویدہ تری آدم یہ کنعان و تبول عابد بیمار جب شمع کے رو کو میں اس بزم میں دیکھا اعجازیاں کہا میں کروں شیر خدا کا</p>	<p>معلوم کرو عابد بیمار کی زاری ثابت نہو کہوں گرد و دیوار کی زاری ہو جلوہ مناب گل و گلزار کی زاری ہی اپنی دلیل احمد تار کی زاری رحمت کی مت عدا ہی گنگار کی زاری مشہور زما میں ہی ان چار کی زاری یاد آئی مجھے سید ابرار کی زاری ہی نالہ فی حیدر کرار کی زاری</p>
<p>جو عشق سبب زاری بلبل کا ہی مسکین تلا و یگا عاف کو گل و خار کی زاری</p>	<p>جو عشق سبب زاری بلبل کا ہی مسکین تلا و یگا عاف کو گل و خار کی زاری</p>
<p>دیکھا ریاں قدم ہی نہیں دم سے کام اعیار سے غرض نہیں محرم سے کام</p>	<p>دیکھا ریاں قدم ہی نہیں دم سے کام اعیار سے غرض نہیں محرم سے کام</p>

یوں نکلے سے چرخ فلک کے آشکار	مولا کے عاشقوں کو سدائے کام ہی
ہستی مستعار بجا غبارِ عجب	بجھلا اسکو دیدہ پر غم سے کام ہی
عشق امام کے جو ہیں سناں اُنھیں کھو	نہ جام سے علاقہ نہیں جم سے کام ہی
طالب ہوا ہی کسکی یہ تیرنگاہ کا	صیدِ حرم کو دیکھو نہیں رم سے کام ہی
یکبار سال بھر میں جو رو یا تو کہا ہوا	شبِ غم سے پوچھو گریہ بیہم سے کام ہی
فرصت کہاں ہی دیکھیں سرورِ وزیر کو	مجلس میں ہمکو شاہ کے ماتم سے کام ہی
تائیر اس میں ہو گی زہر نگاہ کی	ترہاب میں چہری کے الگوں سے کام ہی

دُشمن سے اہل درو اسکو نکال دیں

مسکین کے زخم کو مرہم سے کام ہی

جو درد کا طالب ہو دربان کو کب دیکھے	جاناں کا جو خاناں ہو وہ جان کو کب دیکھے
فرمانِ الہی کا پروانہ رہے بس کو	وہ سبطِ پیر کے فرمان کو کب دیکھے
جو کفر کی شامت کے دشمن ہی تیر کا	اسلام کو کب دیکھے ایمان کو کب دیکھے
جس دل میں نہ ہلقتِ ریحانِ محمد کی	وہ رُوِ رضوان کے سامان کو کب دیکھے
ظالم جو سب سے اصغر کا ہوا قاتل	وہ حضرت مولا کے مہمان کو کب دیکھے
جو رہزن دیں ہو غارتگر ایمان ہی	وہ حضرت نہروا کے قرآن کو کب دیکھے

حسن
ملاوا نام
سے

سہیل
جایا
سے

وہ سید عالم کے حسان کو کب دیکھے	جو ما کے شکم سے یہاں لایا شقاوت کو
مسکینین کو سمجھا رہا میں اپنا	وہ ملک اہست کے سلطان کو کب دیکھے
<p>آل محمدی کے اک گلبدن پڑا ہی</p> <p>جنگل میں ابن حیدر اب کے کفن پڑا ہی</p> <p>اصغر وہ شیر خوارہ پر خون من پڑا ہی</p> <p>تھپھر اگئی ہیں آنکھیں اب بے سخن پڑا ہی</p> <p>دُرّ پتیم کا سایہ صدف سنگن پڑا ہی</p> <p>ملک تغا کا عازم ابن سن پڑا ہی</p> <p>کبادت کر بلا میں مشک ختن پڑا ہی</p> <p>گلچیں توڑا سکو سارا چمن پڑا ہی</p>	<p>صحرا کر بلا میں بے سرجون پڑا ہی</p> <p>کعبہ لباس ماتم اس غم سے کہو نہ پہنے</p> <p>پھل تیر کا کھلا یا جب اسکو اک شقی نے</p> <p>وہ بیل خوش الحان جو دلربا تھا جو گل</p> <p>اکبر کو دیکھ بے سدھ اس طرح نے بولا</p> <p>قاسم کو دیکھ زخمی کہتے تھے رنج و شبیر</p> <p>اس زلف عطر سا جنگل مہک رہا ہی</p> <p>عابد کا پھول ساتن شہ دیکھتے تھے بول</p>
یا مصطفیٰ محمد اسن رنگاہ کیجے	مسکینین کیسی ہیں اب وطن پڑا ہی
یہ کمانی وہ ہی ہو بس رمانی اپنی	مجرئی ہی گہرا شک کمانی اپنی
درگشاہ ہیں ہو دیگی رسائی اپنی	عشق سے اسکے اگر آہ و فغاں ہو بلند

ہوتے ہیں بے سرو پا سارے مذی اور دلی	جب بتاتا ہی خداوند خدائی اپنی
اشک ببل سے سلک جاوے کہوں گل	غم شیریں ہی نوہ سرائی اپنی
ہی سرو کار مجھے حضرت مولا مدام	روزِ محشر نہو کیوں کارروائی اپنی
اک اشارہ تیری ابرو کا ہی کافی شاہ	اسکی تائید سے ہو عقدہ شائی اپنی

مجھ کو ہی اس دردِ محبت میں
زندگی حق کی ہو یا ناصیہ سائی اپنی

شیر کی مجلسِ وابستہ اگر دل	تو منزلِ اول بھی فردوسِ منزل
فرمانِ جو رو کا قرآن میں ہی بھولا	منسنے کو تو سمجھا ہی آسان بہر
غمِ شہید کا کرتے ہیں رسول اللہ	خوشنودی مولا بھی اس دردِ حال
عابد کی مصیبت کے کہوں کہ نہ دل غمگیر	بھیاں ضعف کا غلبہ یہاں فکرِ سدا
کپا شام کے لوگ اس سے آگاہ تھے یا	تطہیر کی آیت جو فرقان میں نازل
وہ شامِ غریباں کا ہوتا تھا مہتاباں	اس جنگل ویراں میں شاہ کی محفل
مولا جو طالب ہیں ہیں فکرِ عقی کے	دنیا کے تشین کا شوق ہی باطل
اللہ بھی طریبِ حسین بھی ہر	مردار کا دل یار و مردار پہ مائل

یا سید شہدائیں مسکینِ ناکارہ

واللہ تعالیٰ

فلیخصکوا
قلیلاً ولبیوا
کثیراً

اللہ یا حبیبو
لما لبھا کلاب

تجھ نام پہ ماں قرباں اک جاہی اور دلی

زارِ عذاب کی شہر کے لئے

کافی ہے ترکِ چشم کو ای سرورِ عرب

اعجاز سے امام کے شامی ہیں خبر

اصغر کا حال حب سے موانعش کا لہجہ

مرقد سے شاہِ دین آتی ہے یہ صدا

بیرِ احسن ہو ویں نبی ہے وہ نصیب

سک طشتانِ شام کو نہ صحرِ وری بھی

سیارہ کتاب کی خارِ وہ بین نصیب

سخت عذاب

میرابی چن ہی اسی میر کے لئے

گردش تری نگاہ کی تسخیر کے لئے

تقدیر بھی ضرور ہے تاثیر کے لئے

فرما دہو گیا ہوں میں مشیر کے لئے

بخشش ہماری چاہے تقصیر کے لئے

دوزخ کی بھی زنجیر بے پیر کے لئے

سجادِ مستحق نہیں زنجیر کے لئے

مولا علی ضرور ہیں تفسیر کے لئے

کس سے مولا اہل بیت کی

قرآن بچھاں ضروری تقریر کے لئے

ای کاش ہم بھی اس پرستار ہوتے

راہِ خدا میں مرنا ہی عمر جاودانی

محنت کے فائدوں سے تھے اگر خیردار

مولا سے اپنی نسبت ہم بھی در کر کے

باغِ جہاں میں اس کے خدمت گزار ہوتے

خرج اس میں ہم جو مولا عالی وقار ہوتے

کا ہیکو اس جہاں میں راہِ شعار ہوتے

نخوت کو چھوڑ دیتے اور خار ہوتے

عشقِ خدا سے غافل خود بین سدا رہے ہیں

دلدار بے نشاں کی الفت میں محو ہو کر

دیا اگر ہدایت ہم کو جنابِ باری

معراجِ مصطفیٰ کا اسباب تھا نمایاں

خنجر کے آب سے تر ہوتا کلو جو اپنا

بے اختیار ہوتے بے قرار ہوتے

بے نام ہم جو ہوتے کہا نادار ہوتے

خوار و ذلیل ہو کر بااعتبار ہوتے

دو شش نبی پر سرور بس دم سوار ہوتے

محسوب شہیداں روزِ شمار ہوتے

سب طے نبی ہی بے سرسبز دل سے اکی کاش

قربان سکے تن پر ہم بار بار ہوتے

صفحےِ دل کے شاہ کی تصویر چاہئے

دیوانہ ہو کے غم سے بھٹکتا ہی دل میرا

جان نثار شوق میں سیبِ فتن کے ہی

تائیدِ شرع کہوں نہورِ کائناتیں سے

ہی میرے دل میں گنجِ شہیدوں کی آرزو

عاشور کی نماز جو پڑھتے ہیں مومن

کو شرک کا جام مانگئے شیرِ خدا سے اب

ایں شامیاں نظر کرو شانِ امام کو

خونِ جگر سے سرخی کی تحریر چاہئے

اس زلفِ مستکفام کی زنجیر چاہئے

بیمار کے علاج کی تدبیر چاہئے

ثقلین کی رسول کو تسخیر چاہئے

اس گنج کی جہان میں توفیر چاہئے

ان کا امام عابد و لکیر چاہئے

اصغر کے واسطے جو یہاں شیر چاہئے

اس شہ نیروز کی توفیر چاہئے

<p>مسکین کے کلام میں سحرِ حلالی روضے میں شہ کے خونی تقریر چلائے</p>	
<p>مجرئی سبطِ پیمبر کی شناختی ہے یہ جو کلزارِ شہادت ہو اعلانِ نما مصطفیٰ عشق سے مولا کھئے سرِ مدام اس سے اک فیض کا سامان مہیا ہو گا کس قدر خون بہا ہو جو نبائی دریا لبِ خجریں خداوند کا آبِ بقاء تاقیامت وہ شہادت جو مردِ مہرما سرِ خرو سام کھئے اللہ کے ہی ابنِ خلیل چاہتا ہی یہ نہ ہو صبحِ سعادت روشن کہوں نہ زندانِ الہی کا ہمیں او خیال</p>	<p>حسنِ تقریر یہاں عیبِ ارزانی ہے صبیحہ اللہ ہی اور رنگِ مسلمان ہی سببِ ذوقِ مکر بادۂ عیسائی ہے ابنِ حیدر کی جوینہ سرو سامانی ہے کشتیِ آلِ نبی دشتِ طوفانی ہے عارفِ فود کھئے کہا قدرتِ یزدانی ہے زندگیِ خضر کی اسبابِ شیمانی ہے دشتِ غربت میں یہ کس کی قربانی ہے شکرِ شامِ مگر شکرِ شیطانی ہے نامے اب عابدِ بیمار بھی زندانی ہے</p>
<p>اعلایہ شہ کا کہوں کہ ہوا ائینہ نطق مجھ کو مسکین اسی بات کی حیرانی ہے</p>	
<p>بلبل کو جب نالہ و زاری سے کام ہے</p>	<p>مکمل کو چین میں ابر بہاری کام ہے</p>

کہوں کر گل پیادہ بناؤں دل کو وہ
گوہر پرور سے ہیں جوئے تارا میں
سلطانِ نیرور کو شامی کے کہا غرض
فدوی ہیں جان و دل شہِ بوتراب کے
وعدہ جویرِ حق کے کیا تھا وفا ہوا

دن رات بس کوشش کی سواری کام
آنکھوں کو مسیری سجہ ستاری کام
کب جنتی کو مردم ماری کام
دنیا میں ہم کو غربت و خاری کام
سجد میں شہ کو سر گزار کام

کاہیکو وہ بطر کرے اہل طیر
مسکین کو نوہ و زاری کام

مہد احمد کہ ہم کے عزادار ہو
عذیب گلِ حنا ربائے دل کو
الفت زکسن بیماری عینِ مطلب
چشمِ دل اپنی ہو فیضِ خدا رو
پانوں میں اپنے خود کی کھتا رہا بندہ
اول و آخر و ظاہر و ہی باطن شک
کنجِ مخفی میں نہاں جو گہرِ مشین ہا

فیض سے دردِ اب جواب بیدار ہو
گلشنِ یار کے خارِ سر و یوار ہو
اس لئے عشق اس پیما بیمار ہو
شوقِ اکسیر میں خاکِ رو و دگر ہو
لکے جب قیدِ مولائے طلبکار ہو
چار منزل سے فقیری خبردار ہو
ان جواب میں ہم کو ہر شہوار ہو

وحدت ہی تجھے عالمِ کثرت مسکین

اہل تجرید سا اس باغ میں یہ ہو

رخصت جو سفر کی لیا اس جانِ جہاں سے
ہمراہ تو کچھ تھفہ درگا بھی لیجا
سمجھینکے جو دریا شہاد کی کرا مت
ادراک کرو پیروی سید شہدا
برسات میں تیروں کی عجب رنگ نکالا
اک سرورِ رواں باغِ نبی کا ہی پیا
جب یک دم آبِ سکا ہوا روغنِ آتش
ہی رنگِ الہی کی کرا مت یہی یارو

میں چاہہ زرخداں کو بھر شیرہ جاں سے
مولائے ملتے ہیں جو جاہیں بھال سے
الفت ہنوز نہا رنھیں نقدِ رواں سے
اپنی ہی صیت یہی ہر پروجوں سے
ہی صیدِ صرم گلبدن اب تیر و جہاں سے
شرِ مندی ظاہر نہو کیوں آبِ رواں سے
جلتا ہی عقیق اک میں اکبر کے دماں سے
سبز ہوا یہ چمن اب بادِ خزاں سے

تائید سے سرور کی یہ کہنا ہی سخن کو
مسکدیں کو علاؤ نہیں کچھ حسنِ بیاں سے

ما توف غیب مجھے ایسی خبر دیتا ہی
سروری اہل جناب کی اُسے دیتا ہی
پرستشوں کو بھی پرواز کی طاقت دیگا
غم کی محفل میں تو کر صرف زروں کا گل

نخلِ ماتم شہد اکا عمر دینا ہی
راہ مولائیں جو عمر دجو سر دیتا ہی
وہ خداوند جو جبریل پر دیتا ہی
عذابیوں کو گلستان میں زر دیتا ہی

شکی مجلس کا تو کر عزم اگر عاقل ہی	درِ مقصود تجھے دیدہ تر دیتا ہی
اس شہادت کی بار و زائل ہی مگر	ہمے جبریل بھی احمد کو خبر دیتا ہی
دیکھو بطین کی ہمت کو تم از بہر خدا	ایک سر دیتا ہی اک لخت جگر دیتا ہی

جب کہ مسکین خداوند کرے نیک نصیب
نخل ماتم بھی اسے رک سفر دیتا ہی

تن بے سر بھی ملتا ہی	پنا چاک جگر بھی ملتا ہی
قطرہ اشک کو نہ کرنے دے	کہیں ایسا گہر بھی ملتا ہی
لیک تریہ مصطفیٰ آج	شیر حق کا پیر بھی ملتا ہی
ہم سے شیر خدا سے جنگل میں	شہ کا نور نظر بھی ملتا ہی
وہ مجاہد جو کھا و تیر کا پھل	اسکو برگ سفر بھی ملتا ہی
کہوں نہ سبط نبی کتا و سر	ولبر سیمبر بھی ملتا ہی
اسکو جو ہو و غم سے خاک راہ	شاہ عالم کا در بھی ملتا ہی

معفرت مانگ شاہ سے مسکین
اس دعا سے اثر بھی ملتا ہی

ہی چاک گریباں یہ نظر دیدہ تری	مقصود ہی تسکین مگر لخت جگر کی
-------------------------------	-------------------------------

تو آنکھ سے آنسو کو نکر خشک سیانے
غم کھاتے اور خون جگر پیتے تھے سرور
گلشن کو جلا دل کو محمد کے جلائی
اک جو پوچھو تو میری خاک شفا ہی
بہا خوف مجھے طفل سرشک اپنا جو کم ہو

مجلس میں بڑی قدر ہے اس سنگ گہری
ہوتی تھی کمی دشت میں جب گری سفر کی
سنگی تھی وہاں آگ جو حجر کی شرر کی
میں عاشق مسرت ہوں خاموش نہیں زری
لیونگے خبر شاہ میر نور نظر کی

مسکین نے میں قیامت ہو ہی برپا
شہری احمد سے شہادت کی خبر کی

دل آپ کا ہی مخزن اسرارِ عالی
رویت تمھاری کعبہ مصحف ہے شہید
اصحاب میں رسول کے ممتاز آت ہو
نصرت ہی ہم دین کو اور کفر کو شکست
مشکل کو انکی کرتی ہی آسان تمھاری دو
حضرت امیر آپ کو کہتے ہیں اہل علم
مولائی معرفت سے میرا دل ہوا شہنا

عشق خدا کے تم ہو طلبکارِ عالی
طاعت ہی حق کی آپ کی دیرِ عالی
بازارِ مصطفیٰ کے خریدارِ عالی
کہتے ہیں تمکو حیدر کزارِ عالی
دشتِ بلا میں جو ہیں گرفتارِ عالی
مُرشد ہو آپ خلق کے سالارِ عالی
اتھ جاو اپنا پردہ پندارِ عالی

مسکین بنو اکو ہی دونوں جہان میں

کچھ کچھ
نہایت
ویدائی
عاجت
آپ کی
پہچان

سرکار محمد رسول کار یا علی

حز دل و جاں اپنا سدا ناد علی
دیکھو تو یہ کہا درجہ عالی ہے مجھو
ہم شہ کل پیغمبر کو کیا ظلم کا پامال
مرشد ہے جو پایا وہی عرفان کیا
آفت سے زمانہ کی بچا اسکو الہی
مضمون شفاعت جو شہادت عیاں تھا
ہاں آل نبی سرور گزار جناباں میں

ہاں راحت تن قوت روان یا علی
سادات بنی فاطمہ اولاد علی
اب پیر فلک سے یہی فریاد علی
جو فیضی مولا کا وہی داد علی
یہ عابد بیمار جو سجاد علی
تکین وہ خاطر شاد علی
یہ ہل مگر گلشن آباد علی

کنجینہ حکمت نہو کہوں سکا سفینہ
مسکین سحر میں جسے امداد علی

اس مجلس عزائم پیغمبر کو دیکھئے
سب گنیمت مقام کی ہی جستجو اگر
حامس ہے یحییٰ کا حسین بن مصطفیٰ
اس شہ لب امام کا درکار ہی جو
ای عارفان سیرت لعل لب رسول

اکبر علی کے چہرہ انور کو دیکھئے
مسجد میں یار و رتبہ منبر کو دیکھئے
اس شاہ دیں کے خوشیوں کو دیکھئے
محشر کے روز ساقی کو شر کو دیکھئے
شہ کے گلے پہ لب خنجر کو دیکھئے

لفظ اولاد
نہ بیان نفوذ
شعاع
کنجینہ
یار و رتبہ
در صورت ارادہ
نہ وادہ ساقی

ای عارفان سیرت لعل لب رسول

<p>دل بستگی خرابی قالی کے شیرے آتا ہی شہواری ذوالجناح پر ذوبی ہی جان اسکی تعاضے میں شیرے</p>	<p>شیر خدا کے دوستوں بستر کو دیکھئے اسی اہل شام وارث حیدر کو دیکھئے شیرے میں جان کے علی اصغر کو دیکھئے</p>
<p>مسکین مسکین لطف و کرم فدوی کمتر کو دیکھئے</p>	<p>مسکین مسکین لطف و کرم فدوی کمتر کو دیکھئے</p>
<p>پاکیزہ جواہر ہیں پر دیدہ تر کے میں نشہ لبی شاہ کی کریا و جور ویا واقف نہیں زہار میرے لعل و گہر کے اسی اہل جفا ترک و فامت کرو زہار دیوانگی اپنی ہوئی سرمایہ دانش ہی شجرہ امید نبی سید مظلوم میں جب سے سنا اس تنہا کی تم نصبت اے مومنو ہی شہ کا سرفرمایہ اقبال حمزہ کی سپر کو ہی شرف تیغ علی جس روز پر خون ہوا جوشن اکبر</p>	<p>منظور یقیناً ہوں سرور کی نظر کے آنکھوں سے رواں قطر ہو خون جلر کے شوقی ہیں زما میں بہت لعل و گہر کے کہوں دشمن جاں ہو گئے زہار پر کے ٹکرے جو کیا شوق سے دامن ترکے مشتاق ہیں دارین میں سہم کے حشر کے ٹکرے ہو اس دن میرے لخت جلر کے شامی ہو مغرب و غروب فتح و ظفر کے بندے ہیں سلمان اسی تیغ و سپر کے قوت میں ہمیں یہ ہی جوشن کے اثر کے</p>

سالار کے سر میں ہے بدقت کی قدرت | مشکل کی گرہ کھلتی ہے تیسرے کے

خواہش نہ ہی اہل دل کی ہمیں سکھیں
درویش ہو جب سے کسی شاہ کے در کے

وہی ہے
وہی ہے
وہی ہے
وہی ہے

اس نادی زبان کا جس دم ظہور ہو | آنکھوں کو نور ہو و دل کو مہر ہو
جیسی نبی کو جب کی منظر پیری ہو | اسکی جبین پہ بے شک حمد کا نور ہو
نورِ ہدایت اسکا جھکے جو بحر و بر میں | کوہِ گناہ عالم تب کوہ طور ہو
جو اسکی خاک پا کا آنکھوں میں دیو سر | وہ طالب لقا جو ر و قصور ہو
اس کا ظہور کیوں کر موقوف ہو عزیز | آنے سے جس ولی کے یوم النشور ہو
دیدار اسکی بے شک دیدار ہی خدا کی | جو عاشق خدا ہو کب اس سے دور ہو

از بس شعار تقویٰ ہے اتوار اس سے
مسکدیر اسکا تابع صاحب شعور ہو

بندے جو خانہ زاد ہیں حضرت امام کے | ارکان بالیقین ہیں دار السلام کے
مولا کے عاشقوں کا سگفتہ جمال ہو | جس روز مثل خاک ہوں چہرہ تمام کے
ہی دردِ دل حقیقتِ ایمان کی دلیل | بیدار و جو شر میں مسلمان نام کے
شادابی اس گہری کہاں موتیوں میں ہے | گوہر جو اشک کے ہیں ہی اپنے کام کے

جس روز آفتاب قیامت نمود	فرونگے سرق میں سبھی اہل شام کے
نذر امام پانی پلاوینگے خلق کو	مشتاق ہیں جو شر میں شر کے جام کے
آباد شر کے سرے ہیں سب خانہ خدا	قربان کہوں نہوویں اہم اہم شام کے
وامن لہو سے لال گریباں ہی پر گہر	باعث ہمارو دید ہیں کس انتظام کے

اس بندگی کا صدق سعادت کا سبب
مسکینوں کا علامہ ہیں شہ کے غلام کے

کر جگر کو آب اپنے خوف محشر کے	دین تر چلے ہٹے ہاں وامن شر کے لئے
ہو ونگے حل یہ معما و الضحیٰ واللیل سے	شمعیں دو درکار تھیں حضرت کے مہر کے لئے
اس صغیری اور بزرگی کو مجھو دیکھئے	عرش اعظم سخت بیتاب صغر کے لئے
بشر رحمت ہو پیدا چشم کو ہمارے	روویں جو اہل عزا ساقی کو شر کے لئے
تخت ہی حضرت نبی کا اور تاج تضحیٰ	شامیاں لرتے ہو کس کے تخت و شر کے لئے
وارثان مسند احمد ہیں اولاد تول	ہی امامت نامزد شبیر و شر کے لئے
اس محبت کے سبب جان تن پوچھے	مصطفیٰ حاضر ہو تھے رن میں اکبر کے لئے
خاک سے بتا ہی رو فرشتہ خاں تراب	قام و سنجاب کب لائق نہیں بستر کے لئے

دیکھ مسکین از طفیل فاطمہ بنت رسول

آیتِ تطہیری اولادِ حیدر کے لئے

چہرے سے تیرے نورِ خدا جلوہ نما ہی	دیدار سے بھی سن لقا جلوہ نما ہی
تو سیدِ ابراہیم محبوبِ نبی کا	سیرت سے تیری صدق و صفا جلوہ نما ہی
اس سر جوئی نذرِ خدا بہرِ شفاعت	کہا فیض و عطا لطف و سخا جلوہ نما ہی
ہی خونِ جگر اپنی غذا جوں گلِ لالہ	یہ داغِ میرِ دل سے سدا جلوہ نما ہی
فرزندِ پیر کو ہی یہ خلقِ سرا دار	ظالم سے جفا سے وفا جلوہ نما ہی
درِ شہِ مظلومِ حقیقت میں ہی دُش	اس روضہ گماں عشقِ خدا جلوہ نما ہی
دریا غم سب بطنِ نبی کیوں نہو پر خوش	اس بحرِ گماں شورِ خدا جلوہ نما ہی

مسکین سمجھ اسکو تو احسانِ الہی

باتوں سے تیری حب و لا جلوہ نما ہی

سرورِ دمِ آخر تکبیر بھی ہوتی ہی	اسلام کے پاکی تعمیر بھی ہوتی ہی
حکمت سے نہیں خالی اس شہ کا سفر کرنا	ہاں دولتِ عقبی کی تسخیر بھی ہوتی ہی
سینا جو کٹھن دیکھا اظہار کیا سب کو	اس خوابِ پریاں کی تعبیر بھی ہوتی ہی
خونِ آلِ نبی کا آہ آسان سمجھے ہیں	تحریر بھی ہوتی ہی تحریر بھی ہوتی ہی
اس مردِ شہرانی کو شاوہ کا قاتل تھا	کفر بھی ہوتی ہی کفر بھی ہوتی ہی

کبا کوہِ غم عابد لکوب تھا افسوس	تیار جو صحرا میں زنجیر بھی ہوتی ہے
جس کن کو فہمیں خالی و وفا ہیں	اب ضربِ مثل یار و شمشیر بھی ہوتی ہے
روتے ہوئے بانو کہتے تھے یہی سرور	تقدیر الہی کی تدبیر بھی ہوتی ہے
اس چہرہ تاباں سے جو نیر اعظم تھا	اب شام کی بستی میں تنویر بھی ہوتی ہے
لب ملتے ہیں سرور آیات کو پڑھتے ہیں	اعجازِ مصحف کے لکھنیر بھی ہوتی ہے

میں خاکِ شفا کا ہوں مسکینِ دل شائق

دنیا میں کہیں ایسی اک شہیر بھی ہوتی ہے

سالکانِ راہِ حق کو چشمِ زردِ کاری	عاشقِ شبیر کو ن جگرِ درکاری
گوہرِ اشکِ رواں سے آج وہ انکبوتِ نیلیں	مومنو اپنے لئے زادِ سفرِ درکاری
کب تک یا شاہِ طفلِ اشکِ یونِ بال ہو	فیضِ بخشی کی مہموں پر نظرِ درکاری
بے سرو و مانی تن کا نہیں ہے کچھ علاج	شامیوں کو با آبِ سرد کا سردِ درکاری
ہیں جو اُمردی میں اولادِ علی ^{المنزل} ضربِ	کب ہوں سرد دینے سے پس پا لے اگر درکاری
چاہتا ہی دل میرا ہوشہ کی گنبد پر نثار	کبا کروں بے بال و پر ہو مایہِ درکاری
یوں زبانِ حال کہتی اب خاکِ شفا	صاحبِ اکسیر کو کب سیمِ زردِ درکاری
مصطفیٰ سے ہی بنا ماتم ابنِ علی	پیروی احمد کی ای جن و شہرِ درکاری

اشک کے قطروں کو مسکینوں کے دل سبز کر
 بجھکو عقیقی میں اگر لعل و گہر و کار

رباعیات

کچھ توشہ عاقبت جہاں سے لیجا
 گلزار بہشت کا اگر ہی چویا
 فرزند نبی کا غم یہاں سے لیجا
 رخصت اس چشم حوں سے لیجا

دنیا یہ سرائی یہاں سے جانا ہوگا
 جب نامہ اعمال سنانا ہوگا
 بدلہ بھی عمل کا اپنے پانا ہوگا
 مقبولوں کا جنت میں ٹھکانا ہوگا

کر موت کو یاد دل سے تائب ہو جا
 وایم دنیا کا تو طلبگار رہا
 اور نفس بد اطوار پہ غالب ہو جا
 اب حضرت غفار کا طالب ہو جا

فیہود شریک شریکین

قرآن کی تعظیم کا بیان ہوا
 امت غفلت سے بھول جب حکم رسول
 عترت کے لئے نبی کا فرمان ہوا
 دریائے جہاد و ظلم کا طغیان ہوا

ولہ

شب باش رہے سر میں آنے والا	وینا سے ہر اک شہری جاے والا
سیرنگاجو دارو گیر شہر میں اُسے	ہی احمد تختہ ساز چھڑانے والا

دیوانہ کیا تجھے خیال دنیا	پوشیدہ ہی تجھے پتہ آہ حال دنیا
قاتل یہ حرفوں کی ہی تورہ	مردوں کی سطلوٹ ہی زوال دنیا

م کے گناہ کو خدا نے بخش	سو سال جو اس نے غم سے رویا
وہ ایک خطا تھی تیری تقصیر میں ہزار	بے توبہ تجھے بخشینگے نادان فردا

تذہیر میں زور کس کس نہ چلا	دارو میں طبیب کا بھی کچھ جوش چلا
حسرت و گریبان ہوا ایک اجل	بے خود ہو میں تیر گیا بس نہ چلا

تو مان کہا ہر اک کا صاحبِ فہرت	ورنہ بچتا دیگا بہت کر حسرت
--------------------------------	----------------------------

قاتل ہیں سب اس سخن کے اہل نش	مسکین شہزاد سخن ہی بیخ دولت
------------------------------	-----------------------------

<p>ہر شاد پہ کر عمل کہ حاصل ہو ثواب از جانبِ پشت و یونگی تجھ کو کتاب</p>	<p>ہر شرعِ نبی کے لئے راہِ صواب چھوڑے گا پشت جو تو قولِ رسول</p>
<p>وہ سیانہ جو ہر بدیت کا سراج بدعت ہی کہتے ہیں رسمِ رواج</p>	<p>ہو دیکھا تو اک روز نبی کا محتاج سُن کر خستِ یارِ بد کو چھوڑ</p>
<p>ورنہ تو اٹھا دیکھا یہاں رنجِ شدید ہر پُزن و شمشیرِ وفا دار کہ دید</p>	<p>بد عہدوں کے الفت زکھایِ مردِ رشید دھونڈھ امل وفا کو اور رکھ یہ یاد</p>
<p>جوابات نہ چلتی ہو نہ کیجیو مذکور ہو دیکھا سخن تیرا ہر سانسِ محسوس</p>	<p>پڑا پنا تو ضایع کرایِ مردِ عمور جس رسم میں ہے قدر ہو در شہوار</p>
<p>از حکمتِ کاملہ دو گوش ایک زبان</p>	<p>نے لائے تجھے لطفِ حسان</p>
<p>یہ دوبات سنکے کہ ایک سخن تا اہل دہراہین تجھ کو بھیلاں</p>	

اقبال اگر چاہئے اور عسمر عراز	رکھہ درگاہ کبریا میں تو فرق نیاز
والے ہیں جو حکم شرع اپنی پشت	قبلے کی طرف پشت ہی پر ہیں نماز

لبنی رکھ اس طور جیسے کی اس	ہی طول امل کا رشتہ شیطان سوس
بے یاد جڈانہ رہ غنیمت یہ دم	کردیوگی عاجز تجھے اوپر کی سانس

جنت میں تیر واسطے ہی قصر رفیع	اور فضل عنایت کا یہ بھی وسیع
مومن محشر کے در سے مت رہ بیدل	غنا رخدای اور محمد میں شفیع

تو آل نبی کی دھونڈھ الفت کا چراغ	ہی املی علامی تیری دوت کا چراغ
پہچان میر سخن کو ای رو شندل	شیر کا غم نقیہ ہی حنت کا چراغ

ہر روز تو لا زبان پر نام اجل	اس دار فنا میں دکھیکا شام اجل
------------------------------	-------------------------------

ای پیرا گری موسکا فی تجھ میں	بالوں سے تو پہچان لے پیغام اجل
------------------------------	--------------------------------

فردا صبح
علیہ السلام
وآلہ وسلم اللہات
الموت

تا کی یہ ہوا و حصر ای مردِ دل	بیتھی ہی تیر گھات میں کئی دن سے اہل
سرشتہ کار اپنا کر خدا کی تفویض	کت جا یگات بہشتہ طولِ اہل

یہ دارِ محن ہی یہاں کی راحت معلوم	دشت کی یہ جا ہی بھال کی انست معلوم
دوزخ کے عذاب کو نہ بھول ای کار	انسانِ ضعیف کی ہی طاقت معلوم

کب زور تیرا یہاں بتاؤ کچھ کام	بن فضلِ خدا کہاں چلاؤ کچھ کام
اس توشہ و گوشے سے جو حاصل ہے تجھے	جز توشہ آخرت نہ اداؤ کچھ کام

منعم ہی خدا صاحبِ فضل و انعام	ہی سب کے لئے مبداءِ فیاضِ مدام
میں جتنے سلامی یہ عزادارِ امام	پاؤنگے جزا عمل کیا و ماندارِ سلام

یہ مندرج آخرت ہی اہلِ کرم	سب کر و شاہ کا نخلِ ماتم
---------------------------	--------------------------

ای اہلِ صفا بقا ہی منزلِ امینی
سائیں رہینگے اسکے ہم بعدِ عدم

<p>رکھ خوف قیامت دل پاد و نیم یہ سکہ قلب تیر منہ پر بھکیں</p>	<p>کر پاکی جہانت سے اے مردِ مہم مقبول ہی مولا کے یہاں علم</p>
<p>تو بندہ خاک کی ہی تیرا خاک وطن مت چھوڑا کر ہی محل انکا دامن</p>	<p>ہی صبح قیامت کی بھی کافور و کفن دیوں تجھے فردوس حسین اور حسن</p>
<p>شیطان لہیں لہا ہے اپنے ہمراہ ہی اے عمل کے ساتھ امیدِ نجات</p>	<p>عصیاں میں گذرتی ہی میرے ساتھ لا حول ولا قوۃ الا باللہ</p>
<p>ہی شرعِ نبیؐ نجاتِ عقبی کی راہ ہوئے ہیں سیاہ نامہ تریشِ رسولؐ</p>	<p>جو پھیرینگے اس سے منہ ہر دو گئے سیاہ جو سو سپید اپنے کرتے ہیں سیاہ</p>
<p>غفلت کے ہماری عمر سو گزری</p>	<p>سرگرم سرور و خند تے گزری</p>
<p>یہاں شاہ جو رہے ہیں وہاں ہونا شاہ خداں کے ہو گئے جکی روتے گزری</p>	

غافل مت رہ سفر ہی تیر آگے	اک منزل پر خط ہی تیر آگے
مت کر تو برائی ہی بھلائی اسیر	اندیشہ خیر و شر ہی تیر آگے

اوقات ضلالت میں گزانا کہا ہی	بادست تہی یہاں سے جانا کہا ہی
سرمایہ آخرت کمالے حاصل	کر غور کہ اسلوب زمانہ کہا ہی

ہم جاہ و شہر کے طلبکار ہو	دنیا کی محبت میں گرفتار ہو
گذری سب سرخواب غفلت میں آہ	آنکھیں جو ہو بند تو بیدار ہو

مولا کی محبت میں ہی دولت تیری	ہی یادِ الہی میں سعادت تیری
بس کہ بس کر تو چھوڑ دنیا کا خیال	فردا ہی مضر آج کی غفلت تیری

دنیا کی یہ سب بہار لیں تجھ سے	عشرت کا یہ رگ و پال لیں تجھ سے
-------------------------------	--------------------------------

اس مہی بے ثبات پرست کرناز	یہ جامہ مستعار لے لیں تجھ سے
---------------------------	------------------------------

بندوں کا وسیلہ ہی رسولِ عربی خاطر اسکی خدا کو از بس یاد م	پیدا نہوا نہوگا پھر ایسا نہی بولا سبقتِ رحمتی علیٰ غصتی
کر نقشِ دل اس سخن کو ای مردِ ذکی یارانِ رسول سے کربے ادبی	ہو جاویگا تو فیضِ تولا کے ولی ابرار ہیں ہموارہ تبرا بری
گھیری ہی سدا گردش ایامِ تجھے پھر تا ہی تو در بدرِ خدا سے غافل	ممکن نہیں حاصل ہو یا آرامِ تجھے رہتا ہی شب و روز یہی کامِ تجھے
عقی کے سفر کی رکھے تشویشِ تری آفت کے بجائے تجھے یا شاہِ نجف	پہلو کے سے مشکل اب آن تری یہ راہ بھری خطر سے نزلِ تری
ما خوش ہیں میرے مولا و نبی ہوں بندہ محروم میں باوصف اسکے	درگاہ میں کرتا رہا میں بے ادبی انکسے ہی عنایت پڑے ہو العجبی
مرد کو یہیں سے اپنے گلشن کر لے	اس خانہ تار یک کو روشن کر لے

عشق لعل اور درودندان سے ویرانے کو یک نور کا معدن کر لے

پاویگا تو صوفیوں کا مشرب غمی رکھتے ہیں یہ اپنے دل کا مطلب غمی
از قول رسول پاک ای مرد ذکی رکھتے ذہب و دانا و مذہب غمی

ویدار خد او ند کا ارمان سے تھے ہوتا تو کمر تابیوں پریشان تھے
بستی بستی تھی تھو اتو قصبہ قصبہ کچھ شہر غم و نشان کا بھی و حیا تھے

لغز و تار و نخ مر کا شفق میں

کر و تصنیف رو سے رضوان حضرت و اصغر بطور برکت
از سر یا و کار کا شفق سال نو ہر سال غم امام گفت

اللہ قدر کنار و مضمون میں مصنفات و فرمایش جناب مکرمات آب مولوی محمد

صاحب دہ صف بر طالع عالی تاریخ پانزدہم ربیع المرجب ۱۲۲۵ ہجری روز

بحسن اہتمام غلام حسین صاحب منشی کالج کمٹی در مطبع عظیم الاخبار واقع

تحریر و تصحیح اضعف اندر یو طبع محلی گوید دارین باقر حسین عن

